نمبر دفعہ بحساب صفحہ ۱۵۷ فہرست ۱۳۲

تاریخ پنجاب

CHECKED 1966

مسمّی بہ

گلشن پنجاب

مؤلفہ

پنڈت دیبی پرشاد طالبعلم اعلیٰ سابق مدرس سرکاری بریلی

History of the Sikhs

by

Pundit Debee Persbad

Late of the

Bareilly Govt School

Printed at the Bareilly Press

1850

Price Rs 4

بمطبع عمدۃ الاخبار بریلی میں بہ تصحیح و مقابلہ مؤلف کی مطبوع ہوئی

سنہ ۱۸۵۰ عیسوی

مہاراجہ رنجیت سنگھ
کھڑک سنگھ
شیر سنگھ
دلیپ سنگھ
نونہال سنگھ
پشورا سنگھ

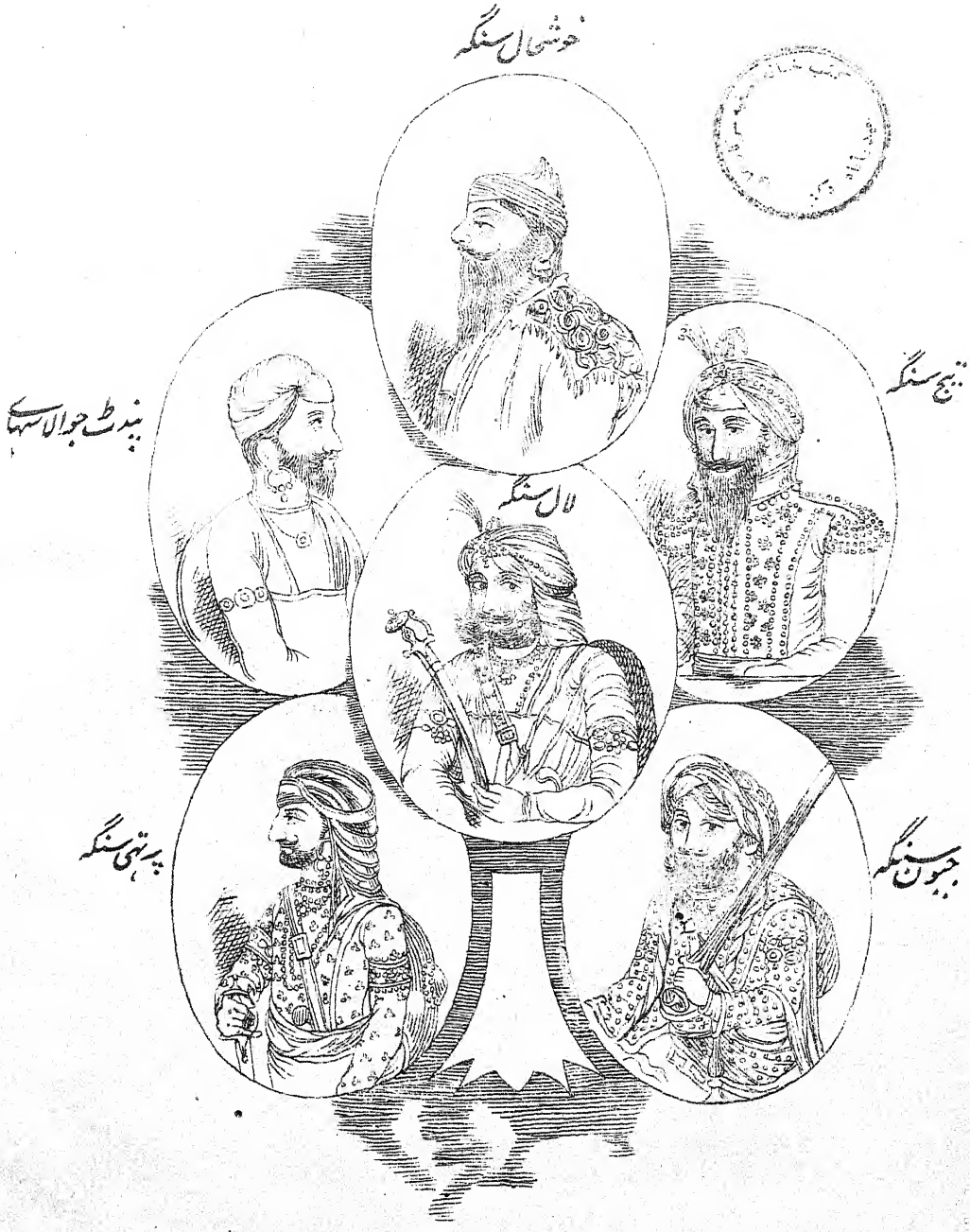
خوشحال سنگھ
تیج سنگھ
پنڈت جوالا سہائے
لال سنگھ
پرتھی سنگھ
جیون سنگھ

گلاب سنگھ
دھیان سنگھ
سوچیت سنگھ
بیرا سنگھ
اودم سنگھ

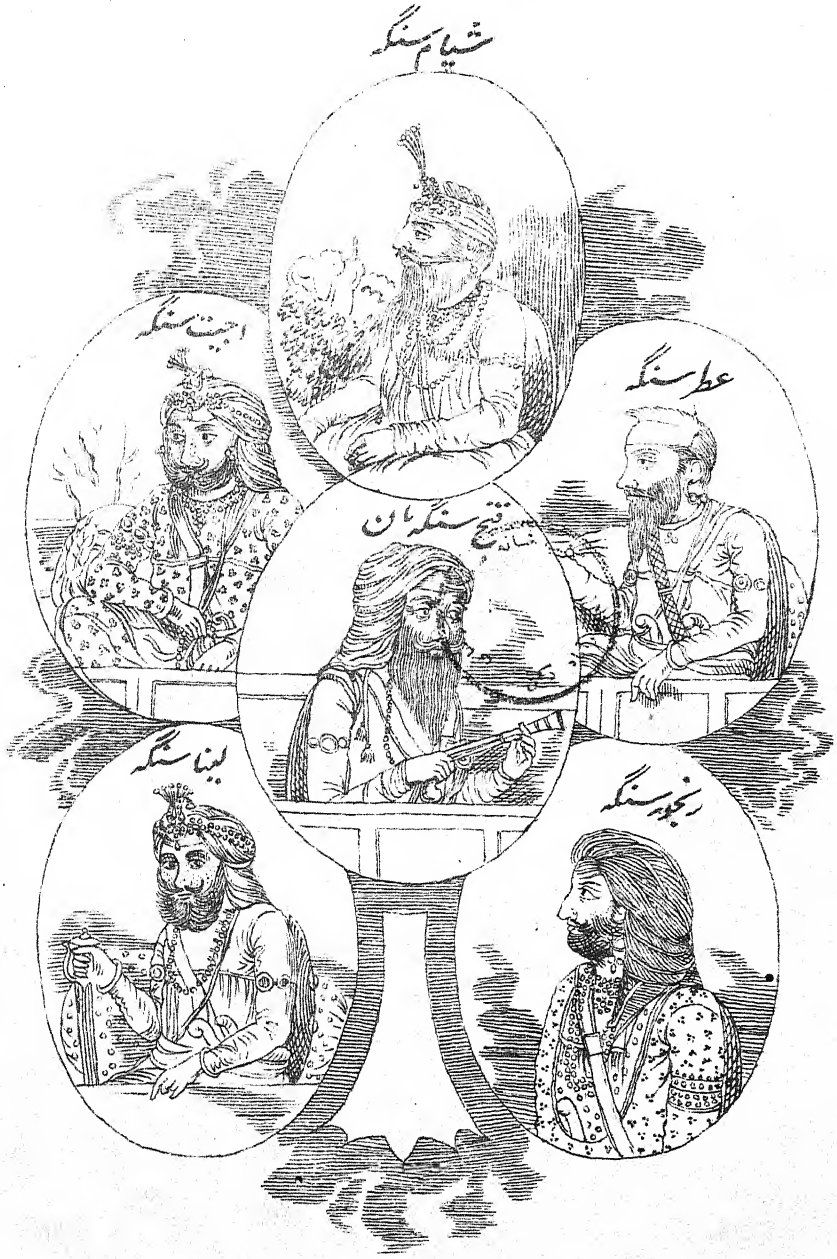
شیام سنگھ
اجیت سنگھ
عطر سنگھ
فتح سنگھ مان
لینا سنگھ
رنجور سنگھ

شجرہ گروہا

واضح ہو کہ خط ثابت کھچی ہین اُنسی بہتر ادہی کہ بہتہ گرد اصلی ہین یعنی اولاد بیٹے
اور خط منقوط ہین اُنسی بہتر ہادی کہ اشخاص غیر از راہ قریب اور دعا بیٹے گرد کی
گدی پہ غاصب ہوئے

۱ نانک

سری چند — اولاد اسکی اودہی کہلاتی ہے

لکھمی داس
اولاد اسکی بیدی مشہور ہے
اور کنارہ راوی پر دہرہ نانک ہین
رہتی ہے

۲ انگد

داتو
اولاد اسکی تپہن کہلاتے ہے
اور خدور ہین رہتی ہے

۳ امرداس

بہانی لڑکی

مہری
اولاد اسکی گوبند وال
ہین رہتی ہے

۴ رام داس
خورد سودی تہا جسنے
امرداس کی لڑکی سے
شادی کی

۵ ارجن

۶ ہرگوبند

مہادیو

پرتہی چند

مہربان

چندر بھوج
اولاد اسکی کوٹ دارا ہین
کہ قریب سرہند کے ہی رہتی ہے

ہرجی
چندر گوپال
گودوت

کرن مل
اولاد اسکی بٹالہ ہین
رہتی ہے

جیون
شانان

برہما
کوٹ برہما کا جو ہے فیروزپور ہین
واقع ہے

۷ ہرای

۸ ہرکشن

رام رای

۹ تیغ بہادر

گودوت

ہیرمل

پہاڑ

بہوپ
دینت
گلاب سنگھ
سادہ سنگھ
یہہ شخص ۱۳۶ ستلج ہین بمقام کرتارپور
کہ جو قریب جلندر کے ہے نقید حیات تہا

نرجن داس

۱۰ گوبند سنگھ

زورآور سنگھ
فتح سنگھ
جوجار سنگھ
اجیت سنگھ

دیپ چند

گلاب رای

مانسنگھ

کہیم سنگھ
جے سنگھ
دوم سنگھ
کرتار سنگھ

ہرسنگھ

سورج سنگھ

دیبدار سنگھ
تلوک سنگھ
یہ شخص
بقید حیات تہا
رگھ

داخلہ نمبر	۱۲۲۰۷
فن نمبر	~~۲۹ ج~~
کتاب نمبر	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

تا چند بابر و نو بہاری مشتاق - تا چند بسر و وجوئباری مشتاق - بین گلشن پنجاب کہ کلکم آراست - ای انکہ بگل ہمچو ہزاری مشتاق - بنظر کثرت فوائد علم تواریخ اندنون مین بندہ کا ارادہ ہوا کہ ایک کتاب جاوی وقائع و عجائب پنجاب ابتدای تولد نانک شاہ سی زمانہ حال تلک لکہہ کر پیشکش احباب کری - ہر چند ملک سیکڑون اور حوادث و واقعات بیشمار تہی مگر اس ملک کی تواریخ کو کئی وجوہ سی اختیار کیا -

اول - یہہ ملک بہت سرسبز و شاداب اور نہایت آب و تاب ہی ہم اش بقا پرور دہم ہوا - کنہ پیر طفلانہ نشود ما - ہوائی کزو آب حیوان چکد - نشاندہ یکمشت صد جان چکد - نمودش گل کوہسارے دہد - زمستان نسیم بہاری دہد - اگر شام وگر چاشت از خوری - ہوا صبحی و سبزہ باشبنمی - اور اسلئے باشندہ وہان کے اکثر قوی ہیکل خوش رو تنومند ہوتے ہین - اور سلف سی خلف تلک سب اسکی تعریف کرتے چلی آئی ہین چنانچہ ایک شاعر نامی فرماتا ہی ؎ ندیدم کشور غارت گر تاب - بخوبیہا چمن آباد پنجاب - چہ پنجاب انتخاب ہفت کشور - نسم خوردہ بخاکش آب کوثر - توقع قوی ہی کہ ناظرین کے غنچہ ہای

۱۲۱
۲۹

رحیم

شتاق - بین گلشن پنجاب کہ کلکم آراست -
خ اندنون مین بندہ کا ارادہ ہوا کہ ایک کتاب
نحال تلک لکھہ کر پیشکش احباب کری - ہرچند
ک کی تواریخ کو کئی وجوہ سی اختیار کیا -
ب تاب ہی ہم اش بقا پرور دہم ہوا -
شت صد جان چکد - نمودش گل کوہسارے
ازخوری - ہوا صبحی و سبز باشبنمی - اور اسلئے
- اور سلف سی خلف تلک سب اسکی تعریف
کشور غارت گر تاب - بنجو بیاجمن آباد پنجاب
تر - توقع قوی ہی کہ ناظرین کے غنچہ ہاے

شجرہ خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ اور سنگھ

بہائی برا
سنہ ۱۶۰۹ع بن مرا

جبکہ یہہ سکھہ ہوا رہ بدہ سنگھہ
مشہور جوا اور اسکو اکثر دیسو بھی کہتہ ہین
سنہ ۱۶۱۰ع بین مرا

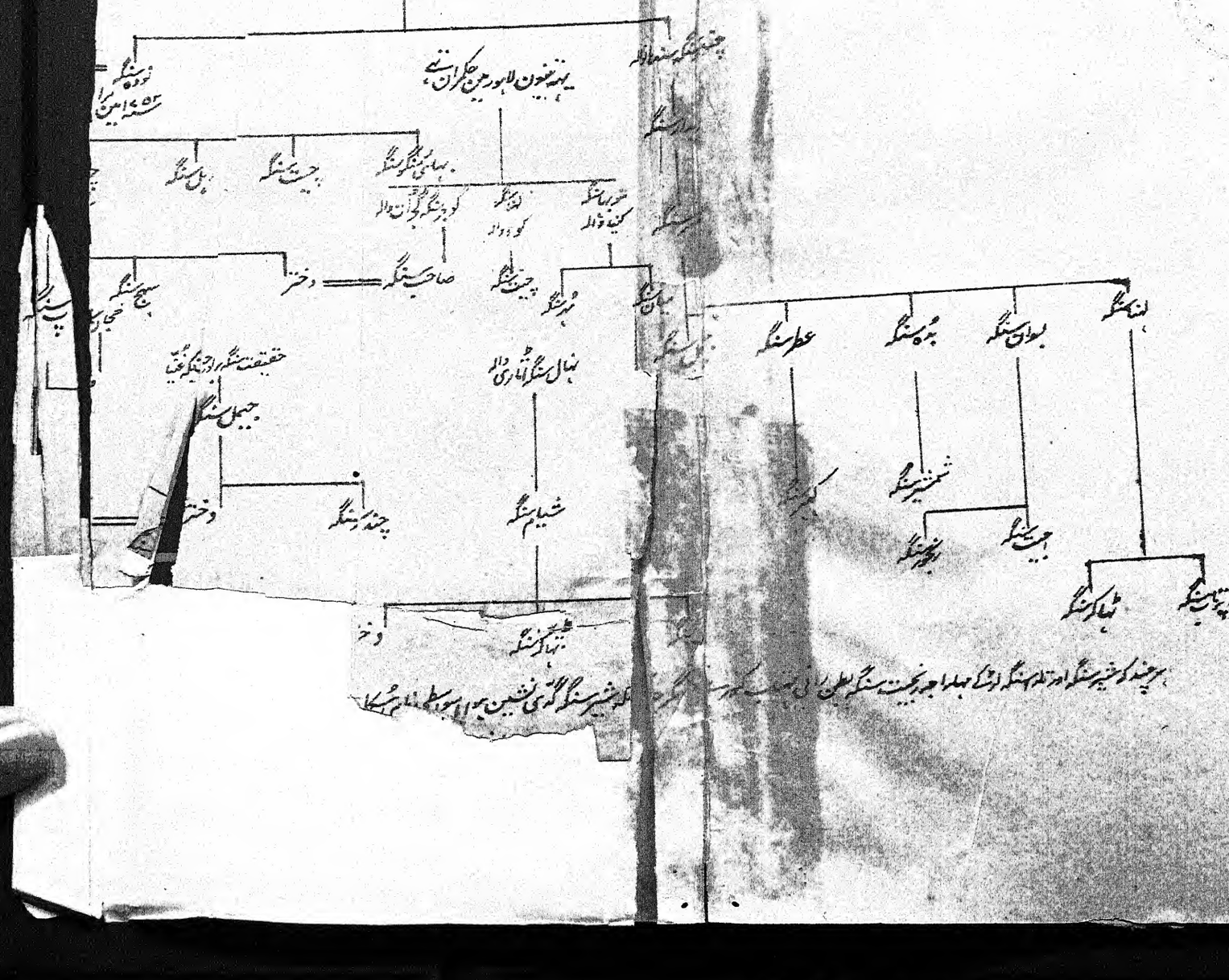

ہرچند کہ شیر سنگھ اور تہاکر سنگھ لڑکے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بطن سی پیدا ہوے تہے مگر حق
شیر سنگھ کو گدی نشین ہوا اور بسبب اسکے ناکارہ ہونے

طبیعت سیر اس رشک بہار کشمیر سے باغ باغ ہو جائین — اور دوم اس وجہ سی کہ اس ملک کے
وقایع بہت دلکش اور عجیب ہین — کیونکہ ابتدای تولد نانک شاہ سی وہانکی اکثر عادات اور اطوار مین
تبدیل ہونے لگی رفتہ رفتہ ملت اور سلطنت بالکل نئی ہوگئی اور انقلاب عظیم واقع ہوا — خصوصاً
عہد دولت مہاراجہ رنجیت سنگھ مین کہ اسکی ترقیات نمایان نے پنجاب کو دیگر گون کر دیا اور سلطنت
جدید کی بنیاد ڈالی — ناظرین کو ہنگام گشت کتاب معلوم ہو جائیگا کہ ایسی شخص اقبال مند
اور صاحب عزم فتح نصیب مالک شرقیہ بلکہ سارے ہم مین کمتر ہوئے ہین — اور کم اتفاق ہوا کہ ایسا
عامی آدمی حضیض مذلت سی اوج سلطنت پر پہنچی اور اسطرح کی گمنامی سی درجہ عالیمقامی حاصل کرے
ہر چند گاہ گاہ اسے بمقتضای بشریت یا بسبب نہ پانی اچھی تربیت کی افعال ناشایستہ ظالمانہ
صادر ہوتے تھے مگر تب بھی اکثر موافق اور مخالف اور دوست دشمن کو ایک ہی آنکھہ سے دیکھتا تھا
اور جسقدر بصارت ظاہری اسکی کم تھی اسسے زیادہ بصیرت باطنی روشن کہتا تھا اور عواقب امور کا
بڑا دوربین تھا مگر افسوس کہ اسکے مرتے ہی طرح طرح کے فساد ظاہر ہوئے اور اسکے جانشینون نے
اسکی تمام محنت برباد کر دی — اور تمام قوت اپنی اپسکی خانہ جنگیون مین صرف کر ڈالی اور ممالک پنجاب
مین ایک قسم کی پست ہمتی پیدا کر دی — جسنے شجر سلطنت سی برخوردار ہونا چاہا اسیکا فوہال زندگانی قلم ہوا
— اور جسنے تخت پر پانو رکھا فوراً سر سے ہاتھہ دہو بیٹھا — اور اسی اندھا دھوندی مین لوٹریون نے
شیر دنکا شکار کیا — چنانچہ تفصیل اسکی ہنگام سیر کتاب بخوبی معلوم ہو جائیگی — تیسرے
باعث قوی یہہ ہوا — کہ جسوقت رعایا پنجاب کا باعث تنازع اور مخاصمت داہمی اور
ظلم حکام کے ناک مین دم آگیا اور سکھون کی زیادہ سری اور نخوت فروشی اور بیرحمی حد سے

ہی اور خدا لوگ انکی سلطنت برباد کرانا منظور ہوا تو سکھہ خوشیہ ممالک سرکار پر برخلاف
عہود و پیمان لے چڑھائی اور طرفین مین چند بار قتال اور جدال مین آمد واقع ہوئی ہر چند سکھہ
ہر دفعہ دلیرانہ لڑے مگر ہر جا شکست فاحش دیہ ہوئی اور فوج سرکار کی سطح کی شجاعت
ظاہر ہوئی کہ اس وصف ذاتی مین لب پان خوردہ شمشیر برہنہ مین یکسان نظر آیا اور دیدہ جوہر حیران
اور دہان اتواب سے متواتر صدای احسنت و مرحبا بلند تو ہنگام آخر یہہ خطہ دلپذیر قبضہ مین
حاکمان منصفت نشان اور صاحبان عالیشان سرکار انگلشیہ کے آیا سے بنام ایزد خرد پرور
گردی۔ صفا پرور نوازش گر گردی۔ دلیر و چابک فوج سلطنت و سبک خیز۔ شگرف دکاردان
نغز و دلاویز۔ زخلعت ہر ہمہ سرمایہ دارند۔ ہمہ شان یکدای بش کرہزارند۔ جہان پیما چو سیاحان
افعال۔ چو صحن خانہ شان این خطہ پاک۔ براہ نیکنامی گز موافق پویان۔ بکیش دلنوازی نرم خویان
بہ تدبیر و بہ دانش کار سازند۔ بتاب فکر خار از شکلی کم نہی ہا حاصل اب عیب پنجاب شاد و ملک آباد
ہر کہ دمساز ارباب حکام کے جان و مال کو دعا دیتی ہین اور کے مرے جو شدت نخوت اور غایت تکبر سے
دم انا فرعون کا بھرتے تہی کوری کے تین تین بکتی پڑی اور تمام ہوا۔ جبکہ یہہ ملک ہماری حکام کے
قبضہ مین آیا اور اکثر دوستون کو دریافت احوال نے شجر سایہ دار کا تمنا ہوئی تو لکھنا اس کتاب کا
بہت مناسب معلوم ہوا بہر حال یہہ وقایع عجیبہ مجرب سے ہاہین۔ ناظرین کو چاہیے کہ اس
کتاب کو دل لگا کر پڑہین اور حوادث روزگار کا تفصیل اک ادوار سے جو ایک دم مین کچھہ سے
کچھہ کر دیتا ہی ڈرین سے چشمی داری عالم در نظر رکھین کہ جو قابل علم و کتابت باید فقط

راقم بندہ بندگان دعیتی پرشاد اور سکھو مدرس بریلی

تاریخ پنجاب

واضح ہو کہ تاریخ قدیم مُلک پنجاب کی تاریخ ہندوستان سے متعلق ہی کیونکہ صوبہ پنجاب ہمیشہ مطیع فرمانروایان ہندوستان کے رہا اِس باعث سے حال قدیم کا لکھنا مناسب نہین ہی اور چونکہ عہد پیدایش نانک شاہی سلطنت پنجاب مین بہت تبدل واقع ہوا ہی اِس باعث سے اِس احقر نے تاریخ اِس مُلک کی شروع پیدایش نانک شاہ سی جو کہ بانی مذہب سکھون کا تھا لکھی امید کہ بقبول طبایع ناظرین ہو

حال نانک شاہ

نانک شاہ ذات کا کھتری اور بانی مذہب سکھہ* کا مقام تلوندی مین جو کہ ضلع بٹھنڈے صوبہ لاہور مین واقع ہی سنہ ۱۹ع مین پیدا ہوا تھا۔ یہہ اپنی خوردسالی مین بہت حسین تھا اور اکثر صحبت مین سید حسین درویش کی رہا کرتا تھا یہان اُسنے قدرے لیاقت حاصل کی اور تارک الدنیا ہو کر اپنی اوقات کو عبادت مین صرف کیا۔ اُس نے اس حالت مین ایک مذہب اختراع کیا اور اُسکے وفات کے بعد اِس مذہب کی بڑی ترقی ہوئی — وہ مسلمانون سے کہا کرتا تھا کہ مین اختلاف مذہب کے رفع کرنے کیواسطے آیا ہون مین چاہتا ہون کہ تم ہندو نکی مذہب کی بھی کتابین پڑھو لیکن بدون عمل کرنیکے پڑھنا بے حقیقت و لاحاصل ہی کیونکہ خدا فرماتا ہی کہ مین اُن دونونکو بہشت مین بھیجونگا جنہون نے کہ اپنی حیات مین نیک کام کئے ہین — خالق کائنات انسان سی یہہ نہین پوچھے گا کہ تمہارا کیا مذہب تھا اور کیا قوم تھی وہ صرف یہی پوچھے گا کہ تمنے اپنے زندگی مین کیا کیا کام کیا۔ اُسنے ایک مذہبی کتاب تصنیف کی اور اُسکا نام گرنتھہ رکھا۔ یہہ مشہور دہی مقام کیرہہ پوردیہہ مین جو کہ کنارہ دریاے راوی پر واقع ہی اپنی نوے برس کی عمر مین اس دارفانی سے مُلک آخرت کو روانہ ہوا۔ اُسکی دو لڑکی تھی سری چند اور لکھمی چند اور اِن سے چودہ خاندان پیدا ہوے ہین

* سکھہ لفظ سنسکرت ہی اور اُسکے معنی چیلہ یا مرید کے ہین

اور یہہ سب بنام شاہزادون کے مشہور ہین یہہ ڈیرہ مین رہا کرتے ہین اور سکھہ اُنکی بڑی تعظیم و تکریم کرتے ہین اور اُنکے بڑے معتقد ہین

حال گرونکا کہ جو بعد نانک شاہ کی گدی پر بیٹھے

بعد وفات نانک شاہ کے گورو انگد گدی پر بیٹھا اُسنے تھوڑا سا گرنتھہ لکھا اور سنہ ۱۵۵۲ع مین مرگیا - امرداس کھتری اُسکا قایم مقام ہوا اور سنہ ۱۵۷۴ع مین مرا - بعد اُسکے رام داس گدی نشین ہوا اُسنے شہر چاک کو بڑی رونق بخشی اور ایک تالاب تعمیر کرایا جو کہ بنام امرت سر یعنی تالاب ایحیات کے مشہور ہے - بعض سکھہ تو شنوسی معلوم ہوتا ہی کہ امرداس نے شہر امرت سر کی بنیاد ڈالی تھی لیکن یہہ بات قرین قیاس نہین ہی کیونکہ یہہ شہر بہت پرانا ہی اور زمانہ سابق مین بنام چاک کے مشہور تھا چونکہ رام داس نے اسکو بہت آباد کیا تھا اسلئے وہ چند مدت تک رام داس پور بھی کہلایا لیکن بسبب شہرت تالاب امرت سر کے شہر کا نام بھی امرت سر مشہور ہوگیا - رام داس سنہ ۱۵۸۱ع مین مرگیا اور اُسکا لڑکا ارجن مل اُسکا جانشین ہوا - اِسنے آدگرنتھہ یعنی جلد اول کتاب پاک سکھون کے مذہب کی تالیف کی اور چند قواعد واسطے انتظام اور ترتیب مذہب کے مقرر کری - یہہ شخص سنہ ۱۶۰۶ع مین فوت ہوا اور اُسکا لڑکا ہرگوبند گدی پر بیٹھا - یہہ شخص سپاہی تھا اور اُسنے اول ہی اول چیلون کو سوائے گاے کے گوشت کی اور جانورون کا گوشت کہانے کی اجازت دی - یہہ شخص سنہ ۱۶۴۴ع مین مرگیا اور اُسکا پوتا ہری اُسکا قایمقام ہوا اور سنہ ۱۶۶۱ع مین اُسکا لڑکا ہری کرشن اُسکا جانشین ہوا اور سنہ ۱۶۶۴ع مین شہر دہلی مین مرگیا - بعد اُسکے تیغ بہادر گدی نشین ہوا اور چند مدت تک پٹنہ مین رہا اور آخر کو مغلون نے اُسکو سنہ ۱۶۷۵ع مین مروا ڈالا - گرو گوبند خلف گرو مقتول کا اُسکا جانشین ہوا - اِسنے بالکل طور طریق سکھون کے بدل ڈالے اور بالکل قوم کو پیشہ سپاہ گری کا سکھایا اور سکھہ سے اُنکا نام سنگھہ یعنی شیر رکھدیا - اُسنے سکھون کو سر کے بال اور ڈاڑھی مونڈوانے سے ممانعت کلی کی - یہہ شخص عہد اورنگ زیب مین مسلمانون سے بہت لڑا لیکن آخر کو شہر لاہور سے

نکالی دیا گیا اور شہر نادون مین جو کہ دکہن مین واقع ہی ۱۷۱۶ع مین مر گیا

سکہہ گرونانک کو بانی مذہب اور گرو گوبند کو بانی عظمت دنیوی کا خیال کرتے ہین اور دونون کا نام بڑی تعظیم سے لیتے ہین - یہہ شخص سکہون کا اخیر گرو تہا کیونکہ بعد اُسکے چھوٹے چھوٹے راجہ انکو فرملک اور مذہب کا خیال کرتی تہے

حال بندا بیراگی کا

بعد وفات اورنگ زیب کے سکہون کو قدرے قوت حاصل ہوئی چنانچہ اُنہون نے زیر حکم بندا ایک بیراگی کے ملک کو تباہ اور پایمال کیا - اِس شخص کو اہل اسلام سے اسقدر کینہ تہا کہ وہ اُنکے دیہات کو لوٹتا تہا اور اُنکو جہان کہین پاتا تہا مار ڈالتا تہا یہان تک کہ صغیر سن لڑکون اور حاملہ عورتونکو بہی نہین چہوڑتا تہا - جبکہ بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے یہہ خبر سُنی فوراً ایک فوج جرار واسطے تنبیہہ و تادیب مفسد کی متعین کی - ایکدفعہ خانخانان منعم نے اُسکا محاصرہ کیا لیکن وہ اپنی جوانمردی اور دلیری سے نکل گیا - وہ حتی الوسع فوج کے مقابل کبہی نہین آتا تہا اور پیشہ رہزنی کا کیا کرتا تہا - اسی عرصہ مین بادشاہ موصوف نے وفات پائی اور درباب تخت نشینی کی درمیان شاہزادون کے لاہور مین فتنہ و فساد اُٹہا اس سبب سے کوئی شخص سکہون کے تنبیہہ کیطرف متوجہ نہین ہوا اور وہ روز بروز طاقت و حشمت حاصل کرتے رہے لیکن جبکہ معزالدین قتل ہوا اور فرخ سیر نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اُسنے واسطے گرفتاری بندا کے اسلم خان کو جو کہ اُسوقت مین صوبہ دار لاہور کا تہا مقرر کیا چنانچہ حسب الحکم بادشاہ کے صوبہ دار مذکور مفسد کے مقابلہ مین گیا لیکن شکست کہا کر لاہور کو لوٹ آیا بعد اُسکے بایزید خان فوجدار سرہند واسطے تنبیہہ بندا کے گیا لیکن سکہہ سردار کے تو ابعین سے ایک شخص نے اُسکو قتل کیا جبکہ یہہ خبر دہلی مین پہنچی شاہ موصوف نے عبدالصمد خان صوبہ دار کشمیر کو واسطے استیصال بندا کے متعین کیا اور کچہہ فوج معہ توپخانہ کے اپنے پاس سے بہی بطور کمک اُسطرف کو روانہ کی - کئی ایک لڑائیان بندا اور اس صوبہ دار مین واقع ہوئین چنانچہ بعض لڑائیون مین سکہہ سردار اس جوانمردی اور بہادری سے لڑا کہ فوج مغلیہ کو شکست

ہونے مین کچھہ شک نہ تہا لیکن اخر الامر انکی فتح ہوئی - انحرش کو بندا شکست کہا کر قلعہ گورداس پور مین جاکر مقیم ہوا اور اُسکا عبدالصمد خان نے جاکر محاصرہ کیا اور اُسکو اتنا لاچار کیا کہ اُسنے معہ اپنے ساتہیون کے مغلون سے پناہ چاہی لیکن مغلون نے باوجود اقرار کے اُن سبکو قتل کیا اور بندا کو قید کرکے دہلی کو روانہ کیا جہان کہ وہ انحرش کو بڑی بیرحمی سے قتل ہوا

حال اسکے نادرشاہ کا

زمانہ قتل بندا یعنی ۱۷۱۶ء سے عہد نادرشاہ تک سکہون کا کچھہ حال معلوم نہین ہی لیکن تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ نادرشاہ ۱۷۳۹ء مین ہندوستان مین آیا اُنہون نے اُسکا اسباب لوٹ لیا سبب حملہ نادرشاہ کے بادشاہت دہلی مین بہت ضعف آگیا ہر یک صوبہ دار خودسر ہوگیا اور ادائے خراج مین انکار کرنے لگا

حال صوبہ داران اہل اسلام ملک پنجاب

واضح ہو کہ اسوقت مین یحیی خان خلف ذکریا خان صوبہ دار پنجاب کا تہا اُسنے جاٹ زمیندارون پر بہت ظلم اور تعدی کی اور خراج واجبی سے زیادہ لیا جبکہ جاٹ بہت دق ہوئے اُنہون نے سکہون کا مذہب جو کہ پیرو گرو گوبند کے تہے اختیار کیا اور سرون پر بال چہوڑ دئے اور ڈہاری بہی مونڈوانا موقوف کردی اور پیشہ غارتگری کا اختیار کیا - الحق یہہ لوگ دس بیس اکٹہی ہوکر دن دوپہر گانون راستون کو لوٹنے لگے - اُنہون نے لوٹ کہسوٹ سے جبکہ تہوڑی دولت حاصل کی اپنے ساتہہ گہوڑے رکہنے لگے اور بہت سے اور لوگ بسبب اپنے انکو خوشحال دیکہہ کر انکے پیرو ہوئے - غرضکہ اسطرح پر اُنکی جماعت بڑہتی گئی اور حاکم ملک بہی اسکا مانع نہوا - جبکہ خانصاحب نے دیکہا کہ بسبب غارتگری سکہون کے رعیت ادائے خراج مین انکار کرتی ہی اُنہون نے تہوڑی سی فوج زیر حکم جسپت رائے کے واسطے قلع قمع مفسدین کے روانہ کی چنانچہ رائیصاحب قتل ہوئے اور فوج متعرف ہوکر بہاگ گئی باستماع اس خبر کے لکپت رائے بہائی مقتول کا واسطے لینے عوض کے سکہون پر حملہ آور ہوا - اس لڑائی مین

بہت سی سکھہ مارے گئے اور بہتوں کو اُسنے شہر لاہور کے نخاس بازار مین قتل کیا۔ بعد ازان یحیی خان نے
ایک اشتہار اسمضمون کا جاری کیا کہ جو کوئی پیرو گرو گوبند کا سر کاٹ کر میرے پاس لاویگا مین اُسکو کچھہ انعام دونگا
۔ بسبب جاری ہونے اِس اشتہار کے اکثر سکھون نے اپنے بال اور ڈھاریان کتروا ڈالین اور دریاے ستلج کو عبور
کر کے سرہند کے گرد نواح کے جنگلون مین پناہ لی۔ بعد انقضاے عرصہ قلیل کے شاہ نواز خان برادر یحیی خان نے
بالکل ملک پنجاب پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی اور اُسکے جمیع ملکی کارندون کو قید کیا۔ یحیی خان بھاگ کر دہلی مین آیا
اور بالکل سرگذشت اپنی چچا قمر الدین خان وزیر سلطنت سے بیان کی لیکن اسوقت مین احمد شاہ ابدالی نے کابل اور
پشاور پر قبضہ کر لیا اور بادشاہی ناظم کو وہان سے نکال دیا تھا اسلئے دار السلطنت مین بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا اور اسی
سبب سے یحیی خان کی نسبت کچھہ حکم صادر نہوا۔ چونکہ یہہ افواہ تھی کہ شاہ نواز خان اور احمد شاہ مین آمد رفت خط و کتابت
کی جاری ہی اسلئے قمر الدین خان نے اُسکو لکھا کہ تو حتی الوسع درانی کا مقابلہ کر کیونکہ تو نمکخوار اس سرکار کا ہی۔ چنانچہ
شاہ نواز خان نے ابدالی سے یکقلم دوستی منقطع کر دی اور بلکہ جب وہ ۱۷۵۲ع مین نزدیک قلعہ اٹک کے آیا اور اپنے ایک
ایلچی کو پاس شاہ نواز خان کے بھیجا اُس ایلچی کو خان مذکور نے قتل کروا ڈالا اور اپ معہ فوج کے واسطے مقابلہ ابدالی کے
روانہ ہوا۔ ایک خفیف لڑائی ہوئی اور اُسمین شاہ نواز خان کی شکست ہوئی اور وہ بھاگ کر دہلی مین آیا۔ ابدالی نے
لاہور پر قبضہ کر لیا اور بالکل خزانہ پر قابض ہو گیا اور رعایا سے بھی بہت سا روپیہ بطور نقدی لیا۔ بعدہ احمد شاہ نے
دہلی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور باین ارادہ وہ قریب سرہند کے آکر مقیم ہوا۔ اخر کو ایک لڑائی واقع ہوئی اور
باوجودیکہ وزیر قمر الدین خان اس لڑائی مین مارا گیا اور فوج بھی ہراسان ہو گئی لیکن میر منو پسر وزیر مرحوم کا اس جوانمردی سے
لڑا کہ فوج ابدالی کو لاچار ہو کر اپنی خاص ملک کو لوٹ جانا پڑا۔ میر منو اب صوبہ دار لاہور اور ملتان کا مقرر ہوا اور انتظام
ملک جملہ تن مصروف و مشغول۔ واضح ہو کہ اِن لڑائیون کے سبب سے سکھونکو بڑی فرصت ملی اور وہ پھر بدستور

لوٹ کھسوٹ کرنے لگے لیکن جبکہ میر منو نے ایک حکم عام اپنی فوج کو دیا کہ جس کسی سکھ کو پاوے اسکی ڈھاری اور
بال سونڈوالوے اس سبب سے تمام سکھوں کی تلوی رہی کسو اسطیکہ بخوف جان کے ان لوگوں کے جہان سنگھ سا چلی گئے
۱۷۵۲ء مین احمد شاہ نے پھر دریاے اٹک کو عبور کیا۔ میر منو نے اپکو قابل مقابلہ کی نہ سمجھکر ایک ایلچی واسطے
مقرر کرنے شرایط صلح کے شاہ کی پاس بھیجا چنانچہ شاہ نے بشرط ادا خراج اضلاع گجرات وسیال کوٹ اور
اورنگ آباد وغیرہ کے صلح قبول کی اور اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ چونکہ نیک آدمیون کے اکثر دشمن ہوا کرتے ہین ارکان سلطنت
نے مزاج بادشاہ کو میر منو کے طرف سے مکدر کر دیا اور شاہ نواز خان کو از سر نو صوبہ دار مقرر کرکے اوسطرف روانہ کیا
میر منو کو یہہ بہت ناگوار گذرا اور مقابلہ پیش آیا چنانچہ ایک لڑائی ہوئی اور اسمین شاہ نواز خان مارا گیا۔ چونکہ ادا
خراج معہودہ مین میر منو کیطرف سے خلل پڑا اسلئے احمد شاہ ۱۷۵۳ء مین پنجاب کیطرف پھر مخاطب ہوا۔ اور سکھہ جیون کو
واسطے لانے زر خراج کے روانہ کیا۔ چونکہ اس شخص کو جواب باصواب نہ ملا اسلئے شاہ نے لاہور پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا۔ چار ہفتہ تک
دونو فوجین قریب شہر لاہور کے پڑی رہین لیکن اخر کو ایک لڑائی سخت واقع ہوئی جسمین راجہ کورا مل جو کہ بڑا عاقل اور جوانمرد
اور معتمد علیہ میر منو کا تہا مارا گیا۔ میر منو نے شکستہ دل ہوکر سوا صلح کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا چنانچہ فیما بین احمد شاہ
اور اسکے صلح نامہ ہوا جسکے بموجب احمد شاہ بعد لینے روپیہ کے جو کہ اسکا اس لڑائی مین صرف ہوا تہا اپنی ملک کو چلا گیا
بعد تہوڑے دنون کے میر منو مرگیا اور اسکی بیوہ نے اپنی لڑکے کو مسند ریاست پر بٹہلایا جو کہ بعد انقضاے عرصہ سن مہی کے
مرگیا۔ بعد وفات اسکے اسنے اپکو صوبہ دار قرار دیکر واسطے منظوری اس امر کے دہلی اور کابل کو قاصد روانہ کیے اور
وزیر بادشاہ دہلی کو یہہ بہی لکھہ بہیجا کہ بشرط منظوری اسبات کی مین اپنی لڑکی کی شادی تیرے ساتہہ کردونگی
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چونکہ اس وقت مین ایک عورت مسند آراے صوبہ داری پنجاب کی تہی اسسے انتظام ملک
جیسا کہ چاہیے نہو سکا اور سکھہ موافق اپنی عادت کے پھر لوٹ کھسوٹ کرنے لگے اور اسطرح انکی گروہ کی پھر ترقی

ہونے لگی — احمد شاہ ابدالی جسکے حملونکا سابق ذکر ہو چکا ہی ۱۷۵۶ء مین ہندوستان پر پھر حملہ اور ہوا
اور بعد فتح کرنے دہلی اور لوٹنے بعض بڑے بڑے شہرون کے وہ اپنی ملک کو لوٹ گیا اور پنجاب اور سرہند کو اپنے
احاطہ حکومت مین شامل کرکے اپنی لڑکے تیمور کو وہان کا ناظم مقرر کر گیا

واضح ہو کہ بعد وفات میر منو کے اودینہ بیگ خان حاکم جالندہر کا خود سر ہو گیا تہا اسلئے تیمور نے چاہا کہ اول
اس شخص کو زیر کرون چنانچہ اسنے اودینہ بیگخان کو طلب کیا جسنے اسکے جواب مین لکھہ بہیجا کہ آج کل
سکھہ میرے ملک کی سرحد کے قریب غارتگری کر رہے ہین اور درصورت یہ نہونے کے وہ اس ملک کو اپنی قبضہ مین کر لینگے
اسلئے حضار خدمت سے معذور ہون — پسر ابدالی نے اس عذر کو بیجا سمجھہ کر فوج کشی کی اور خانموصوف بہی سکھون کو
جو کہ اسکے ملک کے قریب پڑے ہوئے تہے اپنی فوج مین شامل کرکے مقابلہ کیا اسلئے مستعد اور آمادہ ہوا اور اسنے
مرہٹھون سے بہی جو کہ اسوقت مین قریب دہلی کے پڑے ہوئے تہے درخواست کمک کی کی چنانچہ ملہار راؤ ہولکر معہ فوج
مرہٹھون کے واسطے اسکے امداد کے پنجاب کو گیا اور معہ فوج اودینہ بیگخان واسطے مقابلہ تیمور شاہ کے روانہ ہوا
جبکہ شاہزادہ تیمور نے آپ کو مخالف کے لڑائے کی ناقابل سمجہا وہ کابل کو بہاگ گیا اور اسیطرح مرہٹھون نے
بالکل ملک پنجاب پر قبضہ کر لیا

۱۷۵۸ء مین اودینہ بیگخان لاولد مر گیا — حق یہہ ہی کہ یہہ شخص بڑا عقیل اور تجربہ کار تہا اور ہر وقت ایسی
باتین سوچتا تہا جو کہ ملک کے بے بہتر ہون — مرہٹھہ بڑے صاحب حشمت و طاقت ہو گئے تہے اور ان سے سب ڈرتے تہے
بلکہ اکثر صوبہ داراونکو چوتہہ دیا کرتے تہے — احمد شاہ ابدالی نے اب پہر دو وجہہ سے ہندوستان پر حملہ کیا
اول یہہ کہ مرہٹھون نے اسکے لڑکے تیمور کو پنجاب سے نکال دیا تہا — اور دوم یہہ کہ اکثر صوبہ دار اور امیر اور رئیس ہندوستان
نے جور تعدی مرہٹھون سے ناراض ہو کر اسکو واسطے اپنے امداد کے بولایا تہا — غرضکہ بعد چند خفیف لڑائیون کے

ایک سخت لڑائی مقام پانی پت مین ہوئی جس مین مرہٹونکو شکست کلی نصیب ہوئی — احمد شاہ بعد خارج کرنے
مرہٹوں کے پنجاب کو گیا اور خواجہ عابد اور زین خان کو حاکم لاہور اور سرہند کا مقرر کر کے اپ کابل کو چلا گیا
چونکہ خواجہ عابد نے رعایا پر بڑا ظلم کیا یعنی جبطرح بنا عیت سے روپیہ لیا اور علاوہ اسکے فوج جو کہ اُسنے نوکر رکھی تھی
بہت کم زور تھے اسلئے سکھہ پھر سرکشی کرنے لگے اور چونکہ اس سرکشی مین بزرگ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بھی شریک تھے
اسلئے ہمکو اسمقام پر مہاراجہ موصوف کی اباواجداد کا حال لکھنا بہت مناسب ہی

حال آباواجداد مہاراجہ رنجیت سنگھ

واضح ہو کہ سنہ ۱۴۰۰ع مین ایک ہندو جاٹ مسمی کالو موضع پندی بٹھی مین جو کہ اکثر بنام بٹھ کے مشہور ہے
اور شہر لاہور سے جنوب مغرب کی طرف چالیس یا پچاس میل پر واقع ہی رہا کرتا تھا — اُسکے گانون کے لوگ گردونواح
کی ملکون مین لوٹ کھسوٹ کیا کرتے تھے لیکن یہہ بیچارہ بڑی محنت و مشقت سے مزدوری کر کے قوت بسری کرتا تھا
چونکہ اُسکے نوجوانی مین اُسے اور اُسکے دوستون سے کسی باعث سے نااتفاقی ہوگئی وہ معہ اپنی بیوی کے بٹھی سے چلا آیا
اور گانون سانسرہی مین جو کہ امرت سر سے بفاصلہ چار یا پانچ کوس کے واقع ہی آکر اب یہان قوم سانسی جسکا
پیشہ ڈکیتی تھا رہا کرتی تھی اس گانو مین وہ معہ اپنے بیوی کے ارام سے رہنے لگا اور اسجگہہ اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا
جسکا نام اُسنے جادو من رکھا یہہ شخص بنام جادون سانسی کے بہت مشہور تھا — قریب سنہ ۱۴۷۰ع کے
گانو معہ اپنے جورو اور لڑکے کے سندو کو جو کہ بعدہٗ بنام سیندہ کے مشہور ہوا چلا گیا — یہہ گانون وزیرآباد سے
چار کوس پر واقع ہی جادو من بعد وفات اپنے باپ کے جو کہ سنہ ۱۴۸۸ع مین واقع ہوئی سانسیون کے ساتھہ
رہنے لگا اور بلکہ اوسنے اُنکا پیشہ اختیار کیا — چنانچہ سنہ ۱۵۱۰ع مین ایک لڑائی مین مارا گیا — گلاب سنگھ
اُسکا لڑکا حسب دستور اپنے باپ کے سانسیون کے سنگ رہا کرتا تھا چنانچہ سنہ ۱۵۴۹ع مین مقام سندہ مین

بسبب خصومت کے جو کہ اُسکے لڑائی میں لگے تھی مر گیا - اُسکا لڑکا کدا صلح پسند آدمی تھا چنانچہ وہ مسند سے کچھ پیشتر
کے جو کہ اُسکا باپ چھوڑ کر مر گیا تھا اول موضع کیالی اور بعدہ ۱۵۸۵ء میں سوکر چک کو چلا گیا یہہ مقام کھرانوالا سے
ڈیڑھ کوس جنوب کے طرف واقع ہی - اسجگہہ بچارہ کدا نے پیشہ کشتکاری کا اختیار کیا اور اسی سے اپنی اور اپنے خاندان کی
پرورش کی - اور اخرش کو ۱۶۰۵ء میں دو لڑکے راجدہ اور پرتھو چھوڑ کر مر گیا - راجدہ نے گورمکھی پڑھنا لکھنا
سیکھا اور صرف سپاہی ہی نہین ہوا بلکہ اُسنے موضع سکرچک مین ایک دوکان کی اور یہہ بھی مشہور ہے کہ یہہ شخص
گردنواح کے گانون مین نمک تماکو وغیرہ بیچا کرتا تھا

راجدہ ۱۶۲۰ء میں تین لڑکے تہیلو تھکٹ اور بلو چھوڑ کر مر گیا تہیلو اور بلو تو ایک لڑائی مین جو کہ انکی گانو نکی
قریب ہوئی تھی اپنی نوجوانی مین مارے گئے لیکن تھکٹ اپنی عمر بھر دوکانداری کرتا رہا اور جو روپیہ کہ اُسکے پاس تھا لوگونکو
سود پر قرض دیتا تھا یہہ شخص ۱۶۵۳ء میں مر گیا اُسکے دو لڑکے تھی بولو اور آرے بولو تو نو دس برس کی عمر مین سانسونکا
سنگ چھوڑ کر نکل گیا اور اپنی اٹھارہ برس کی عمر مین ڈاکہ زنی مین مارا گیا - لیکن برا اپنی لیاقت سے سوکر چک کی نصف
زمین پر قابض ہو گیا - چونکہ وہ ایک سکھہ کا چیلہ ہو گیا اسلئے لوگ اُسکو بھائی برا کہنے لگے - اُس سکھہ نے
اُسکو گرنتھہ پڑھایا لکھایا تھا اور اُسکی طبیعت اِس مذہب کے طرف اسقدر رجوع ہوئی کہ اُسنے واسطے لینے پاہل کے
امرت سر جانیکا ارادہ کیا لیکن بسبب کسی اتفاق کے وہ رستہ سے لوٹ آیا

یہہ شخص سر کے بال نہین مونڈتا تھا اور مواضع کیالی اور سوکر چک مین لوگونکو گرنتھہ سناتا پھرتا تھا ۱۶۷۹ء مین
اُسنے وفات پائی اور دم واپسین اپنے لڑکے بُدہ سی یہہ وصیت کر گیا کہ گرنتھہ ہمیشہ پڑھنا اور امرت سر کو جاکر
اور پاہل لیکر سکھہ ہونا بُدہ کی عمر اسوقت مین نو برس کی تھی لیکن جبکہ وہ سن تمیز کو پہنچا وہ کچھہ لوٹیرے
سکھون سے واقف ہوا اور اُنکے ساتھہ امرت سر کو جاکر اور پاہل لیکر سکھہ ہوا

واضح ہو کہ یہہ شخص اپنی خاندان مین پہلی پہل سکھہ ہوا تہا اور بعد ہونے سکھہ کے اُسکا نام بُدہ سنگھہ ہو گیا
جبکہ وہ امرت سر سے لوٹا اُسنے ایک بڑا مکان ہوکر چک مین تعمیر کیا اور وہان کے رہنے والون سے اتنی محبت پیدا کی
کہ اُنہون نے اُسکو اپنے گانون کا چودہری مقرر کیا۔ بعد ازین وہ لوٹہرون سکھون اور سانسیون کا شریک ہوا
اور اُنکے ساتہہ اُسنے بڑی بہادری اور جوانمردی کی کہ وہ بہی اُسکی خاطرداری اور تعظیم کرنے لگے۔ یہہ اکثر
مویشی لوٹا کرتا تہا اور اُنکو یا تو اپنے گانون مین رکہتا تہا اور یا لاہور اور امرت سر مین جاکر بیچ آتا تہا اُسکے پاس
ایک گہوڑی تہی اور یہہ بنام دیسی کے مشہور تہی چنانچہ اِس باعث سے مالک گہوڑی کو دیسو بُدہ سنگھہ کہتے ہین
یہہ شخص جوانمرد عقیل اور فہیم تہا اور حتی الوسع غریبونکے مال کو بہت کم لوٹتا تہا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ یہہ شخص
موضع ننکہوا سے سو مویشی لوٹ کرلے آیا بعد چند روز کے ایک بیچاری بیوہ اُسکو ملی اور کہنے لگی کہ مین دور سے
دیسو کے پاس آئی ہون کیونکہ وہ میرے پانچ مویشی لوٹ کرلے آیا ہے دیسو نے کہا کہ وہ شخص بڑا سنگدل اور بیرحم ہے
وہ تجہی ہرگز تیرے مویشی واپس نہین کریگا۔ بیوہ نے جواب دیا کہ جب وہ میری غربت اور بیچارگی سے واقف ہوگا
وہ اُسیوقت مجہکو پانچ کی عوض بیس مویشی دیگا دیسو یہہ سُنکر چلا گیا اور اُسکے مویشی ایک اپنے آدمی کے ہانہہ اُسکے
مکان پر بہجوادئے اور یہہ بہی کہلا بہیجا کہ بار دیگر کوئی شخص تیرے مویشی نہین چوراویگا
مشہور ہے کہ بُدہ سنگھہ دریاے جیلم چناب اور راوی کو پچاس دفعہ اپنی گہوڑی پر سوار ہوکر پار ہو گیا اُسکے
جسم پر ۴۰ تلوار کے زخم اور نو گولی کے زخم لگے تہے۔ یہہ شخص سنہ ۱۶ ع مین مر گیا اور اُسکی بیوی بہی نسبت
زیادتی رنج والم کے اپنے شوہر کے مرکر مر گئی۔ بُدہ سنگھہ کے دو لڑکے تہے نودہ سنگھہ اور چندر بہان سنگھہ*
چنانچہ اُنمین سے اول نے پیشہ غارتگری کا اختیار کیا اور اپنے ہم جنسون مین شہرت اور ناموری حاصل کی اُسکی
شادی گلاب سنگھہ کی لڑکی سے جو کہ مجیٹہیا کا رئیس تہا ہوئی تہی

* یہہ شخص انبالہ کا تہا

No 1227

نودہ سنگھ ۱۷۶۲ء مین بندوق کے زخم سے مر گیا اور اُسکے بیٹے چرت سنگھ نے باتفاق اپنی بھائیون
دل سنگھ چیت سنگھ اور مالو سنگھ کے قریب دیہہ گجراولی کے جو کہ لاہور سے شمال کیطرف واقع ہی ایک گڈھی بنائی
یہہ گڈھی بڑی موقع پر تھی اور وسطے رکھنی اسباب لوٹ کھسوٹ کے بہت ہی مناسب تھی - خواجہ عابد نے کہ جسکا
ذکر اوپر ہو چکا ہی ۱۷۶۲ء مین اس گڈھی پر حملہ کیا اور باوجودیکہ سکھون نے اُسکے بچانے مین بہت کوشش کی
الا کچھہ مفید نہوئی اور اخرش کو وہ گڈھی بحکم عابد کے بالکل مسمار کر دیگئی - بعد اُسکے خواجہ عابد دیہہ گجراولی پر حملہ اور
ہوا لیکن فوج سکھہ جو کہ اُسکے ساتھہ تھی اپنے ہمقومون سے ملگئی اور اس سبب سے باقی فوج مین کمال بے انتظامی
واقع ہوئی اور وہ ہراسان ہو کر بھاگ نکلی اور اسطرح پر سکھون کو فتح نصیب ہوئی - خواجہ عابد نے بعد اس واقعہ کے
پھر کبھی سکھون کے مقابلہ کرنیکا ارادہ نکیا - برسر دیوالی سکھون نے مقام امرت سر مین جمع ہو کر یہہ ارادہ کیا
کہ رنجن گرو ممد و معاون احمد شاہ کو جو کہ جمنا پار مین رہتا ہی اور ہر قسم کی زیادتی ہماری قوم پر کرتا ہی سزا دین
چنانچہ انہون نے گرو جی کے مکان کا محاصرہ کیا - باستماع اس خبر کے احمد شاہ پھر ۱۷۶۳ء مین پنجاب مین آیا لیکن
قبل اُسکے پہنچنے کے سکھہ بھاگ گئے اور بہت سی اُنمین کے دریاے ستلج کو عبور کر کے قریب حد سرہند کی آگئی چنانچہ
زین خان حاکم سرہند نے حسب الحکم ابدالی کے اُنکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی واقع ہوئی جسمین یقین تھا کہ
پٹھانونکو شکست ہو لیکن چونکہ اُسوقت مین احمد شاہ معہ کچھہ اپنے فوج کے اُسکے مدد کو آگیا سکھہ ہراسان ہو کر
بھاگ نکلے - اس لڑائی مین سکھون کے قریب پندرہ بیس ہزار آدمیون کے مجروح و مقتول ہوئے بعدہ شاہ نے
آلا سنگھ راجہ پٹیالہ کو قید کر کے اپنی پاس بلایا لیکن اخر کو بہ سفارش شاہ ولی خان کے اُسکو بدستور راجا مقرر کیا
اور بلکہ اپنے طرف سے ایک خلعت بھی اُسکو مرحمت کیا
ابدالی سکھون سے یہان تک ناراض تھا کہ اُسنے طیش مین آکر امرت سر کو کوچ کیا اور معبد سکھونکو جو کہ اُسمقام مین تھا

مسمار کر ڈالا اور چشمہ کو گائے اور بیلون کی انت اور خون ڈالنی سے ناپاک کیا

احمد شاہ نے بعدہ سکھہ چیون کے جو کہ اُسکے طرف سے صوبہ دار کشمیر کا تہا اور جسنے عرصہ نو برس سے خزانہ بادشاہی مین کچھہ بہی خراج نہین دیا تہا انکین نکلوا ڈالین - رنجیت دیو راجہ جمّو کو زیر کیا اور کابلی مل کو حاکم لاہور مقرر کر کر ۱۷۶۴ء مین اپنی ولایت کو لوٹ گیا

جب خبر مراجعت شاہ کی سکہونکو پہنچی وہ سب پہاکر امرت سر مین جمع ہوئے اور قریب چالیس ہزار ادمیونسے سرہند پر حملہ کیا اور بعد ایک لڑائی کے جسمین کہ حاکم ہند کا مارا گیا وہ شہر سکہون کے قبضہ مین آیا بسماع اس خبر کے ابدالی نے ۱۷۶۷ء مین ساتوین دفعہ پہر ہندوستان پر حملہ کیا اور ملک کی صورت دگرگون دیکہکر اور بلکہ انتظام ملک کو اپنے حیطہ طاقت سے باہر سمجہہ کر وہ چپ چاپ لوٹ گیا

سکہہ جو کہ موافق عادت قدیم کے پہلے بہاگ گئے تہے اب پہر سرہند مین آموجود ہوئے

کابلی مل لاہور سے بہاگ گیا اور سکہون نے اُسپر قبضہ کر لیا اور شہر مذکور کو تین سردارون مسمی لینا سنگہ گوجر سنگہ اور سوبہا سنگہ نے آپسمین تقسیم کر لیا

ابدالی ملک کی یہہ صورت دیکہکر ستلج تک آیا لیکن چونکہ اُسکے فوج کے بارہ ہزار ادمی بلا اجازت اُسکے کابل کو چلے گئے وہ اُنکے سزا دہی کے واسطے اپنے ملک کو لوٹ گیا - اُسکے باقی فوج پر بروقت مراجعت کے سکہون نے بڑی زیادتی کی یہان تک کہ اُسکا دریائے چناب تک تعاقب کیا اور اُسکو خوب لوٹا - احمد شاہ نے تا دم زیست پہر کبہی اُس ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ نکیا اور ۱۷۷۳ء مین رحلت فرمای ملک عدم ہوا

سکہہ اب بالکل ملک پر قابض ہوگئے اور بدستور ملک پر خوب ہاتہہ صاف کرنے لگے - اسوقت مین سکہونکی بارہ مثلین یا جماعتین تہین اور اُنمین قریب ساٹہہ یا ستر ہزار سوار کے تہے اور اُنکا حال بفصل نقشہ مندرجہ ماتحت سے معلوم ہوگا

نام مثل	نام سردار ان مثل	قوم سردار	نام مکان مقبوضہ مثل	تعداد فوج	کیفیت
بھنگی مثل		جاٹ	ضلع لاہور	دس ہزار سوار	سردار اس مثل کے بھنگ پیا کرتے تھے اسلئے اسکا نام بھنگی مثل ہوا
رام گڑھیا	جاسنگھ		سرحد ملک بعوض رنجیت سنگھ	بیس ہزار سوار	سکونت جسسنگھ کی ایک کانونین کرلاہور سے مشرق کیطرف ہی باعث نام اس مثل کی ہوئی
غنیا	جے سنگھ	جاٹ	اضلاع شرقی لاہور	اٹھ ہزار سوار	سکونت جی سنگھ کی گانون غنی مین کرلاہور سی مشرق کیطرف تہا باعث اس نام کا ہوئی ہی
نکریا		جاٹ	جنوب پورب کیطرف لاہور شمالی کنارہ ستلج	پندرہ ہزار سوار	اس مثل کے سردار ایک قطعہ زمین موسومہ نکری جو قریب ملتان کے ہی کہتی کیا کرتے تہی اسے اس مثل کا نام نکریا ہوا
الوالہ	جاسنگھ	کلال	ستلج	تین ہزار سوار	لوگ بسبب تعظیم کے اسکو بادشاہ کہتے تہی لیکن وہ اپنے دہات واقعہ ملک پنجاب کا محصول رنجیت سنگھ کو دیا کرتا تہا اور اسکی اولاد ملک کے اس اوری ستلج پر قابض ہے
دلیالہ	تارا سنگھ	گڈریا	ایضاً	سات ہزار سوار	تارا سنگھ ساکن گانون دلی کا کر دریای راوی پر واقع ہی تہا اور اس لئے اس مثل کا دلیالہ ہوا
نشان والہ	سنگھ بھنگی و ہر سنگھ		ابن اوے ستلج	بارہ ہزار سوار	ان سردار ونکی خاندان مین سے کوئی نہین ہی اور سابق مین شہر انبالہ انہین کے قبضہ مین تہا
سوکر چکیا	چرت سنگھ	جاٹ	سوکر چک	دو ہزار	چرت سنگھ مورث اعلی رنجیت سنگھ کا سردار اس مثل کا تہا
فیصل پوریہ	کپور سنگھ و جسا سنگھ	جاٹ	برادر دے ابتک ستلج	دو ہزار سوار	چونکہ یہہ سردار ساکن گانون فیصل پور یہ کہ قریب امرت سر کے واقع ہی اور جسکا نام سکھون مین سنگھ پور رکھدیا ہی تہا اسلئے اس مثل کو فیصل پوریہ اور بہی سنگھپا پور کہتی ہین ضلاع مغرب کیطرف دریای ستلج کے رنجیت سنگھ کے سرحد مین ملگئے اور اضلاع شرق کیطرف ابتک قبضہ مین اولاد ان سردار ونکے ہین
کڑورا	اول کرورا سنگھ اور بعدہ بہاگیل سنگھ	جاٹ	اضلاع شرقی ستلج کے	بارہ ہزار سوار	اول سردار لاولدرا اور دوسرے سردار کی بیوہ دہات پر کہ ستلج کی مشرق کیطرف ہین زیر حکم انگلیسیہ کے قابض ہی اور کچھ دہات متوضع اس مثل کے رنجیت سنگھ کے قبضہ مین آگئے تہی
شہید بھنگ	گوربخش سنگھ و رام سنگھ		ایضاً	دو ہزار سوار	بزرگ ان سردار ونکی وہ سہ مین کہ مغرب کیطرف پٹیالہ کے واقع ہی شہید ہوئے تہی جو باعث نام اس مثل کا ہوا انکی دہات ستلج کے مشرق کیطرف بیچ محافظت سرکار انگریزی کے ہین
پہلکیا اور بہکیا	راجہ اللہ سنگھ و راجہ نرسنگھ داس	جاٹ	ایضاً	پانچ ہزار	پہول ایک زمیندار تہا اور اسکی اولاد پٹیالہ جیند نابہہ اور کیتہل پر قابض ہین

چرت سنگھ داد اجہ رنجیت سنگھ کا سردار سوکر چکیا کی مثل کا تھا اور اسکے تعلق قریب ڈیڑھ ہزار سوار کے تھے

جو شخص کہ سکھہ سرداروں کی لڑائی مین شریک ہوا کرتے تھے اُنکو علی قدر مراتب نقد و جنس و زمین وغیرہ

جو کہ اُنکے سردار اُنکو ملتی تھی بوقت تقسیم کے ملا کرتی تھی

چونکہ خواجہ عابد کو دیہہ گجرادلی پر چرت سنگھ نے شکست فاش دی تھی اس سبب سے اُسنے اپنی ہم وطنون مین

کمال شہرت اور ناموری حاصل کی

ظاہر ہی کہ ملک اُسوقت مین مختلف سردارونمین منقسم تہا اور تاریخ سے دریافت ہوا ہی کہ جب کبھی کسی ملک مین

ایسا اتفاق ہوا ہی تو اخرش کو ضرور بعد جدال و قتال کے بالکل ملک ایک خاص شخص کے زیر حکم ہو گیا ہے

چنانچہ یقین واثق تہا کہ کوئی نکوئی شخص ملک پنجاب مین بہی بعد مغلوب کرنے اور ونکے ضرور بالکل ملک پر

قابض و متصرف ہو چنانچہ آگے واضح ہوگا کہ ایسا ہی ہوا

واضح ہو کہ اُسوقت مین جمو کا راجا رنجیت دیو تہا اُسنے بہہ چاہا کہ بعد اپنے وفات کی اپنے چہوٹے بیٹے میان

دلیل سنگھ کو گدی نشین کرے اور اُسکا بڑا لڑکا بوج راج اس بات سے بہت ناراض ہوا اور چرت سنگھ کے پاس

آکر بالکل حال ظاہر کیا اور مستدعی مدد کا ہوا اور کہا کہ اگر تم مجکو گدی سرداری پر بٹہاؤ گے تو مین تمکو خراج

دیا کرونگا چرت سنگھ کو راجہ جمو سے پہلے سے کچہہ کینہ و بغض تہا اس سبب سے اُسنے مدد کرنیکا اقرار کیا اور بے سنگھ

سردار غنی مثل کو اپنا شریک کر کر واسطے مقابلہ دشمن کے کوچ کیا۔ راجہ جمو بہی باستماع اس خبر کے بہ استعانت

پہاڑی سردارون مثل کانگڑہ وغیرہ اور بہی بنگی مثل والون کے آمادہ جنگ کا ہوا اور ایک خفیف لڑائی ہوئی

اور اُسمین چرت سنگھ بسبب بٹنے اپنے بندوق کے پینتالیس برس کے عمر مین مرگیا

شروع مین یہہ شخص ایک لوٹیرا تہا لیکن درجہ بدرجہ اُسنے یہان تک قوت حاصل کی کہ بروقت وفات کے

وہ تین لاکھ روپیہ کا ملک چھوڑ گیا۔ اسکے دو لڑکے مسمی مہاسنگھ اور سہج سنگھ اور ایک لڑکی راجکنور تھی

حال مہاسنگھ

بعد وفات چرت سنگھ کے مہاسنگھ اسکا بڑا بیٹا دس برس کی عمر میں گدی پر بیٹھا لیکن کاروبار ریاست کی اسکی

مادیسان اور جے سنگھ غنیا انجام کرتے تھے

چونکہ جھنڈا سنگھ سردار بھنگی مثل نے راجہ جمو کو مدد دی تھی اور سوار اسکے وہ ان دونوں مثلوں سے

عداوت اور بغض بہت رکھتا تھا اسلئے ان بھائیوں نے یہہ ارادہ کیا کہ اسکو ضرور قتل کرنا چاہئے اور اس کار بد کے

انجام کے واسطے انہوں نے ایک مہتر کو بہت سا روپیہ دیا کیا اور اس شخص نے جبکہ جھنڈا سنگھ ٹہیل رہا تھا

ایک بندوق بھر کر ماری جسکے صدمہ سے وہ مر گیا اور اسکے ہمراہی باستماع اس خبر کے اپنے مکانوں کی طرف لوٹ

گئے اور جے سنگھ اور مہاسنگھ نے بھی میدان جنگ سے شادان و فرحان اپنے ملک کیطرف مراجعت کی

اُن چھوٹے چھوٹے سرداروں نے جو کہ چرت سنگھ کے مطیع اور فرمان بردار رہا کرتے تھے سبب گدی نشین ہونے

مہاسنگھ کے جو کہ صغر سن تھا خود سر ہونیکا ارادہ کیا۔ اول دھرم سنگھ نے مطابعت چھوڑ دی کیونکہ اسکو

یقین تھا کہ غنڈا سنگھ جانشین جھنڈا سنگھ کا اسکی ضرور مدد کریگا لیکن اسکا گمان درست نہ نکلا

اور انجام اس سرکشی کا یہہ ہوا کہ اسکی بالکل زمین ضبط ہو گئی۔ یہہ دیکھکر پھر کسی سردار نے سرکش

ہونیکا ارادہ نہ کیا اور دم نہ مارا

۱۷۹۶ء میں شادی مہاسنگھ کی جنید والے کی لڑکی سے ہوئی اور رسمیات شادی کی بڑی دھوم

دھام سے عمل میں آئیں

مہاسنگھ اور جے سنگھ نے اب بالاتفاق قلعہ رسول نگر* کو تسخیر کیا اور وجہہ اسکے محاصرہ کی یہہ

*یہہ اب بنام رام نگر کے مشہور ہے

[illegible] کہ پیر محمد جاٹ حاکم اُس قلعہ نے ایک توپ جو کہ احمد شاہ ابدالی بروقت رجعت کے چھوڑ گیا تہا بہنگی مثل والونکو دی تہی اور سوائے اُنکے اُس توپ کو کوئی اور نہین استعمال کرسکتا تہا بعد محاصرہ چار مہینے کے قلعہ مذکور فتح ہوا۔ چونکہ بہنگی مثل والا اسوقت ملتان کے قرب وجوار مین لوٹ کھسوٹ کرتے تہے اسلئے وہ بہی پیر محمد کو مدد نہ دیسکے۔ قلعہ مذکور کے فتح ہوتے ہی وہ سب سردار جو بہنگی مثل کے شریک تہے مہاسنگہ کیطرف ہوگئے اور ہمیشہ اُسکے مطیع اور فرمان بردار رہے

حال پیدائش رنجیت سنگہ

اس واقعہ سے دو برس بعد یعنی دوسری نومبر ۱۷۸۰ع کو مہاسنگہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اُسکا نام اُسنے رنجیت سنگہ رکہا۔ جبکہ یہہ چھوٹا تہا اُسکے چیچک اسقدر نکلی کہ کسیکو زیست کی امید باقی نہین رہی تہی آخرش کو عنایت خدا سے اُسنے اس مرض مہلک سے شفا تو پائی لیکن اس عارضہ مین اُسکی ایک انکہہ جاتی رہی۔ مہاسنگہ نے حسب دستور ہندون کے اپنے لڑکے کی بیماری مین بہت سا روپیہ وغیرہ غریب محتاجون بیکسون برہمنون کو دیا اور بہت کچہہ جوالامکہی اور کوٹ کانگڑہ کو جو کہ مشہور عبادت گاہ ہنود کے ہین بہیجا

بقیہ حال مہاسنگہ

بسبب ملی نے اکثر سردارون کے مہاسنگہ سی مثل بہنگی کے بہت کمزور ہوگئے یہان تک کہ اُنہون نے لاچار ہوکر ملتان پر چڑہائی کا ارادہ کیا لیکن خوبی قسمت سے پٹہانون نے انکو وہانسے نکالدیا ان دنون مین رنجیت دیو راجہ جموں مرگیا اور اُسکا بڑا لڑکا بیج مادہ اُسکا جانشین ہوا چونکہ یہہ بہت عیاش تہا رعیت سے بہی مناسب نہ رہتی اور بلکہ یہہ چاہتی تہی کہ کوئی غیر شخص ملک پر قابض ہوجائے

جبکہ اُس ملک کو یہہ صورت تھی مہاسنگھ نے جمّو پر حملہ کیا اور بہت آسانی سے اُسپر قابض ہوگیا اور شہر اور اُسکے گرد نواح کو خوب لوٹا

واضح ہو کہ جبکہ ملک پنجاب مین جھگڑے تنازع اور کشت وخون ہوتے تھے شہر جمّو کا سب افغان سے محفوظ تھا اور اس سبب سے وہ بڑی رونق پر تھا سوداگرون نے بھی اسجگہہ پناہ لی تھی اور اپنی کو تہان تنقر کین تھین غرضکہ جبکہ مہاسنگھ اس پر قابض ہوا اُسکو بہت سامال واسباب لوٹ مین ملا اس فتح کے حاصل کرنے سے جے سنگھ غنی مثل والا بہی بہت خوش ہوا یہان تک کہ جبکہ مہاسنگھ پہاڑون سے لوٹتے ہوئے واپس ملاقات جی سنگھ کے امرت سر کو گیا سردار موصوف نے اُسے ملاقات نکی اور بلکہ چند الفاظ بیجا بہی نسبت اُسکے کہی۔ مہاسنگھ کو یہہ بہت ناگوار معلوم ہوا اور چپکے سے امرت سر سے نکلکر اپنے ملک مین آکر اُسکی عوض مین مصروف ہوا۔ اُسنے ایک قاصد واسطے طلب جاسنگھ سردار مثل رام گہڑیا کی جسکو کہ الوہ والہ اور غنی مثل نے نکالدیا تہا بہیجا۔ اس سردار کے ملک کو ان دونون مثلون کی سردارون نے آپسمین تقسیم کرلیا تہا اور اس سبب سے یہہ بیچارہ لاچار ہوکر اندونین دوآبہ گنگا اور جمنا کو لوٹتا پہرتا تہا جبکہ بیغامبر نے یہہ خبر جاسنگھ کو دی وہ فوراً معہ اپنی فوج کے پنجاب کیطرف روانہ ہوا اور باتفاق مہاسنگھ کے پٹیالہ مین آن پہنچا

جے سنگھ نے فوراً گورنجش سنگھ اپنے لڑکے کو معہ اٹھہ ہزار سوارون کے واسطے مقابلہ دشمن کے بہیجا چنانچہ ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور اُسمین گورنجش سنگھ مارا گیا اور موافق عادت کے فوج بہی کمال سے انتظامی سے بہاگ گئی فتح یابون نے بغور حاصل ہونے فتح کے پٹیالہ پر قبضہ کرلیا

جے سنگھ اب یہان تک کم طاقت ہوگیا کہ اُسنے لاچار ہوکر مہاسنگھ سے صلح چاہی اور وہ ان شرایط پر قبول ہوئی کہ دیہات جو کہ مثل رام گہڑیا کے قبضہ مین تھے جاسنگھ کو دے جاوین اور قلعہ کوٹ کانگرہ کا

جو کہ اُسنے فتح کیا تہا سنبار چند راجہ قدیم اس مکان کو دیا جاوے۔ سدا کنور بیوہ گورنجش سنگہ خلف
مے سنگہ کی بڑی عقیل تہی اُسنے بعد وفات مے سنگہ دیہات سوہنان اور حاجی پور کو درمیان اپنے
دیورون یعنی بہائیون شوہر مرحوم کے جنکا نام باغ سنگہ اور مذہان سنگہ تہا تقسیم کے اور پٹیالہ اپنے
خاص قبضہ مین رکہا

اس عورت نے یہہ چاہا کہ اُسکے لڑکی مہتاب کنور کی شادی کسی طرح پہ رنجیت سنگہ خلف مہاسنگہ سے
ہو جاوے چنانچہ اخرش کو ایسا ہی ہوا اور اس سبب سے جو تنازع و فساد کہ ان مثلون کے درمیان مین
ہوتی تہی موقوف ہو گئی

سنہ ۱۷۹۱ع مین گوجر سنگہ راجہ گجرات نے وفات پائی اور اُسکا لڑکا صاحب سنگہ اُسکا جانشین ہوا یہہ
شخص مہاسنگہ کا بہنوئی تہا لیکن باوجود اسکے مہاسنگہ نے چاہا کہ کسی طرح سے یہہ ملک بہی میرے
ہاتہہ لگے اس مراد سے اُسنے کہلا بہیجا کہ خراج اُس ضلع کا مجہکو ملا کرے صاحب سنگہ نے اس بات
سے انکار کیا۔ چنانچہ مہاسنگہ نے فوراً قلعہ سودہرہ کا جہانکہ حاکم گجرات تہا محاصرہ کیا اسوقت
مین اُسنے بہنگی مثل والون سے مدد مانگی اور انہون نے حتی الوسع اُسکے امداد مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا
یہان تک کہ لشکر سوکرچکیا مین امداد کی بند کر دی لیکن اخرش کو شکست کہائی مہاسنگہ نے تین مہینے تک
اُسکا محاصرہ رکہا لیکن جبکہ ۱۷۹۲ع کے شروع مین سخت بیمار ہوا وہ محاصرہ کو چہوڑ کر گجرانوالی کو چلا آیا اور
وہان آکر اپنی ستائیسوین برس کی عمر مین ملک اخرت کو روانہ ہوا

حال مہاراجہ رنجیت سنگہ

رنجیت سنگہ پسر سردار متوفی کا اسوقت مین صرف بارہ برس کا تہا اس باعث سے اُسکی والدہ گدی نشین ہوئی

لیکن جبکہ اسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی وہ خود دخیل کار ہوا اور اپنی والدہ کو بسبب بدکاری کے زیر دلوا کر مروا ڈالا رنجیت سنگھ موافق نصیحت اپنی ساس سدا کنور کے عمل کرتا تھا اور اس باعث سے روز بروز تجربہ اور ہوشیاری حاصل کرتا جاتا تھا

واضح ہو کہ بعد وفات تیمور شاہ ولد احمد شاہ ابدالی کے شاہ زمان بخت سلطنت پر بیٹھا تھا اسنے سنہ ۹۶-۱۷۹۶ء مین پنجاب پر حملہ کیا اور اس باعث سے جتنے سردارون کے حدود مین ہو کر وہ آیا انہون نے اپنی ملک چھوڑ دی سنہ ۱۷۹۸ء مین شاہ لاہور مین پہر آیا اور انتظام ملک کو اپنی طاقت سے باہر سمجھ کر اولٹی پاون لوٹ گیا سبب اس جلد چلے جانے کا یہہ تھا کہ ولایت ایران مین کچھہ صورت فساد کی نظر آتی تھی اور اسکو اسصورت مین بسطی حفاظت اپنے ملک کے لوٹ جانا پڑا

اس جلدی مین شاہ موصوف بسبب طغیانی دریاے جیلم کے توپخانہ ساتھہ نہ لے جا سکا چنانچہ اسنے رنجیت سنگھ کو لکھا کہ اگر تم ہماری توپین دریا سے نکلوا کر بھیجدوگے تو عوض مین تمکو واسطے قبضہ کرنے شہر لاہور کے جو کہ تمہاری درخواست ہی اجازت دیگی چنانچہ رنجیت سنگھ نے بارہ توپون مین سے جو کہ دریا مین پڑی تھین اٹھہ توپین نکلوا کر شاہ موصوف کے پاس بھیجدین اور شاہ زمان نے بھی موافق اپنے قول و قرار کے لکھا بھیجا رنجیت سنگھ کو لاہور پر قبضہ کرنیکی اجازت دی

اسوقت لاہور مین تین سردار جیت سنگھ مہر سنگھ اور صاحب سنگھ تھی یہہ بڑے عیاش بدکار بیوقوف نالایق پست ہمت کم حوصلہ تھے اور ظاہر ہے کہ ایسے آدمیون پر رنجیت سنگھ جیسے آدمی کا قحمند ہونا ذرہ بھی مشکل نہ تھا چنانچہ رنجیت سنگھ نے مع فوج اپنی ساس سدا کنور کے لاہور پر حملہ کیا اور بغیر مقابلہ کے اسپر قابض ہو گیا

اور سردار اُسکی ترقی دیکھکر بہت حسد کرنے لگے چنانچہ گلاب سنگھ بھنگی مثل اور صاحب سنگھ حاکم گجرات اور نجم الدین حاکم قصور نے فوج جمع کرکر اُسکا مقابلہ کیا لیکن کامیاب نہوئے اور آگے پیچھے رنجیت سنگھ کے سب مطیع و فرمان بردار ہوگئے

۱۸۰۴ء مین کھڑگ سنگھ راجکنور رنجیت سنگھ کے پیٹ سے پیدا ہوا

بسبب واقع ہونے فساد کے درمیان ہمایون محمود شاہ زمان اور شاہ شجاع پیشون شاہ متوفی حاکم کابل کے طاقت پٹھانون کی کم ہوگئی

۱۸۰۴ء مین رنجیت سنگھ واسطے قبضہ کرنے اُن اضلاع کے کہ جو شرق کیطرف دریاے اٹک کے واقع ہین متوجہ ہوا چنانچہ اُسنے جمیع سردارونکو زیر کیا اور مظفر خان حاکم ملتان سے بھی نذرین اور تحفہ تحایف لیتا ہوا اپنی دارالسلطنت لاہور کو لوٹ آیا اور شروع ۱۸۰۵ء مین واسطے اشنان گنگا جی کے مقام ہردوار مین آیا اور بعد کرنے بالکل رسمیات مذہبی کے وہ پھر اپنے ملک کو چلا گیا اور انتظام سلطنت مین مصروف ہوا

بعد دسمبر ۱۸۰۵ء کے رنجیت سنگھ پھر سلطانون کے ملک کیطرف مشغول ہوا اور سردار جھنگ کو طلب کرکے واسطے ادا ے خراج ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ کے کہا۔ شرایط مستقل بھی نہونے پائین تھین کہ اُسنے خبر آنے جسونت راو ہولکر اور امیر خان کی سُنی۔ وہ اس باعث سے امرتسر کو لوٹ آیا اور فیصلہ بدفع تمام یہہ فتنہ فرو ہوا اور ہولکر نے مدد سکھون سے مایوس ہوکر تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی چنانچہ شرایط صلح کے چوبیسوین دسمبر ۱۸۰۵ء کو مقرر ہوئین اور فوج مرہٹہ کی جنوری ۱۸۰۶ء مین پنجاب سے طرف ہندوستان کے واپس آئی

بعد ازین رنجیت سنگھ اُن سکھہ راجوں کو جنکے ملک کہ درمیان دریاے ستلج اور جمنا کے تھے تنگ کرنے
اور بیک موافق اپنی عادت کے یہہ چاہتا تہا کہ کسی بہانہ سے یہہ سب ملک میرے ہاتھہ لگین چنانچہ وہ باین
ارادہ انبالہ مین آیا اور جتنے شہر کہ اُسکے متعلق تہے اُنکو درمیان سرداران کیتہل اور ناہہ کے تقسیم کردیا
اور شاہ آباد اور تہانیسر سے خراج لیکر پٹیالہ ہوتا ہوا امرت سر کو چلا گیا

سر چارلس مٹکف صاحب نے جو کہ سابق اِس سے واسطے کرنے عہد و پیمان کے رنجیت سنگھ کے پاس گیا تہا
اور اب تک اُسکے یہان حاضر تہا یہہ کہا۔ کہ سرکار انگریزی کا یہہ منشا ہی کہ آپ دریاے ستلج کو اپنی حد رکہین
اور جو ملک کہ دریا کے اِس پار ہین اُنسے آپ لا دعوی ہون رنجیت سنگھ نے اِسبات کو قبول نکیا آخرش کو
کچھہ فوج زیر حکم کرنیل اکٹر لونی* صاحب کے جمنا کو مقام پوریا سے عبور کرکے سولہوین جنوری ۱۸۰۹ع کو قریب
انبالہ کے پہنچی اور وہان سے کوچ کرکے اٹہارہوین فروری کو لدہیانہ مین داخل ہوئی۔ اور باعث روانگی
فوج کا یہہ تہا کہ اگر مہاراجہ رنجیت سنگھ دریاے ستلج کو اپنی ملک کی حد قرار ندین اور اُن ملکون پر جو کہ باین
دریاے ستلج اور جمنا کے واقع ہین دعوی کرین تو مہاراجہ سے یہہ شرایط بزور قبول کرائی جاوین۔ بفور پہونچنے
اکٹر لونی صاحب کے جمیع سکھہ سردار جو کہ ستلج کے اِس پار تہے حاضر ہوئے اور اپنے تئین سرکار انگریز
کے پناہ مین رکہنے کا اقرار کیا اور اپنی نارضامندی ساتہہ مہاراجہ لاہور کے ظاہر کی

اب تک رنجیت سنگھ سر چارلس مٹکف صاحب وکیل سرکاری سے یہی کہتا تہا کہ کسی وجہہ سے دریاے
ستلج میرے ملک کی حد نہین ہوسکتی ہی کیونکہ مین حاکم لاہور ہون اور جمیع سکھونکو میرا مطیع اور فرمان بردار
ہونا چاہیے خواہ ستلج کے وار ہون یا پار اِسصورتمین سرحد میری ملک کی جمنا ہونی چاہیے لیکن کرنیل اکٹر لونی کے

* انکو ہندوستانی اکٹر لونی اختر صاحب کہتے ہین

پہنچنے سے اُسکے دلمین مختلف خیال پیدا ہوئے - اُسنے کہا کہ اگر مین یہہ شرایط قبول نکرون تو تعجب کیا ہی کہ پہر انگریز زیادہ پیرسپارین اور پنجاب کے سکہہ سردارون کو جنکو کہ مینے فتح کیا ہی مدد دین - اور سوائے اسکے اُسنے انگریزون کو اپنے آپ سے زیادہ طاقتمند خیال کیا اور اس امر کی تصدیق اُسکو ماجرہ مندرجہ ذیل سے ہوئی تہی

جن دنونمین کہ سر چارلس متکف صاحب امرت سر مین تہے ماہ محرم واقع ہوا اور مسلمانون نے جو کہ اُنکے ساتہہ تہے تعزیہ بنائے اور جسکہ دہ عشرہ کے دن اُنکو دفن کرنیکے لئے لیجانے لگے اور با واز بلند حسن حسین کہنے اور مرثیہ پڑہنے لگے اکالی لوگ بہ حکم ہیولا سنگہ کے اُنپر حملہ اور ہوئے اخرش کو دو کمپنی اور کچہہ سوار جو کہ وکیل انگریزی کے ساتہہ تہے واسطے مقابلہ کے تیار ہوئے اور بعد ایک خفیف لڑائی کے اکالیونکو ہٹا دیا - رنجیت سنگہ بہی یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا اور بعد تمام ہونے لڑائی کے واسطے عذر خواہی کے ایلچی موصوف کے خیمہ مین ایا اور قواعد فوج انگریزی کے بہت تعریف کرنے لگا اور اسوقت سی اُسکے دلمین دو باتین آئین اول یہہ کہ وہ انگریزون سے لڑے اور دویم یہہ کہ اپنی فوج کو بہی قواعد انگریزی سکہادے

غرضکہ اخرش کو ایک عہد نامہ درمیان دونو سرکارون کے ماہ اپریل ۱۸۰۹ع مین ہوا اور اسی مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اُن دیہات مین جو کہ مشرق طرف دریاے ستلج کے اُسکے قبضہ مین تہی اتنی فوج رکہنے کا اقرار کیا جتنی کہ اُنکے انتظام کیواسطے کافی ہو اور یہہ بہی اقرار کیا کہ وہ بار دیگر کسی گرونواح کے سردار پر فوج کشی نہین کریگا اور سرکار انگریزی نے بہی اقرار کیا کہ ہمکو اُن دیہات سے جو کہ دریاے ستلج کے شمال کیطرف واقع ہین اور مہاراجہ صاحب کے مطیع ہین کچہہ سروکار نہین ہوگا

بعد ازین ایک عہد نامہ درمیان سرکار انگریزی اور سکہہ سردارون پٹیالہ نابہہ جیند اور کہیل کے

سنہ ۱۸۰۹ع مین تحریر ہوا اور اس سے جمیع سردارون نے حمایت انگریزی مین رہنے کا اقرار کیا

ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ع مین فوج سکھہ طرف قلعہ کانگرہ کے مصروف ہوئی کیونکہ اُسوقت مین امر سنگھ گورکھہ نے

اُسکا محاصرہ کیا تہا اور وہان کے راجہ نے لاچار ہوکر رنجیت سنگھ سے استعانت کی تہی جب فوج رنجیت سنگھ

کی قریب قلعہ کے پہنچی سنسار چند راجہ کانگرہ نے اُسکو اندر نہ آنے دیا اِس سبب سے مہاراجہ موصوف نے

دروازہ قلعہ پر حملہ کیا اور کہا کہ دروازہ کہولدو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہہ قلعہ ۲۴ اگست سنہ ۱۸۰۹ع مین

والی لاہور کے قبضہ مین آیا۔ یہہ وقوعات دیکھکر امر سنگھ چپکا اپنے ملک کو لوٹ گیا

بعد ازین رنجیت سنگھ نے اپنی فوج کو قواعد انگریزی سکھلانا شروع کی اور اُسیطرح کا توپخانہ بہی آراستہ کیا

شروع سال سنہ ۱۸۱۰ع مین رنجیت سنگھ نے یہہ سُنا کہ شاہ شجاع اہلک والی کابل کو اُسکے بہائی محمد شاہ نے

بوسیلہ وزیر فتح خان کے تخت سلطنت سے اوتار دیا اور وہ میرے ملک مین آتا ہی چنانچہ تیسری جنوری کو مہاراجہ

موصوف اور والی کابل مین ملاقات ہوئی اور رنجیت سنگھ تواضع پیش آیا

بعد ازین شجاع اہلک بارہوین تاریخ اُسی مہینہ کو واسطے ملاقات اپنے بہائی شاہ زمان کے راولپنڈی کو چلا گیا

رنجیت سنگھ نے اب مظفر خان صوبہ دار ملتان سے تین لاکھہ روپیہ مانگے اور چونکہ اُسنے اُسے زر سے انکار کیا وہ بمعیت

سکھون کے ملتان پر حملہ اور ہوا اور بعد لوٹنے اور تباہ کرنے گرد نواح کے گانون و قصبون کے اُسنے خاص قلعہ کا محاصرہ کیا

مظفر خان نے ایک سخت مقابلہ کیا اور قلعہ و شہر کو ہرگز خالی نکیا۔ رنجیت سنگھ لاچار ہوکر ایک لاکھہ اسی ہزار پر معاملہ

کرکے لوٹ آیا۔ اِس لڑائی مین سکھون کے بہت سے آدمی ضایع ہوئے

بعد ازین اُسنے اور چہوٹے چہوٹے سکھہ سردارون کی ملکین چہین لین اور وہ جو کہ اُسے بمقابلہ پیش آئے انکو قید

کرکے لاہور کو روانہ کیا

جسکہ رنجیت سنگھ گرد نواح پنڈ دادن خان مین مسلمانون سے قلعجات لینے مین مصروف تہا اُسنے

چوبیسوین فروری سنہ ۱۸۱۱ع کو یہہ خبر سُنی کہ شاہ محمد نے بارہ ہزار پٹھانون سے دریاے اٹک کو عبور کیا ہے

اور اُسکے دہشت سے باشندگان اُس گرد نواح کے بہاگے جاتے ہین رنجیت سنگھ نے باستماع اِس خبر کے

راول پنڈی پر مورچہ بندی کردی اور حکیم عزیز الدین کو واسطے استفسار حال کے شاہ محمد کے پاس بہیجا چنانچہ

اُسکو دریافت ہوا کہ شاہ موصوف واسطے مدد ہی عطا محمد پسر شیر محمد وزیر سابق اور ناظم اٹک اور کشمیر کے

جنہون نے کہ سابق مین شاہ شجاع کو مدد دی تہی تشریف لاے ہین بعد دریافت اِس حال کے رنجیت سنگھ نے

خوف و خطر ہوگیا اور اپنی دار الریاست کو لوٹ آیا چنانچہ اُسنے ایک عمدہ انگریزی گاڑی جو کہ لارڈ منٹو گورنر جنرل

ہندوستان نے بطور تحفہ کے بہیجی تہی دیکہی اور واسطے اداے شکر کے اُسنے ایک اپنا ایلچی کلکتہ کو روانہ کیا

واضح ہو کہ بارہ مثلین جو اول پنجاب مین تہین اُنمین سے پہلکیا اور نہنگ مثلین زیر حمایت سرکار انگریزی کے

ہوگئین اور اِس زمانہ تک سواے فیصل پوریا مثل کے اور سب مثلونکو رنجیت سنگھ نے زیر کر کر اُنکے ملک کو

اپنے قبضہ مین کر لیا تہا اور وہ کوئی بہانہ واسطے شامل کرنے اس مثل کے بہی ڈہونڈتا تہا چنانچہ اُسنے

اخرش کو سنہ ۱۸۱۸ع مین کسی بہانہ سے اُس مثل کو تباہ کیا اور اُسکے سردار جودہ سنگھ سے بالکل ملک

چہین لیا

سنہ ۱۸۱۴ع کے شروع مین شہر لاہور مین کہڑگ سنگھ کی شادی بڑی دھوم دہام سے جیمل غنیا والہ کے بیٹی سے

ہوئی اور کرنیل اکٹرلونی معہ راجہ ہاے نابہہ کتہیل اور جیند حسب الطلب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے شریک

شادی کے ہوئے

بعد ازین فوج سکہون کی واسطے محاصل ملک اور قمع کرنے پہاڑی اضلاع کے مصروف ہوئی

بعد اختتام برسات کے رنجیت سنگھ نے ایک فوج کثیر جمع کی اور بذات خود واسطے فتح کرنے ضلع بھمبر اور راجوری وغیرہ کے جو کہ پیرپنچال پہاڑ کے بیچ میں واقع ہیں روانہ ہوا

اگرچہ وہاں کے حاکموں نے کہ جو ہم گذشتہ میں بہت تنگ ہوئے تھے مقابلہ کیا لیکن کچھ کارگر نہوا

واضح ہو کہ سابق اسسے جہان داد خان اور عطا محمد حاکمان اٹک اور کشمیر نے شاہ شجاع والی کابل سابق کو واسطے حاصل کرنے اسکے ملک کے مدد دی تھی اس باعث سے وزیر فتح خان بارادہ سزا دہی حاکمان مذکورہ کے دریائے سندہ پر آکر خیمہ زن ہوا۔ بعد ازیں فوج افاغنہ طرف کشمیر کے متحرک ہوئی اور چونکہ اسوقت میں فوج مہاراجہ رنجیت سنگھ کی بھی مقام بھمبر وغیرہ میں مقیم تھی اسلئے مہاراجہ موصوف نے واسطے دریافت حال کے وزیر فتح خان کو واسطے ملاقات کے جہیلم پر بلوایا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آخر کش کو یہہ قرار پایا کہ سکھون اور پٹھانونکی فوجیں باتفاق کشمیر پر حملہ اور ہوں اور عوض میں اسکے رنجیت سنگھ کو کشمیر کے لوٹ میں سے نو لاکھہ روپیہ دیا جاوے چنانچہ رنجیت سنگھ نے ایک فوج بارہ ہزار آدمیونکی زیر حکم دیوان محکم چند کے فتح خان کے ہمراہ کردی لیکن یہہ بسبب کثرت برف کے جسکی کہ وہ عادی نہ تھی مقام مقصود تک نہ پہنچ سکی اور کشمیر کو صرف فوج افاغنہ ہی نے فتح کیا

جبکہ خبر فتح ہونے کشمیر کی جہان داد خان ناظم اٹک کو پہنچی وہ بہت ہراسان ہوا اور رنجیت سنگھ کو خفیہ لکھہ بھیجا کہ جسوقت وزیر فتح خان میرے ملک پر حملہ اور ہوگا اور میں اپنے تئیں اسکے مقابلہ کے ناقابل سمجھونگا تو میں قلعہ تیرے حوالہ کردونگا چنانچہ رنجیت سنگھ بروقت مراجعت کے بنظر دور اندیشی ایک پلٹن زیر حکم دیا سنگھ کے نزدیک اٹک کے چھوڑ آیا

جبکہ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۳ع میں رنجیت سنگھ نے یہہ خبر وحشت اثر سنی کہ قلعہ اٹک میرے فوج کے قبضہ میں

آگیا اُسنے فوراً کچھہ اور فوج اور سامان ضروری اُدہر کو روانہ کیا

وزیر فتح خان اسبات کے سُننے سے نہایت متردد ہوا اور بدون دینے روپیہ کے دیوان محکم چند کو

سیدہا اٹک کو چلا آیا

دیوان موصوف سعہ شجاع الملک کے جو کہ سابق مین قید والی کشمیر سے بہاگ کر بہ ارادہ ملنے مدد کے اُسکے

پاس آیا تہا لاہور کو چلا آیا

رنجیت سنگہ نے اُسسے وہ جواہر نے بہا جو کہ بنام کوہ نور کے مشہور ہی طلب کیا اور عوض مین اُسکے ایک قلعہ

اور کچھہ جاگیر دینے کا اقرار کیا لیکن اُسنے بالکل انکار کیا اور کہا کہ وہ ہیرا میرے پاس نہین ہی — جبکہ رنجیت سنگہ

نے اُسکے مکان پر پہرہ بٹہلا دیے اور اُسکو اور اُسکے خاندان کو سب طرح سے تکلیف دینے لگا یہان تک کہ دو روز

تک اب دانہ بہی نجانے دیا تب اُسنے لاچار ہوکر وہ ہیرہ رنجیت سنگہ کے حوالہ کیا

اٹک مین پہونچتے ہی فتح خان نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور امد رفت رسد کی بالکل موقوف کردی اس سبب سے رنجیت سنگہ

نے دیوان محکم چند کو اسطرف کو روانہ کیا اور اُسسے زبانی کہدیا کہ جیسا مناسب جانو ویسا کیجو

دیوان موصوف مقام برہان مین جاکر خیمہ زن ہوا اور سوچتا تہا کہ کیا کرے کہ اُسکے پاس احکام رنجیت سنگہ

کے واسطے امداد محصورین کے پہنچے

دیوان موصوف نے بارہوین جولائی سنہ ۱۸۱۳ع کو اسطرف کوچ کیا اور دوسرے روز قریب دس بجے کے

دریاے سندہ پر جو کہ اٹک سے بفاصلہ پانچ کوس کے ہی پہنچا — اخرش کو ایک لڑائی سخت واقع ہوئی

اور دو پہر تک قایم رہی اُسمین بہت سی فوج پٹہانوں کی کام آئی اور بہت سی مجروح ہوئی

چونکہ تمازت افتاب کی بہت تہی اور توپین چل رہین تہین اور بسبب ہوا کے خاک اور دہوان پٹہانون کے

انکھونمین جانا تہا اس باعث سی وزیر فتح خان نے باقی فوج کا لڑانا مناسب نہ جانا اور بلکہ جو لڑ رہی تہی
اُسکو بہی لڑنے سے باز رکہا اور خود پشاور کو چلا گیا

اخیر برسات ۱۸۳۱ء مین رنجیت سنگہ نے ایک لشکر جرار واسطے فتح کرنے کشمیر کے طیار کیا اور جاگیرداروں سے
فوج طلب کی اور گیارہوین نومبر کو دریاے جہیلم سی عبور کر کے شہر رہتاس مین پہنچا

بعد اُسنے اسبات کے فتح خان پشاور سے کوچ کر کے دریاے اٹک کے مغرب کیطرف آیا

رنجیت سنگہ نے اُسوقت یہہ سنا کہ پیر پنچل پہاڑونمین کثرت سی برف پڑی ہی اور یہ خیال کہ اُسکی
فوج امسال بیکار رہی اُسنے اپنی کچہہ فوج واسطے قبضہ کرنے اُس راستہ کے جو کہ پہاڑونمین مقام راجوری کے
پاس ہی بہیجی اور یہہ بہی کہا کہ وہان ایک مکان محفوظ واسطے رکہنی غلہ اور اور اسباب ضروری کے تجویز کیا جاوے
اور آپ چھبیسوین دسمبر کو روہتاس سے لاہور کو چلا آیا۔ یہان آکر اُسنے ایک کام خلاف آدمیت اور ریاست
کے کیا اور وہ یہہ ہی کہ اُسنے زبانی لوگون کے سُنا کہ شاہ شجاع کے پاس بہت سی جواہرات بیش قیمت ہین
اسلئے اُسنے کچہہ عورتونکو شاہ موصوف کے مکان کے اندر بہیجا اور اُنسے کہا کہ جو کچہہ چیز بیش قیمت تمہین ملے
باہر لے آو چنانچہ اُنہون نے ایسا ہی کیا اور رنجیت سنگہ نے بہت سی بی بہا چیزین مثل تلوار و پستول و قالین
وغیرہ کے جو کہ اُسکے پسند آئین لے لین۔ سوا اسکے اُسنے یہہ حکم دیا کہ شاہ کو باغ شالامار سے جہانکہ
وہ ابتک مقیم تہا اُٹہا دو اور کوئی مکان شہر مین اُسکے رہنے کے لئے تجویز کیا جاوے۔ جب شجاع الملک نے
یہہ سختیان دیکہین اُسنے اپنی بیگمونکو بلباس ہندو عورتون کے بسازش مالک ام صراف کے پوشیدہ
لدہیانہ کو روانہ کیا۔ جب رنجیت سنگہ نے یہہ خبر سُنی وہ بہت غصہ ہوا بلکہ شہر مین منادی کرا دی کہ کوئی
عورت شہر سے باہر نجانے پاوے لیکن یہہ سب اُسکی تدبیرین بیفایدہ ہین کیونکہ جو ہونا تہا پہلی ہی ہو چکا تہا

ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۵ع مین شاہ شجاع بھی یہان سے نکل کر قید سے بھاگ گیا۔ باوجودیکہ رنجیت سنگھ نے اُسکی بہت سی تلاش کی لیکن کچھہ پتہ نہ لگا

شاہ نے کشتوار مین جاکر بہ مدد وہانکے راجہ کے قریب تین ہزار آدمیون کے جمع کئے اور اس امر کا ارادہ کیا کہ کشمیر پر حملہ آور ہو اور اُسکو فتح کرے لیکن بسبب کثرت برف کے وہ اُس ارادہ مین کامیاب نہوا اور لاچار ہوکر سنہ ۱۸۱۶ع مین لدہیانہ مین آیا اور سرکار انگریزی نے واسطے اُسکے پرورش کے پچاس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کردیا

بعد چند روز کے اُسکا بھائی شاہ زمان بھی جو کہ اندھا ہوگیا تھا عملداری سرکار انگریز مین آیا چنانچہ اُسکا بھی چوبیس ہزار روپیہ سالیانہ مقرر ہوگیا

واضح ہو کہ ہمنے خاندان شاہ شجاع کا حال سنہ ۱۸۱۶ع تک بیان کیا اور اس باعث سی وہ حالات جو کہ پنجاب مین سنہ ۱۸۱۴ع سے واقع ہوئی قلم انداز کی گئی چنانچہ اب اُنکا بیان ذیل مین درج ہوتا ہے

رنجیت سنگھ ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۴ع مین بعد اشنان امرت سر کے کانگڑہ کو ہوتا ہوا واسطے حملہ اوری کشمیر کے روانہ ہوا اور اُن چھوٹے چھوٹے پہاڑی سردارون کو جو کہ اس باب مین اُسکے مایل ہوئے زیر کیا اخر کو یہہ تجویز ہوئی کہ دو طرف سی صوبہ مذکور پر حملہ کیا جاوے اول فوج زیر حکم خاص رنجیت سنگھ کے پونچھ کے رستہ سی اور دوم ایک تھوڑا حصہ فوج کا زیر حکم رام دیال پوتے دیوان محکم چند کے براہ بہرام گلا روانہ ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعد کئی ایک لڑائیونکے فوج رنجیت سنگھ کو بسبب کثرت برف اور کمی رسد کے کمال تکلیف پہنچی اس باعث سے فوج سکھون کی واپس چلی آئی۔ اس لڑائی مین رنجیت سنگھ کے بہت سی نامورادی کام آئے

قبل حملہ اوری کے دیوان محکم چند نے رنجیت سنگھ کو ان سب تکلیفون سے جو کہ اُسکو پیش آئین واقف کر دیا تہا اور کہا تہا کہ موسم برسات مین حملہ کرنا ہرگز مناسب نہین ہی اور وہ سبب بیماری کے اس مہم مین شریک نہین تہا چنانچہ بیماری نے روز بروز غلبہ کیا یہان تک کہ اخر کو یہہ مرد نیکنام و منصف و عالی ہمت با خوشی طبیعت اور خیر خواہ اس جہان فانی سے روانہ ہوا اور داغ حسرت کا اپنے ہم وطنون اور خصوصاً اپنے آقا کے دلپر چھوڑ گیا

اسوقت مین حاکمان بہمبر اور راجوری زیر حکم بہائی سلطان خان کے منحرف ہوگئے لیکن اخرش کو اپنے کئے کو پہنچے

بعد ازین رنجیت سنگھ نے اور دو ایک چھوٹے چھوٹے سردارونکو جنہون نے کہ اُسکا مقابلہ کیا تہا یا اُسکا کہنا نہ مانا تہا یا سرکشی اختیار کی تہی زیر کیا ۱۸۱۵ع مین اپنی فوج کو زیر حکم رام دیال اور دل سنگھ کے واسطی تحصیل خراج کے طرف ملتان اور بہاولپور کے روانہ کیا۔ وہان سے اُسنے ایک کردہ سکہونکا دریائے اٹک کیطرف روانہ کیا اور یہہ سرحد ملک سندہ تک پہنچا

حافظ احمد خان سردار بہکر اور بہاولپور سے خراج طلب کیا اُسکے انکار کرتے ہی سکہہ سردار اُسکے دو ایک قلعون پر قابض ہوگیا اور بعد لینے زر خراج کے اُنکو خالی کر دیا

بعد ازین احمد خان والی جھنگ سے خراج طلب کیا اور جبکہ اُسنے ادائے زر سے انکار کیا سکہون نے اُسکو قید کر کے لاہور کو بہیجدیا اور بالکل اُسکے ملک پر قابض و متصرف ہوگئے

رنجیت سنگھ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ع کو اپنی دار الریاست مین داخل ہوا اور انتظام امورات خانگی مین مصروف ہوا ماہ اکتوبر مین اُسنے اپنی فوج کو پھر متحرک کیا اور پہاڑونمین جاکر راجہ سنسار چند سے سالانہ خراج لیتا ہوا

اور پھر وہان سے دیہات ہری سنگھ اور دیوان سنگھ کو جو کہ بھائی جودہ سنگھ سردار شمل رام کڈیا کے تھے ضبط کرتا ہوا امرت سر کو چلا آیا

ماہ جنوری ۱۸۱۸ع مین افواج سکھہ زیر حکم کنور کھڑگ سنگھ کے ملتان کیطرف متحرک ہوئی اور وہان پہنچکر مظفر خان صوبہ دار ملتان سے زر خطیر طلب کیا۔ اُسکے توقف پر اُنہون نے دو قلعہ مظفر گڈہ اور کانگڑہ اپنے قبضہ مین کرلئے اور ماہ فروری مین بعد محاصرہ سخت تین مہینے کے شہر ملتان بہی چہین لیا اول سکھہ قلعہ پر گولہ اندازی کرتے رہی اور اس باعث سے دیوارین اکثر جگہہ سے شکست اور منہدم ہوگئین۔ ایک روز سکھون نے اُن مقامات سے جہانکہ دیوارین بسبب صدمہ گولہ کے شق ہوگئی تہین قلعہ پر حملہ کیا اور چونکہ افغان لوگ ایسے حملہ سے بالکل بے خبر تہے وہ کچھہ مقابلہ نکر سکے اور قلعہ سہولت سے سکھون کے قبضہ مین آگیا اور اُسکو اُنہون نے خوب لوٹا۔ مظفر خان معہ اپنے چار بیٹون کے واسطے مقابلہ دشمن کے اپنی مکان پر مسلح کہڑا تہا چنانچہ ایک لڑائی ہوئی اسمین مظفر خان زخمی ہوا اور اُسکے دو بیٹے شاہ نواز خان اور حق نواز خان کام آئے اور سرفراز خان اور ذوالفقار خان گرفتار ہوکر لاہور مین آئے اور اُنکی پرورش کے واسطے رنجیت سنگھ نے کچھہ روزینہ مقرر کردیا

رنجیت سنگھ کو یقین تہا کہ قلعہ مین بہت سی دولت ہوگی لیکن اُسکو دریافت ہوا کہ اُسکا خیال بالکل غلط تہا چنانچہ اُسنے غصہ ہوکر صرف ایک پلٹن واسطے انتظام قلعہ وغیرہ کے زیر حکم جودہ سنگھ کے رکہی اور باقی کو حکم دیا کہ لاہور کو چلی آوے۔ بروقت پہنچنے فوج کی اُسنے یہہ حکم عام دیا کہ جس کسی شخص نے ملتان سے لوٹ حاصل کی ہو وہ توشہ خانہ سرکاری مین داخل کرے اور جو کوئی شخص ایسا نہین کریگا تو بروقت ثبوت مستوجب سزای سنگین کا ہوگا۔ سکھون نے مارے خوف کے سب اسباب کہ جس جس کے پاس تہا

توشخانہ مین رکھا اور کثرت اسباب کی اتنی تھی کہ بیان مذکور بالکل بھر گیا

موسم برسات مین گوبند چند راجہ دتا پور نے وفات پائی اور وہ پہاڑی دیہات جو کہ اُسکے قبضہ مین تھے رنجیت سنگھ نے اپنے قبضہ مین کر لئے

واضح ہو کہ اسوقت مین وزیر فتح خان کو شاہزادہ کامران پسر شاہ محمود نے قید کر کے قتل کیا اور چونکہ وزیر مقتول کے بہت سے بھائی تھے اور سب سلطنت مین عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز تھے انہون نے اپنے بھائی کا عوض لینا چاہا۔ چنانچہ محمد عظیم حاکم کشمیر نے باین ارادہ اپنے چھوٹے بھائی جبر خان کو کشمیر مین چھوڑ کر معہ ایک فوج کے کابل کو کوچ کیا اور فوج کامران کو شکست دیکر بالکل ملک پر قابض و متصرف ہو گیا۔ یہان تک کہ چند مدت مین شاہ کامران کے قبضہ مین صرف ہرات اور اُسکے گرد نواح کے اضلاع رہگئے۔ اور باقی ملک کو وزیر مقتول کے بھائون نے آپسمین تقسیم کر لیا

جبکہ افغانون کی یہہ صورت تھی رنجیت سنگھ نے ایک فوج جمع کر کے اٹک کی پار بذات خود کوچ کیا اور قلعجات خیرآباد اور جگہر اکو فتح کیا اور یہان سے طرف پشاور کے روانہ ہوا اور بیسوین نومبر کو وہان داخل ہوا ۔۔۔ یار محمد خان حاکم شہر مذکور کا تاب مقابلہ سکھون کی نلا سکا اور بدون مقابلہ کے شہر کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔ رنجیت سنگھ جہان داد خان کو وہانکا حاکم مقرر کر کے لوٹ آیا لیکن چونکہ اُسکے پاس نہ تو فوج تھی اور نہ روپیہ اسصورتمین اُسکا رہنا غیر ممکن تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی بمجرد روانہ ہونے فوج سکھون کے یار محمد معہ اپنی افغان ہمراہیون کے پشاور پر حملہ اور ہوا اور اُسکو وہان سے نکالدیا۔ جہان داد خان لاہور کو چلا آیا لیکن جبکہ اُسنے وہان کچھہ اپنی بہبودی نہ دیکھی ہرات کو چلا گیا

ماہ اپریل ۱۸۱۹ع مین ایک حصہ فوج کا زیر حکم مصر دیوان چند کے اور دوسرا حصہ واسطے اُسکی کمک کے

بر حکم کنور کھڑک سنگھ کے پہاڑون کیطرف بہ ارادہ فتح کرنے کشمیر کے روانہ ہوا اور خود رنجیت سنگھ

واسطے بھیجنے رسد اور انتظام ملک کے پنجاب مین رہا

حاکمان پونچھ اور راجوری نے فوج سکھہ کو پہاڑون کے اوپر جانے سے روکا اور ایک لڑائی واقع

ہوئی جسمین کہ وہ دونو سردار شکست کھاکر بھاگ گئے اور انکا ملک قبضہ سکھون مین آیا

مصر دیوان چند پہاڑون سے گذر کر درہ کشمیر کے قریب پہنچا اور وہان جبر خان صوبہ دار کشمیر کو لڑائی پر مستعد پایا

— بعد ازین اور فوج اور بہت سی رسد واسطے فوج سکھون کے آگئی چنانچہ جبکہ مصر جی نے بسطح سے

اپنی فوج کو خوشحال پایا اُسنے فوج افغان پر جو کہ مقام سین پر پڑی ہوئی تھی حملہ کرنیکا حکم دیا

بعد ایک سخت لڑائی کے پٹھان لوگ بھاگ گئے اور شہر کشمیر جنت نظیر جسکی ادنے سی تعریف مین عرفی اپنے

قصیدہ کے شروع مین یہہ شعر لکھتا ہی ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر در آید: چون مرغ کباب ست کہ با بال و پر آید

سکھون کے قبضہ مین آیا

رنجیت سنگھ اس خبر فرحت اثر کے سُنے سے یہان تک خوش و خورم ہوا کہ اُسنے تین شب لاہور اور امرتسر

مین روشنی کرائی ۔

بقیہ ایام ۱۸۱۹ء کو رنجیت سنگھ نے مقامات مفتوحہ کے انتظام مین صرف کیا اور موتی رام پسر دیوان

محکم چند متوفی کو وہانکا حاکم مقرر کرکے شروع ۱۸۲۰ء مین اپنی فوج کو کشمیر سے بلوا کر ملتان کیطرف

باین ارادہ روانہ ہوا کہ نواب بہاولپور وامرا سندہ سے خراج طلب کری اور جو ملک اُسطرف کو مل سکے

اُسکو اپنی قبضہ اقتدار مین لیوے چنانچہ دیرہ غازی خان کو اُسنے چھین لیا اور اُسکو وقت ہونے

عہدنامہ کے نواب بہاولپور کو ٹھیکہ مین دیدیا

ماہ اپریل مین وہ اپنی دارالسلطنت کو لوٹ آیا۔ مہینے مئی مین گلاب سنگھ بھائی میان دیبان سنگھ نے جو رنجیت سنگھ کے ڈیوڑہی کا داروغہ تہا اگر خان راجہ بجاوری کو قید کر لیا۔ اس شخص نے بڑی بہادری اور شجاعت سے یہہ کام انجام دیا چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بجلدو اسکے پرگنہ جموکا اسکے خاندان کو بخش دیا سوتی رام صوبہ دار کشمیر صلح پسند آدمی تہا اسلئے رنجیت سنگھ نے ہرسنگھ نلوہ ایک سکھ جاگیردار کو جو بڑا بہادر تہا وہان کا صوبہ دار کیا

رنجیت سنگھ نے ماہ اکتوبر مین اپنی ساس سدا کنور کو کہلا بہیجا کہ وہ اپنی نصف دیہات شیر سنگھ اور تارا سنگھ کو جاگیر مین دیوے لیکن جبکہ اسنے اس سے انکار کیا اسنے سدا کنور کو قید کر لیا اور واسطے ضبطی اسکے مال و اسباب کے کچھہ فوج اٹل گڈہ کو بہیجی۔ سدا کنور کی لونڈی نے اسکا سخت مقابلہ کیا یہان تک کہ کئی مہینے تک قلعہ پر رنجیت سنگھ کا دخل نہونے دیا الا آخر شکوہ مہاراجہ لاہور اسپر قابض ہوگئے

سنہ ۱۸۲۱ع مین کنور کھڑگ سنگھ کے ایک لڑکا پیدا ہوا اور اسکا نام کنور نونہال سنگھ رکھا

رنجیت سنگھ نے اسوقت مین کشتی وار اور مانکوٹ کو اپنی قبضہ مین کر لیا

رنجیت سنگھ نے پہر موتی رام کو صوبہ داری کشمیر پر مقرر کر کے بہیجدیا کیونکہ ہرسنگھ سی باشندے وہان کے بسبب اسکے بہ مزاجی کی بہت دق تہے

بعد سہرہ کے رنجیت سنگھ نے حسب دستور اپنی فوج جمع کر کی طرف حافظ احمد سردار بہکر لیاہ اور سنگرا کی کہ جسکا حال ہم اوپر لکھ چکے ہین کوچ کیا حافظ مذکور تحفہ و تحایف دربار لاہور کو ہمیشہ بہیجتا تہا لیکن اسکے مہاراجہ موصوف نے یہہ ارادہ کیا کہ بالکل اسکے ملک پر قابض ہوجاوے چنانچہ باین ارادہ وہ رام نگر پہنچا اور خان ہوتا ہوا پانچوین نومبر کو مقابل ڈیرہ اسمعیل خان کے پہنچا اور ایک فوج قریب آٹھہ ہزار آدمیون کے زیر حکم مالک رامی کی واسطے قبضہ کر لینے مقام مذکور کے روانہ کی چنانچہ ۹ نومبر کو شہر مذکور قبضہ مین آیا

بعد ازین سکھہ بھکر لیہاہ کانگرہ سوج گڈہ پر بدون مقابلہ کے قابض ہوگئے

چونکہ قلعہ سنگھرا جنگل مین واقع تہا اور بہ نسبت مقامات مذکورہ کے بہت مضبوط تہا اس باعث سے وہ

یکایک سکھون کے قبضہ مین نہ آیا۔ اسکی گرد نواح کی زمین کنکریلی تہی اور اس باعث سے جو فوج کہ اسکا

محاصرہ کرتی تہی اسکو پانی کیطرف سے بہت تکلیف ہوتی تہی

رنجیت سنگہ نے باوجود ان سب باتون کے ایک فوج واسطے تسخیر اس قلعہ کے روانہ کی اور ایک گروہ

بیلدارون کو واسطے کہودنے کوؤنکے بہیجا اور اسوقت مین ایک حصہ فوج کو سوجگڈہ کیطرف روانہ

کیا تاکہ اونٹون اور بیلون پے پانی لاد کر لاوین

آخرش کو دونوطرف سے گولہ اندازی ہوئی اور اس باعث سے دونوطرف کے بہت سے آدمی

ضایع ہوئے لیکن جبکہ حافظ احمد نے اپنے تئین قابل مقابلہ کے نسمجہا اسنے رنجیت سنگہ کو لکہہ بہیجا کہ

مین قلعہ کو خالی کردونگا بشرطیکہ مجہکو معہ ہمراہیون اور اسباب کے قلعہ سے نکل جانے کی اجازت ملے

اور بہی ایک جاگیر واسطے میری پرورش کے اور دیرہ اسماعیل خان واسطے میرے ریاست کی مقرر ہوجاوے

مہاراجہ لاہور نے ان شرایط کو قبول کرلیا اور بلکہ ایک خلعت فاخرہ واسطے رفع شک کے پاس

نواب موصوف کے بہیجا

بعد فتح کرنے ان قلعجات کے وہ اپنی دارالریاست کو روانہ ہوا اور بخیر وعافیت تمام وہان پہنچا

ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۲ع مین دو شخص فرانسیس سمی وینتورا اور آلارڈ بتلاش روزگار پنجاب مین داخل ہوئے

یہہ شخص چند مدت تک ایران مین نوکر رہے لیکن جبکہ انہون نے معاش قلیل مین اپنی اوقات بسری

نہ دیکہی وہ براہ کابل و قندہار پنجاب مین آئے

اول تو رنجیت سنگھ کو شبہ ہوا کہ یہہ شخص اتنی دور سے میری ملک مین کیون آئے ہین لیکن جبکہ اُسنے اُنکا حال بخوبی دریافت کرلیا اُسنے اُسکو اپنی فوج مین عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز کیا اور اُنکی تعلق بہت سی فوج واسطے سکھانے قواعد جنگ کے موافق قواعد فرنگستان کے سپرد کری

۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۲۳ع مین فوج خالصہ بمقام روہتاس مین جمع ہوئی اور ایام دسہرہ مین طرف راول پنڈی کے روانہ ہوئی یہان سے عزیز الدین معہ کچھہ فوج کے واسطے لینے خراج کے یار محمد سے پشاور کو گیا

چونکہ یار محمد صوبہ دار پشاور نے واسطے مقابلہ سکھون کے پہلے سے تیار ہاین نہین کی تہین اس باعث سے اوسنے اپنی خاص گھوڑے بطور نذرانہ کے پاس رنجیت سنگھ کے بھیجے اور والی لاہور اس نذرانہ کو قبول کرکے لاہور کو واپس چلا آیا

جبکہ یہہ خبر محمد عظیم خان کو پہنچی وہ اپنی بھائی سے بہت برہم ہوا اور اپ کابل سے واسطے انتظام شاہ کے روانہ ہوا اور ستائیسوین جنوری سنہ ۱۸۲۴ کو شہر مین داخل ہوا

یار محمد اپنی بھائی کے ڈر سے قوم یوسف زئی کے پاس پہاڑونہین چلا گیا

رنجیت سنگھ نے جبکہ خبر آمد عظیم خان کی پشاور مین سُنی فوراً ایک فوج جرار اُسطرف کو روانہ کی چنانچہ فوج خالصہ نے تیرہوین مارچ کو دریاے اٹک سے عبور کیا

یہان والی لاہور نے یہہ خبر سُنی کہ محمد زمان خان بھتیجا عظیم خان کا معہ دو ایک اور سرداران افاغنہ کے قریب نوشہرہ کے بہ ارادہ لڑائی کے مورچہ بندی کئی ہوئے پڑا ہوا ہے

اُسنے ہرلاسنگھ اکالی کو حملہ کرنیکا حکم دیا۔ یہہ شخص جو المرد حب الحکم اپنے آقا کے اور اپنی عادت کے موجب حکم کے کٹھانون پر حملہ اور ہوا اور لڑائی مین معہ اپنی کل ہمراہیون کے مارا گیا

بعد ازین رنجیت سنگھ کی فوج نے کئی دفعہ حملہ کیا لیکن ہر حملہ مین اُسکی فوج کو مسلمانون نے ہٹا دیا
اخرش کو وہ فوج خالصہ کا مقابلہ نکر سکے اور پہاڑونکو بھاگ گئے

اِس لڑائی مین قریب ایکہزار سکھہ اور پانچ چھہ افسر کے کام آئے اور طرف مخالف کے بھی بہت سی آدمی مجروح
و مقتول ہوئے

جبکہ یہہ خبر شکست پٹھانون کی عظیم خان کو پہنچی وہ جلال آباد کو چلا گیا اور اسطرح رنجیت سنگھ سترہ مین
مارچ کو شہر پشاور مین داخل ہوا

ماہ اپریل مین یار محمد نے حضور رنجیت سنگھ مین حاضر ہوکر عرض کی کہ اگر مجھکو پشاور عنایت ہو تو مین خراج
معینہ ہمیشہ لاہور کو بھیجدیا کرونگا - اور کئی ایک گھوڑے بھی رنجیت سنگھ کو بطور نذر کے دئے
رنجیت سنگھ ان شرایط کو قبول کرکے لاہور کو چلا آیا

ماہ مئی مین عظیم خان نے وفات پائی اور ایک برادر بالکل ملک افغانستان مین واقع ہوا لیکن باوجود
اسکے ہرات شاہ محمود اور اُسکے بیٹے کامران ہی کے قبضہ مین رہی

ہر سنگھ نلوہ والہ کو رنجیت سنگھ نے واسطے مطیع اور فرمان بردار رکھنے باشندگان کنڈ کڈہ کے
جو کہ پہاڑ مین واقع ہی متعین کیا تہا لیکن چونکہ اُسنے ایک سید کی لڑکی کو جو کہ نہایت حسین تہی گہر مین
ڈال لی تہی اسلئے وہانکے اہل اسلام بہ سرف ہوئے اور اُسکو یہان تک تنگ کیا کہ اُسنے لاچار ہوکر
رنجیت سنگھ سے مدد طلب کی لیکن چونکہ بسبب خراب ہونے موسم کے مدد نہین پہنچ سکی وہ لاچار ہوکر
مقام مذکور کو چھوڑ کر بھاگ گیا

رنجیت سنگھ نے جبکہ یہہ نے انتظامی دیکھی خود معہ فوج جرار کے واسطے تنبیہ مفسدین کے روانہ ہوا

لیکن قبل اُسکے پہنچنے کے وہان کے باشندے اپنی اپنی گانون چھوڑکر بہاگ گئے تہے مہاراجہ نے گانونکو لوٹا اور کہیتونکو جو تیار نہین ہوئی تہین گہوڑونکو کہلا دیا اور یار محمد کو پشاور سے بلاکر بعد لینے نذرون کے جن پر کہ پشاور دی گئی تہی از سر نو مضبوط کیا

بعد ازین اُسنے اپنی دار السلطنت کو کوچ کیا لیکن اُسکے دلمین اتنا افسوس ہا کہ باوجود کرنے اتنی طیاریون اور خرچ ہونے زر کثیر کے وہ مسلمان گندکڑہ سے عوض نہ لے سکا

سنہ ۱۸۲۶ع مین صادق محمد خان نواب بہاولپور کا فوت ہوا اور اُسکا لڑکا بہاول خان مسند ریاست پر بیٹہا۔ جو کہ ابتک موجود ہی اُسنے اقرار نامہ جو مابین اُسکے باپ اور رنجیت سنگہ کے ہوئی تہی مجدداً ترتیب کے

سنہ ۱۸۲۶ع کے شروع مین سید احمد نے بہ ارادہ جہاد کے ایک سبز محمدی جہنڈا پہاڑون پر کہڑا کیا یہہ شخص پہلے امیر خان کے یہان سوار و نیمن نوکر تہا لیکن جبکہ وہ وہان سے موقوف ہوگیا اُسنے اپنے تئین بہت متقی اور پرہیزگار بنایا اور دہلی مین آکر یہہ شہور کیا کہ مجکو وحی نازل ہوتی ہی

چند مولویون سے جو کہ وہان عالم و فاضل شہور تہے اُسنے کہا کہ اہل اسلام کو تعزیہ بنانا نچاہئی اور نہ مزارون کی پرستش کرنا واجب ہی کیونکہ یہہ دونو علامت کفر ہین

سنہ ۱۸۲۲ع مین سید صاحب اول کلکتہ کو اور پہر وہان سے کعبہ اللہ کو تشریف لیگئے تہے

جبکہ وہ ہندوستان مین واپس آئے اُنہون نے ظاہر کیا کہ اپنی مذہب پر قایم رہنا چاہئی اور برخلاف سکہہ کافرون کے جہاد کرنا چاہئی

بہت سی آدمیون نے اُسکے ارادہ کے کامیابی کے لئے اُسکا ساتہہ کیا اور روپیہ دیا اور اسیطرح اُسنے اپنی تئین مسلح کرکر پشاور کیطرف کوچ کیا اور ایک جہنڈا محمدی پہاڑون پر استادہ کیا

رنجیت سنگھ نے باستماع اس خبر کے ایک فوج جرار پار دریاے اٹک کے داسطے مقابلہ سید احمد کے روانہ کی
چنانچہ فوج مسلمانون نے یکبارگی سکھون پر حملہ کیا لیکن چونکہ وہ قواعد دان اور کارازمودہ تھے
اس باعث سے سکھون نے انکو آسانی سے مار کر ہٹا دیا

موسم گرما ۱۸۳۷ع مین رنجیت سنگھ نے ایک عمدہ خیمہ شال کا اور بہت سی تحفہ وتحایف پاس لارڈ ایلن برا
گورنر جنرل ہندوستان کے جوکہ اسوقت مین شملہ مین تشریف رکھتے تھے بھیجا۔ لارڈ موصوف
اسباب سے بہت خوش ہوئے اور عوض مین انہون نے بھی اسیقدر اشیا قیمتی رنجیت سنگھ کو بھیجین
واضح ہو کہ ۱۸۳۱ع مین بوقت فتح کرنے پہاڑی ملکون کے رنجیت سنگھ نے قلعہ جمو نکا گلاب سنگھ
اور سوچیت سنگھ کو دیدیا تھا چنانچہ اسوقت یعنی ۱۸۳۷ع تک راجہ دہیان سنگھ بھائی حاکمان جمو کا
مہاراجہ لاہور کے پہان داروغہ دیوڑھی تھا اور راجہ موصوف اسکے لڑکے ہیرا سنگھ کو بہت چاہتا تھا
اس باعث سے اسکے باپ کو امورات سلطنت مین کمال دخل تھا یہان تک کہ جو چاہتا تھا سو کرتا تھا
رنجیت سنگھ دن رات اس فکر مین تھا کہ ہیرا سنگھ کی شادی جسکو اسنے خطاب راجائی کا دیا تھا کسی عالی خاندان
کے لڑکی سے ہو چنانچہ حسب اتفاق انروہ چند لڑکا سنسار چند راجہ کانگڑہ کا معہ تمام اپنے خاندان کے
نونہال سنگھ الوہ والے کی بیٹے کی شادی مین لاہور مین ایا تھا۔ رنجیت سنگھ نے بموجب کہنے راجہ
دہیان سنگھ کے اسکو بلوا کر نوشت کرالی کہ وہ اپنی دو نو بہنونکی شادی حسب مرضی مہاراجہ لاہور کے
کرے لیکن جبکہ والدہ راجہ کانگڑہ نے یہہ بات سنی وہ معہ اپنی دو نو لڑکیونکے ان پہاڑون کو جوکہ
حفاظت سرکار انگریزی مین تھی بھاگ گئی اور بعد چند روز کے راجہ انروہ سنگھ بھی بھاگ گیا اور

اسکا حال مفصل ومشرح آگے لکھا ہی

اُسکے بالکل علاقہ پر رنجیت سنگھ قابض و متصرف ہوگیا - اور اُسکے بھائی فتح چند کو وہاں سے نکال دیا

سنہ ۱۸۲۹ع مین سید احمد نے پھر ایک بہیڑ مسلمانون کی جمع کی اور چونکہ یار محمد نے رنجیت سنگھ کی نابعداری

اختیار کی تھی اِس باعث سے اُسنے اول پشاور پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا - بمجرد استماع اِس خبر کے یار محمد اسکے

مقابلہ سید احمد کے روانہ ہوا - لڑائی کے شروع ہی مین اُسکے ایک زخم کاری لگا اور اِس سبب سے

اُسکی فوج مین کمال نے انتظامی ہوئی اور یقین تھا کہ پشاور سید مذکور کے قبضہ مین آجاتی لیکن

اُسوقت اتفاقاً موشو دنٹور اُسنے ایک کمپنی سپاہیون کے جو اُسکے لینے ایک عمدہ گھوڑی* لیلے کر جسکے

دینی کا اقرار رنجیت سنگھ سے یار محمد نے کیا تھا پشاور مین آیا تھا پشاور کو صدمہ دشمن سے محفوظ رکھا

اور عرضی اطلاعی خدمت مین مہاراجہ لاہور کے ارسال کی چنانچہ مہاراجہ موصوف نے یہہ لکھا کہ تم فوراً

گھوڑا لیکر چلے آؤ اور سلطان محمد بھائی یار محمد کو پشاور کا قبضہ دیدو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا

موشو دنٹور اُسکے جانے ہی سید احمد پشاور پر چڑھ آیا اور باوجودیکہ نے صوبہ دار نے اُسکا مقابلہ کیا لیکن

کچھ کارگر نہوا اور شہر مذکور پر سید مسطور قابض ہوگیا

رنجیت سنگھ نے یہہ خبر سُنکر شروع سنہ ۱۸۳۰ع مین پشاور کیطرف فوج کشی کی - یہہ دیکھکر مسلمان بھاگ

گئے اور شہر مذکور بلا کشت و خون کے اُسکے قبضہ مین آیا - چنانچہ وہ سلطان خان کو گدی صوبہ داری

پر بٹھا کر اپنی دار السلطنت کیطرف واپس چلا آیا - سید احمد نے یہہ بات سُنتے ہی پھر پشاور

پر قبضہ کر لیا اور سلطان خان کو بشرط ادائے تین ہزار روپیہ ماہواری کے بدستور پشاور

پر قابض رکھا اور دو سو یون اور ایک قاضی کو واسطے انتظام کے اپنی طرف سے مقرر کیا

* رنجیت سنگھ کو گھوڑون کا بڑا شوق تھا اور جہان کہین اچھا گھوڑا دیکھتا تھا یا سُنتا تھا اُسکو جسطرح ممکن ہوتا تھا منگوا لیتا تھا

لیکن پشاور مین ایک بلوا ہوا اور اُسمین بہہ سب ادمی مارے گئے چونکہ اسوقت سید احمد نے چند رسومات
خلاف مرضی پہاڑیون کے جاری کی تہین اِس باعث سی اُنہون نے ناراض ہوکر اُسکو اپنی ملک سی نکالدیا
اور وہ لاچار ہوکر کنارہ دریاے اٹک کے پاس پہاڑون پہلی اور دہنتور مین اکر رہا۔ جبکہ رنجیت سنگہ
نے یہہ خبر سُنی فوراً ایک فوج جرار زیر حکم شیر سنگہ کے واسطے مقابلہ سید احمد کے روانہ کی چنانچہ
شروع سنہ ۱۸۳۱ع مین دونو فوج ایک دوسرے کے مقابل ہوئین اور ایک سخت لڑائی واقع ہوئی
اور انجام اُسکا یہہ ہوا کہ سید صاحب کو شکست نصیب ہوئی اور وہ خود میدان جنگ مین مارے گئے۔
اسکا سر کاٹ کر لاہور مین واسطے شناخت کے بھیجا گیا۔ بعد اسوقت کے رنجیت سنگہ کو واسطے
فتح کرنے پشاور کے پھر کبھی فوج کشی کرنی نہ پڑی اور وہ شہر اُسکے دم واپسین تک اُسیکے قبضہ مین رہا
ہم اوپر لکھہ چکے ہین کہ رنجیت سنگہ نے ایک خیمہ شالی واسطے شاہ انگلستان کے لارڈ ایہرسٹ گورنر جنرل
ہندوستان کو بھیجا تہا چنانچہ گورنر موصوف سنہ ۱۸۳۲ع مین ولایت کو گئے اور اُس خیمہ کو اپنی بادشاہ کے
سامنی پیش کیا چنانچہ اُسکے عوض مین شاہ موصوف نے چار گھوڑیان اور ایک کھوڑا واسطے مہاراجہ
لاہور کے بھیجا جب یہہ چیزین بخیریت تمام بمبئی مین پہنچی وہان سے حکم ہوا کہ یہہ براہ دریاے اٹک کے
پنجاب کو بھیجی جاوین اور مطلب اس راہ لیجانے سے یہہ تہا کہ کسی طرح سے دریاے مذکور سی واقف
ہوجاوین اور جہاز رانی کرین چنانچہ بمشکل تمام حاکمان سندہ نے راہ دینی کا اقرار کیا۔ چنانچہ
لفٹنٹ برنس سفیر شاہ انگلستان معہ تحفہ مرسلہ شاہ موصوف کے ۱۷ جولای سنہ ۱۸۳۱ع کو بوقت تمام لاہور
مین داخل ہوا رنجیت سنگہ اِن تحفون کے دیکھنے سے بہت خوش ہوا اور لفٹنٹ موصوف کی کمال
خاطر داری کی

لفٹننٹ ممدوح یہان سے واسطے ملاقات گورنر جنرل ہندوستان کے شملہ کو گئے اور بالکل حال اپنے سفر کا گورنر موصوف کے سامنے بیان کیا

لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل ہندوستان کے دلمین یہہ آیا کہ کسیطرح سے رنجیت سنگھ سے ملاقات کرنا چاہیے چنانچہ اُنہون نے کپتان وڈ صاحب کو جنکو کہ رنجیت سنگھ نے لدہانہ سے بولایا تہا اور ابتک لاہور ہی مین تہے یہہ لکہا کہ تم ارکان سلطنت لاہور کو دہ واسطے ہماری ملاقات کے مہاراجہ لاہور سے کہین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مہاراجہ موصوف نے دیوان موتی رام اور سردار ہری سنگھ اور فقیر عزیز الدین کو بمدرخواست ملاقات کے پاس گورنر جنرل کے مقام شملہ کو روانہ کیا اور یہہ قرار پایا کہ دیہات روپڑ مین جوکہ قریب دریاے ستلج کے واقع ہین دونو سردارون سے ملاقات ہو

گورنر جنرل اوسنیوین اکتوبر سنہ ۱۸۳۱ع کو شملہ سے روانہ ہوئی اور ۲۲ کو روپڑ مین داخل ہوے

رنجیت سنگھ بہی پچیسوین تاریخ کو اپنی خیمہ مین جو اُس پار دریاے ستلج کے ایستادہ تہا معہ دس ہزار سوا اور چھہ ہزار پیادون کے داخل ہوا

جبکہ یہہ خبر گورنر جنرل کو پہنچی اُنہون نے فوراً اپنی وکیل اور اپنی خاص سکریٹر کو واسطے کہنے سلام کے پاس مہاراجہ لاہور کے بہیجا

بعد ازین کنور کہڑگ سنگھ معہ اور چھہ سردارون نامور کے رنجیت سنگھ کا سلام کہنے کو لارڈ صاحب کے پاس گئے اور یہہ قرار پایا کہ تاریخ چھبیسوین کو علی الصباح مہاراجہ رنجیت سنگھ گورنر جنرل کی ملاقات کو اوین

جبکہ وقت ملاقات کا قریب پہنچا رنجیت سنگھ کو شبہ ہوا کہ کہین انگریزون نے کچہہ فریب نکیا ہو

اسلئے اُسنے موشیوالارڈ کو بلاکر کہا کہ تم جاکر کہہ آو کہ کل ملاقات نہین ہووے گی لیکن جبکہ اُسنے مہاراجہ موصوف کو سمجھایا اور کہا کہ جو بات آپکی دلمین سمائی ہی وہ غلط ہی تب وہ خاموش ہوئے اور اپنی ارادہ کو بدستور قایم رکھا

اپنی روانہ ہونے سی پیشتر مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تین ہزار گہڑ چڑہی سوار جوکہ بہت عمدہ پوشاک پہنے ہوے تہی روانہ کئے اور بعد ازان اٹہہ سو سوار زیر حکم موشو الارڈ کے بہیجے اور پہر سردارون کو ہاتہیون پر بٹہلا کر روانہ کیا اور سب سی پیچہے اپ دریا کو عبور کرکے واسطے ملاقات کی چلا

قریب خیمہ کے جوکہ واسطے ملاقات کے تیار ہوا تہا گورنر جنرل بہادر اور مہاراجہ رنجیت سنگہ مین ملاقات ہوئی چنانچہ وہ حاکمان نامور ایک ہی ہاتہی پر سوار ہوکر اُس خیمہ مین گئے

جبکہ رنجیت سنگہ وہان پہنچا وہ خود باہر کے خیمہ مین ٹہہر گیا اور اپنے سردارونکو پہلے اندر جانے کا حکم دیا اور پیچہے سی اپ ہی اندر گیا ۔ غرضکہ بڑی نے تکلفانہ ملاقات ہوئی اور گورنر جنرل بہادر نے نذرین اور خلعت علی قدر مراتب مہاراجہ اور ولی عہد اور اراکین سلطنت کو دین

بعد ازین مہاراجہ رنجیت سنگہ رخصت ہوکر اپنی خیمہ مین چلے آئے

دوسرے روز گورنر جنرل رنجیت سنگہ کی ملاقات کو ائے جمیع سرداران لاہور نے نذرین گورنر موصوف اور مہاراجہ کو دین اور رنجیت سنگہ نے کئی گہوڑے معہ ساز طلائی و نقرئی کے معہ اور بہت سی تحفجات کی نذر کئے

شام کو جانبین مین دعوتین ہوئین اور وقت ہونے قواعد فوج طرفین کے رنجیت سنگہ قواعد فوج سرکار کو دیکہکر بہت متحیر ہوا

تاریخ ۱۳ اکتوبر کو رنجیت سنگہ واسطے دیکہنی انگریزی توپخانہ کے آیا اور حکمت اور عقلمندی جوکہ گولہ اندازان انگریزی نے اپنی فن مین ظاہر کی دیکہکر بہت متحیر ہوا اُسی روز شام کے وقت

رخصتی ملاقات ہوئی اور اسمین گورنر جنرل نے ایک ہنی پل رنجیت سنگھ کے نذر کیا غرضکہ یکم نومبر سنہ ۱۸۳۱ع کو دونون سردارون نے اپنی اپنی ملک کیطرف مراجعت کی اور امورات سلطنت مین مصروف ہوئی

جبکہ سرکار انگریزی نے بچند وجوہ بصلاح مہاراجہ رنجیت سنگھ کے سنہ ۱۸۳۸ع مین کابل پر حملہ کیا مہاراجہ موصوف نے اپنی چھ ہزار فوج زیر حکم جنرل ونٹورا کے اُنکے ہمراہ کردی - مہم کابل کی ختم بھی نہونے پائی تھی کہ ۲۷ جون سنہ ۱۸۳۹ع کو مہاراجہ رنجیت سنگھ جو کہ سابق سے بہت بیمار تھی رحلت فرمائے ملک عدم ہوئے - چند سال قبل وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے راجہ دھیان سنگھ نے بوسیلہ اپنی عقلمندی اور چالاکی کے کاروبار سلطنت مین اتنا دخل پایا تھا کہ گویا اُسکو مالک بالکل سلطنت کا کہنا چاہئی

شاہزادی بغیر اُسکے اجازت کے حضور مہاراجہ رنجیت سنگھ مین نہین آسکتے تھی - چنانچہ بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ کھڑگ سنگھ اور شیر سنگھ گھنٹون تک باہر کھڑے رہی اور بعد رشوت دینے دربانون اور بادشاہی خدمتگارون کے مہاراجہ تک پہنچے

یہہ وزیر اکثر اپنی اقاپنامدار سے کہا کرتا تھا - کہ کھڑک سنگھ بیوقوف اور واسطے کرنے کاروبار سلطنت کے بالکل ناقابل ہی - چنانچہ رنجیت سنگھ کو بھی اخرش کو اسبات کا یقین ہوگیا

وقت وفات رنجیت سنگھ کے دھیان سنگھ ظاہرا بہت بلکہ دو تین دفعہ ارادہ کیا کہ مثل رانیون مہاراجہ مرحوم کے اُنکے ساتھہ ستی ہوجاوے لیکن لوگون کے پکڑنے اور فہمایش سے باز رہا یہہ ارادہ از راہ مکر و فریب تھا اور نہ از راہ محبت

لیکن حق تو یہہ ہی کہ اپنی نوجوانی مین کھڑگ سنگھہ بہرصورت قابل سلطنت پنجاب کے تہا۔ وہ اگرچہ صلح پسند اور کم حوصلہ تہا لیکن وقت لڑائی کے وہ جوانمرد چالاک اور مستقل مزاج تہا رنجیت سنگھہ کی عمر کے اخر زمانہ مین بسبب بہکانے راجہ دہیان سنگھہ کے وہ اپنے باپ کی نظرون سے گر گیا تہا اور اس باعث سے بہت شکستہ دل ہو گیا تہا

شیر سنگھہ دوسرے بیٹے کو رنجیت سنگھہ اپنا حقیقی بیٹا خیال نہین کرتا تہا اور اسکو واسطے اوقات بسری کے جاگیرین دے رکہین تہین

غرضکہ کھڑگ سنگھہ اور شیر سنگھہ کو دہیان سنگھہ حتی الوسع مہاراجہ کے پاس نہین رہنے دیتا تہا اور ذرا ذرا سی باتون پر انکو دارالسلطنت سے بہیجدیا کرتا تہا

برخلاف انکے راجہ ہیرا سنگھہ بڑا لڑکا وزیر موصوف کا مہاراجہ رنجیت سنگھہ کو اتنا عزیز تہا کہ وہ بغیر اسکے نہ سوتا تہا اور نہ کچہہ اور کام کرتا تہا

جبکہ مہاراجہ موصوف پالکی پر سوار ہو کر واسطے ہواخوری یا اور کسی کام کے جاتے تو اس لڑکے کو بہی اپنی آگے بہٹلا لیتے تہے۔ غرضکہ رنجیت سنگھہ کو بغیر اسکے دیکہنے کے کل نہین پڑتی تہی مہاراجہ موصوف اسکے تکیہ کے نیچے پانسو روپیہ یومیہ اسلئے رکہہ دیا کرتے تہے کہ ہیرا سنگھہ اسکو صبح اوٹہہ کر بیکسون فقیرون محتاجون کو بانٹ دے لیکن انمین سے دس روپیہ روز بہی فقیرون کو نہین ملتے تہے

راجہ دہیان سنگھہ کو ہر وقت رنجیت سنگھہ کے حرم سرا مین جانیکا اختیار تہا اور اس باعث سے رانیان اس سے بہت ڈرتی تہین

چونکہ ہیرا سنگھ وہان ہمیشہ رہا کرتا تہا اس باعث سے کوئی بات ایسی نہین ہوتی تہی جو دہیان سنگھ کو معلوم نہو جاتی

اسیطرح پر صورت کاروبار کی وقت وفات رنجیت سنگھ تک رہی

دم نزع مہاراجہ رنجیت سنگھ نے کہڑگ سنگھ کو بلا کر اسکا ہاتہہ دہیان سنگھ کے ہاتہہ مین دیا اور کہا کہ اُن عنایتونکی عوض جو کہ مینے تیرے ساتہہ کی ہین تو میرے بیٹے کا نمک حلال اور وفادار وزیر رہنا اور اسکو بجای میرے خیال کرنا

اسمقام پر لکہنا حال طور وطریقہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا خالی از لطف نہوگا اسلئے ہم حال اُسکے طور وطریقہ وعادات کا مجملاً واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج کرتے ہین

طور وطریق وخواص وعادات مہاراجہ رنجیت سنگھ

رنجیت سنگھ پڑہا لکہا نہین تہا لیکن کواغذات دربار کو وہ سُنتا تہا اور اُن پر مناسب حکم لکہواتا تہا۔ وہ بعد لکہوانے حکم کے اُسکو پہر پڑہواتا تہا تاکہ اُسکو دریافت ہو کہ درحقیقت حکم اُسکے کہنے کے مطابق لکہا گیا یا نہین

وہ اپنی صغر سن مین فیاض تہا اور اکثر اپنے مصاحبون کو بخشش کیا کرتا تہا لیکن اپنی نوجوانی مین وہ طامع ہوگیا اور یہہ چاہتا تہا کہ کسیطرح پر دولت کثیر جمع ہو

اُسکے معتمدین اُسکے خدمتین اکثر رہا کرتے تہی چنانچہ بعض اوقات وہ انکو رات کو بلواتا تہا تاکہ جو باتین کہ اُسکو اُسوقت یاد پڑین وہ انکو قلمبند کرا لیوے۔ وہ احکامات جنکا اجرا ہونا اُسکے دانست مین مناسب نہا اور اُسکو رات کو یاد پڑتے تہی وہ فوراً لکہوا لیتا تہا تاکہ کہین وہ بہول نجاوے

وہ ہر وقت ایسی باتین سوچتا تہا جسسے کہ اُسکے سلطنت کی ترقی ہو اور اُسکو فایدہ پہنچے

اُسنے اپنی تیز فہمی اور تجربہ سے یہہ مہارت پیدا کی تہی کہ وہ اکثر غیرون کی لیاقت اور تیز فہمی یا کمزوری

یا بددیانتی بشرہ سے پہچان لیتا تہا

رنجیت سنگہ پست قد و یک چشم تہا اور بسبب داغ چیچک کے جو کہ اُسکے چہرہ پر کثرت سے تہی اُسکی

صورت بگڑ گئی تہی لیکن تاہم بسبب درازی ریش کے جو کہ اُسکے ناف تک پہنچی تہی وہ چندان بدصورت

نہین معلوم ہوتا تہا اور اُسکے چہرہ پر رونق معلوم ہوتی تہی

یہہ شخص لوگون سے ایسی بی تکلف گفتگو کرتا تہا کہ جس سے اُسکو اُنکے دلکی بات دریافت ہو جاتی تہی

یہہ اپنی معمول عیش کو اور لوگون اور بہی دوستون کے رنج و مصیبت پر وافق جانتا تہا - یہہ

نہایت بیرحم تہا یہان تک کہ وہ نہایت مصیبت زدون کو دیکہکر کچہہ بہی رحم نکرتا تہا اور نہ اُنکی تکلیف

کے دور کرنے مین ساعی ہوتا تہا

اِس شخص کو گہوڑے کی سواری کا نہایت شوق تہا یہان تک کہ جب بسبب ضعیفی کے اُسکو گہوڑے

پر چڑہنے کی طاقت نرہی اُسکو اور ادمی گہوڑے پر چڑہا دیا کرتے تہے

یہہ شخص لڑائی مین ایسی جوڑ توڑ اور فریب کرتا تہا کہ اکثر بہت ہی کم کشت خون سے اُسکی فتح ہوتی ہے

- لڑائی مین جوانمردی سے لڑتا تہا اور اپنی دشمنون سے جہان تک ہوتا تہا فریب اور دغا کرتا تہا

یہہ اپنی نوجوانی مین نہایت قوی اور زبردست تہا لیکن اپنی زندگی کے اخر زمانہ مین نہایت ضعیف

اور کمزور ہو گیا تہا

رنجیت سنگہ کی نہایت سادہ وضع تہی لیکن وہ اپنی اراکین سلطنت سے ہمیشہ یہہ ہی کہا کرتا تہا

کہ تم جواہرات اور عمدہ پوشاک پہن کر آیا کرو تاکہ دربار مین رونق معلوم ہو

وہ شراب کثرت سی پیا کرتا تہا اور حسن پرست بہی تہا چنانچہ بعض شخص اُسکے ضعیفی کا باعث کثرت

شراب ہی خیال کرتے ہین

وہ اکثر فوج کی قواعد دیکہتا تہا اور اپنی مذہب کا اتنا پابند تہا کہ وہ ہر روز تہوڑی دیر تک گرنتہہ

سُنا کرتا تہا

رنجیت سنگہ دوشالون اور نمک کی سوداگری اپ کرتا تہا لیکن اور سوداگرون اور بیوپاریون

سی اور شیار پر مناسب محصول لیتا تہا

وہ اُن لوگون کو خیرات دیتا تہا جو کہ پاک صاف رہا کرتے تہے اور ظاہرا کسی طرح پر اُنکے اعمال

بُرے نہوتے تہے

رنجیت سنگہ کوئی کام بدون صلاح اور اجازت بجومیون کے نہین کرتا تہا

اُس سے تیرہ برس کی عمر مین جبکہ کاروبار ریاست مین وہ خود دخل ہوا تہا ایک امر ناشایستہ

سرزد ہوا اور وہ یہہ ہی کہ اُسنے بسبب بہکانے دل سنگہ اپنی مامون کے لکہو دیوان باپ اپنے

کو جس سے اور دل سنگہ سے عداوت تہی موقوف کیا اور بعدہ اُسکو ایک مہم مین جو کٹاس پر

تہی بہیجا جہان کہ وہ مارا گیا۔ لوگون نے رنجیت سنگہ سے اُسکے مان کی شنائی کا حال

ساتہہ دیوان مقتول اور اور لوگون سی بیان کیا چنانچہ اِس باعث سی اُسنے اپنی والدہ کو زہر

دلوا کر مروا ڈالا۔ [illegible]

عمر

حال کھڑگ سنگھ

بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے کھڑگ سنگھ گدی نشین ہوا

چونکہ یہہ دیبان سنگھ کے طور و طریق سے خوب واقف تہا اسلئے اُسکی طاقت کم کرنے کے لئے اُسنے بسہولیت کہا کہ تم آج سے حرم سرا مین نجایا کرو اور یہہ بہی کہا کہ اس سے تم ناراض نہونا کیونکہ تمہاری طاقت وقوت بدستور رہیگی اور کسیطرح کا خلل واقع نہو ویگا بجواب اسکے وزیر موصوف نے کہا کہ اس ممانعت سے مثل سابق کے مین اپنے حسب مرضی کام نکر سکونگا۔ اور اسی وقت سے مہاراجہ اور وزیر مین نفاق ہوگیا اور دونو ایک دوسرے کے تخریب کی ساعی ہوئے

اِدنو مین ایک شخص سمی چیت سنگھ کہڑگ سنگھ کے نظر دنمین بہت عزیز تہا چنانچہ اُسنے مہاراجہ لاہور سے کہا کہ دیبا سنگھ کہتا ہی کہ جب تک مجھکو وہ اختیارات جو کہ مہاراجہ مرحوم کے وقت مین حاصل تہے نہ ملینگے مین مثل وزیرون کے ہرگز کام نہ کرونگا اور اسیطرح سے اور باتین کہکر وہ کہڑگ سنگھ کو وزیر کیطرف سے ورغلاتا تہا

دیبا سنگھ نے اپنی دلمین سوچا کہ مجھکو بہی اپنی حفاظت اور بچاو کے لئے کوئی تجویز کرنا چاہئی چنانچہ اُسنے یہہ مشہور کردیا کہ کہڑگ سنگھ اور چیت سنگھ وغیرہ نے انگریزون سے ایک سازش کی ہے اور چہہ لاکہ دینا قبول کی ہی۔ اسصورتمین بالکل فوج شکستہ اور بالکل سردار سلطنت موقوف اور برطرف کردئے جاوینگے۔ یہہ خبر اتنی مشہور ہوئی کہ ہر گلی اور کوچہ لوگ اسکا ذکر کرنے لگے۔ اور فوج خالصہ اس باعث سے کہ کہڑگ سنگھ کا ارادہ انگریزون کے مطیع ہونیکا تہا اُسکو بہلا کہتی تہی

رنجیت سنگھ کی

اُسکے ساتھہ آیا

گلاب سنگھہ نے اُسکو راستہ مین یہہ پٹی پڑھائی کہ وہ مثل اپنے باپ کے دشمن کے شہر لاہور مین داخل ہوا

وزیر سلطنت اور اُسکے بھائی نے کنور اور اُسکے والدہ کو کہڑگ سنگھہ کیطرف سے اتنا درغلایا کہ اُنہون نے بہ رضامندی اراکین سلطنت کے یہہ تجویز کی کہ چیت سنگھہ کو مار ڈالین اور مہاراجہ کو قید کرلین یا اور کسی صورت سے اُسکو کاروبار سلطنت سے بیدخل کرین

اُنہون نے کہا کہ کہڑگ سنگھہ اور چیت سنگھہ نے انگریزون سے سازش کی ہی چنانچہ واسطی صداقت اِس کلام کے اُنہون نے کئی جعلی خط جن پر کہ مہر کہڑگ سنگھہ کی ثبت تہی دکہلائے ۔ اور والدہ نونہال سنگھہ کو انگریزون کے طرف سے اتنا ڈرایا کہ وہ اپنے خاوند کے قید رہنے پر راضی ہوئی

جب یہہ سب مشورہ ہوچکا وزیر سلطنت سے اپنی دو بھائیون راجہ گلاب سنگھہ اور سوچیت سنگھہ کے جبکہ دو گھنٹہ رات باقی رہی تہی قلعہ مین داخل ہوا اور وہان سے اُس مکان کو جہانکہ مہاراجہ لاہور ارام فرمایا کرتے تہے گیا

یہان اُنہون نے چیت سنگھہ کو قتل کیا اور مہاراجہ موصوف کو قید کرکے لے آئے

مفسدین کے دلمین تہا کہ کہڑگ سنگھہ کو بہی مار ڈالین لیکن اُنہون نے پیشتر سے نونہال سنگھہ اُسکی ماں سے اقرار کیا تہا کہ کسیطرح کا صدمہ مہاراجہ موصوف کے جسم کو نہ پہنچیگا

غرضکہ اُنہون نے دو گھنٹہ بعد مہاراجہ لاہور کو قلعہ مین قید کیا اور نونہال سنگھہ کو بخطاب مہاراجہ کے مشہور کیا

حال عہد کنور نونہال سنگھ و وفات مہاراجہ کھڑگ سنگھ و نونہال سنگھ

چند روز بعد اسکے برہمن و فقیر بصلاح وزیر دہیان سنگھ کی روبرو نونہال سنگھ کے لائے گئے چنانچہ اُنہون نے بعد بہت سی تعریف کے پیشین گوئی کی کہ مہاراج کا راج دہلی اور بنارس تک ہوگا اور واسطے مضبوطی اپنی کلام کے بعض برہمنون نے اُنسے کہا کہ آپ ہمکو لکھدیوین کہ بشرط فتح کرنے دہلی اور بنارس کے تمکو جاگیرین اور زر کثیر ملیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

اسطرح پر دہیان سنگھ راجہ کے حوصلہ کو بڑہاتا اور اُسکے دلکو کھڑگ سنگھ کی طرف سے نہایت درغلاتا تہا یہان تک کہ بعد چند روز کے نونہال سنگھ کا یہہ حال ہوگیا کہ جب اُسکے باپ کا ذکر آتا تہا وہ اُسکو بہت بُرا کہتا تہا اور بعض اوقات اُسکے نسبت کلمات ناشایستہ زبان پر لاتا تہا بعد انقضاے عرصہ قلیل کے اُنہون نے مشہور کیا کہ کھڑگ سنگھ بیمار ہی اور اُسکے معالجہ کے واسطے طبیبونکو مقرر کیا جنہون نے حسب مرضی دہیان سنگھ کے اُسکا علاج قرار واقعی کیا

جن دنونمین کہ وہ بیمار تہا وزیر کے رفیقون نے کنور نونہال سنگھ سے کہا کہ حقیقت مین مہاراجہ بیمار نہین ہین بلکہ وہ بیمار ہونیکا بہانہ کرتے ہین تاکہ وہ کسی صورت سے عملداری انگریزی مین چلے جاوین چنانچہ کنور موصوف کو اِس جھوٹ بات کا اتنا یقین ہوا کہ اُنہون نے واسطے حفاظت اپنے باپ کے اُن پر پہرہ تعینات کیے

نونہال سنگھ اپنے باپ کے طرف سے یہان تک بیخبر تہا کہ وہ اُسکے عیادت کے لئے صرف ایک دفعہ گیا۔ باوجودیکہ اُسکو معلوم ہوگیا تہا کہ اُسکا باپ زندہ نہ ہوگا تبہی وہ خبر لینے کبہی نگیا

اسوقت دہیان سنگھ کا یہہ حال تہا کہ لوگون کے دکہانے کے لئے وہ اکثر نونہال سنگھ سے بچشم پر اب
یہہ کہتا تہا کہ مقتضای عقلمندی اور دانائی اور سعادتمندی کا یہہ ہے کہ تم اپنے والد بزرگوار کو اکثر دیکہہ
آیا کرو لیکن اُسکے خیال مین کچہہ بہی نہین آتا تہا اور سبب اُسکا یہہ تہا کہ رفیق وزیر موصوف کی کنور صاحب
کو کہڑگ سنگھ کے طرف سے شب و روز بہڑکایا کرتے تہے

دہیان سنگھ مہاراجہ کے پاس قلعہ مین جاتا تہا اور اُنسے جاکر عرض کرتا تہا کہ مین کنور صاحب کو بہت
سمجہاتا ہون لیکن اُنکے خیال مین کچہہ نہین آتا ہے۔ اور اُسے دریافت ہوتا ہے کہ اُسکا ارادہ یہہ ہے
کہ کسیطرح سے مین گدی نشین ہوجاؤن

اخرش کو کہڑگ سنگھ نے بسبب کہانے سفیدہ کا شعری اور رس کپور کے جو کہ دہیان سنگھ کے
سفارش کئی ہوئی طبیبون نے واسطے اُسکے مرض کے تجویز کی تہی ماہ نومبر ۱۸۴۰ع مین وفات پائی

وقت وفات کے نونہال سنگھ لاہور مین موجود نتہا۔ اُسکے باپ نے دم نزع اُسکو یاد کیا اور
کہا کہ مین اُسکو اپنا خون معاف کرونگا۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ اُسکو یقین تہا کہ نونہال سنگھ
نے اُسکو زہر دلوایا

جبکہ کنور موصوف نے پوچہا کہ مہاراجہ نے وقت وفات کے کچہہ کہا تہا دہیان سنگھ اور اُسکے رفیقون نے
کہا کہ وقت نزع کے وہ دیوانہ ہوگئے تہے اور جو جی مین آیا واہیات کہا اور اس حالت مین بہی بہتیرا سخت و سست کہا

اسطرح پر نونہال سنگھ کے دلکو کمبخت دہیان سنگھ نے ورغلایا اور اُسکو باپ کے پاس نجانے دیا
اور اُدہر کہڑگ سنگھ اپنے بیٹے کے یاد مین مرگیا

غرضکہ نونہال سنگھ نے شاہ بلور سے جہانکہ وہ شکار کھیل رہا تہا اکر اپنے باپ کے جلانے کی طیاریان
کین - چنانچہ بعد تمام ہونے رسمیات کے جو کہ قریب حضوری باغ کے مقابل سادہ مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے ہوئین تہی وہ معہ میان اوتم سنگھ بڑے بیٹے راجہ گلاب سنگھ یعنی بھتیجی وزیر دہیان سنگھ کے ہاتہی پر
سوار ہوکر لوٹا لیکن ایک دروازہ مین پہنچتے ہی اُسکے برج کا شہتیر سنگین اُنکے سر پر گرا
اسکے صدمہ سے اوتم سنگھ تو فوراً مرگیا اور کنور صاحب کو ایک صدمہ شدید پہنچا
دہیان سنگھ نے کنور صاحب کو اپنی گود مین لیکر اُنکو پالکی مین جو کہ معلوم کیوسطے وہان پیشتر سے
اُسوقت موجود تہی ڈالکر قلعہ کے اندر لیگیا اور قلعہ کے دروازہ بند کردئے ہرچند اسوقت لہنا سنگھ
مجیٹھیہ اور اور سردارون نے ہمراہ پالکی کے اندر جانے کا قصد کیا لیکن کسیکو دہیان سنگھ نے
اجازت ندی
باستماع اس خبر وحشت اثر کے جمیع سرداران واسطے دریافت حال طبیعت کنور صاحب کے آئے
لیکن کسیکو اجازت اندر آنے کی نملی
ہرچند اُنکی والدہ اور اُنکی بیویون نے چاہا کہ کسیطرح سے اُنکو دیکہین بلکہ اُنہون نے دروازہ قلعہ پر آنکر بعد
رونے اور چلانے کے دستک دی لیکن اُنہین سے بہی کسیکو اندر آنے کا حکم نہوا اور سوائے وزیر اور دو پہاڑی
سردارون کے اور کوئی شخص پاس کنور صاحب کے نرہا
غرضکہ تہوڑی عرصہ تک قلعہ مین سن سان رہا
بعد تہوڑی دیر کے ایک آدمی نے سردارون سے جو کہ قلعہ کے دروازہ پر کہڑے تہے آکر کہا کہ
کنور صاحب کو صدمہ شدید پہنچا ہی لیکن یقین ہی کہ اُنکو جلد شفا ہوجاوے گی - مقام خوف کا

نہین ہے اور تم اپنے اپنے مکانون کو چلے جاؤ

اس سے دو گھنٹہ بعد دہیان سنگھ اپنے دو بھائیون کو قلعہ مین چھوڑ کر اپ چندر کنور والدہ کنور موصوف کے پاس گیا اور ایک پوشیدہ ملاقات مین اُس سے یہہ کہا کہ اپ کے لڑکے نے وفات پائی — جبکہ مین اُنکو پالکی پر سوار کرا کے لایا تہا باوجودیکہ وہ بالکل بیہوش نہین تہے لیکن اُنکے اسطرح کا صدمہ پہنچا تہا اُنسے توقع زیست کی بالکل نہین رہی تہی اب مناسب ہی کہ اپ اس ماجرے کو پوشیدہ رکہئے اور اب اپ گدی نشین ہوین گے اور جب مرضی اپ کے بالکل کاروبار انجام پاوینگے

غرضکہ وہ اُنکو اسطرح سے سمجہا بُجہا کر اپنے مکانکو گیا اور اراکین سلطنت کو بُلا کر بالکل ماجرا کہا اور درباب پوشیدہ رکہنے خبر وفات کنور صاحب کے کمال تاکید کی

بعد اسکے اُسیوقت دہیان سنگھ نے ایک خط شیر سنگھ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پٹیالہ کو کہ جو مقام بعد وفات سدا کنور کے اُسکے ہاتہ ایا تہا لکہا کہ اگر اپ مہاراجہ لاہور ہوا چاہتے ہین تو عرصہ ۴۸ گھنٹون مین جسطرح پر کہ ممکن ہو اپنے تئین داخل لاہور کیجئے چنانچہ ایسا ہی ہوا بوقت داخل ہونے شیر سنگھ کے خبر وفات کنور نونہال سنگھ کی مشتہر کی گئی اور اُنکی تجہیز وتکفین ہوئی

اسطرح پر عرصہ قریب ایکسال مین لڑکے اور پوتے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے وفات پائی اور سلطنت مین بڑی بی انتظامی نمودار ہوئی

دہیان سنگھ نے خیال کیا کہ اگر چند کنور گدی نشین ہوگی تو سندہان والہ جسے کہ وہ بہت

ڈرتا تہا اُسکو اور اُسکے بہائیونکو عہدہ ہاے جلیلہ سے برطرف کرینگے اسلئے اُسنے جمیع سردارون کو بلاکر کہا کہ سکہون پر حکمرانی کرنا ایک عورت کا کام نہین ہے اور ماسوا اسکے یہہ غیر ممکن ہی کہ مین بصلاح عورت کے کاروبار سلطنت کو انجام کرون اسلئے یہہ مناسب ہی کہ شیر سنگہ کو تخت پر بٹہاوین اور اُسکو مہاراجہ لاہور بناوین

یہہ ٹہان کر اُسنے کچہہ تہوڑی سی فوج کو اپنا شریک کرلیا اور واسطے گدی نشینی راجہ شیر سنگہ کے تدبیرین کرنے لگا

سندہان والا چند کنور کے مدد معاون ہوئے ۔ اور راجہ گلاب سنگہ بہی جموسے اکر ظاہرا مہارانی ہی کا شریک ہوگیا

وزیر سلطنت نے یہہ دیکہکر شیر سنگہ سے کہا کہ آپ پٹیالہ کو تشریف لیجائے اور پہر مین تجویزین واسطے آپکے تخت نشینی کے کیا کرونگا اور ان شاء اللہ تعالی آپ بدون مقابلہ کے گدی ریاست پر جلوہ افروز ہونگے

یہہ کہکر راجہ شیر سنگہ کو اُسنے پٹیالہ کو رخصت کیا اور اپ جمو کو چلا گیا اور اپنے وکیل وجاسوس اسلئے لاہور مین چہوڑ گیا کہ وہ فوج کو واسطے امداد شیر سنگہ کی راضی کرین غرضکہ دہیان سنگہ قریب ایک مہینے کے جمو مین رہا ۔ بلہ وکیلون نے اُسکے مرضی کے موافق کام کرلیا اُنہون نے اطلاعی خط وزیر موصوف کو اس مضمون سے بہیجے کہ آپ راجہ شیر سنگہ کو لیکر یہان آئے اور بالکل فوج اپ کی شریک ہی

ادہر تو دہیان سنگہ کے وکیل فوج کو اپنے اقا اور راجہ شیر سنگہ کا شریک کرتے ہی

اور اُدہر جوالا سنگہ وکیل راجہ شیر سنگہ کا فوج کو اپنے اقا کے شریک ہونے کی لئے
ترغیب دیتا تہا مطلب اصلی اسکا یہہ تہا کہ راجہ شیر سنگہ نے اُسے یہہ نوشتہ دیا تہا
کہ اگر مین بلا مدد راجہ دہیان سنگہ کے راجہ لاہور ہونگا تو تجھکو ضرور وزیر سلطنت کرونگا
جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی دہیان سنگہ نے شیر سنگہ کو جمو سے لکہا کہ اپنے فوج کو
تمہارا شریک کیا ہی تم فوراً لاہور مین دروازہ شالہ مار مین ہوکر داخل ہو اور وہان مین
تمسے ملونگا ۔ اور مطلب خاص اُسکا اس بات سی یہہ تہا کہ ایا فوج سکہہ شیر سنگہ کے شریک
ہوتی ہے یا نہین اور اگر نہین تو اُسکے ساتہہ کسطرح پیش آتی ہے

بمجرد پہنچنے خط کے شیر سنگہ معہ اپنے تین سو ہمراہیون کے دروازہ شالہ مار پر آموجود
ہوا اور جبکہ وزیر کو وہان نہ دیکہا بہت مایوس اور متعجب ہوا

جوالا سنگہ نے اُس سے کہا کہ اگر وزیر نہین آیا کچہہ مضایقہ نہین ہے ۔ فوج سب اپنی
مطیع اور فرمان بردار ہی اور اگر میری دانست مین اپ شہر پر حملہ کرینگے تو فوراً فتح یاب
ہونگے

شیر سنگہ نے یہہ سُنکر فوج کو جو کہ مقام میان میر مین مقیم تہی یہہ کہلا بہیجا کہ مین یہان
آیا ہون اور تمکو چاہئے کہ تم میرے ممد و معاون ہو

فوج نے کہلا بہیجا کہ ہم کل بہ ہوکے اوا پر اکر خیمہ زن ہونگے اور وہان تمسے ملینگے
چنانچہ شیر سنگہ بہی اُسی مقام پر ٹہرا اور منتظر رہا کہ دیکہئے اب پردہ غیب سے کیا
ظاہر ہوتا ہے

کچھہ فوج نے انکار کیا کہ ہم بغیر آنے دیوان سنگھہ کے شیر سنگھہ کے ہرگز شریک نہونگے لیکن جواہر سنگھہ کے سمجھانے سی اُنہون نے بہی مرد دینی کا اقرار کیا - چنانچہ دوسرے روز علی الصباح کُل فوج حسب وعدہ کے آئی اور افسران فوج خالصہ اور پنچون نے حضور راجہ شیر سنگھہ مین آکر مجرا کیا اور اُسکو مہاراجہ لاہور مشہور کیا اور واسطے مبارکبادی اس امر کے سلامی توپون کی سر ہوئی

محاصرہ لاہور

جبکہ خبر آنے شیر سنگھہ کی مشہور ہوئی راجہ گلاب سنگھہ نے چند کنور اور جمعدار خوشحال سنگھہ اور سردار تیج سنگھہ کو جمع کرکے صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیئے

بعد اسکے اُسنے اپنے بہائی دیوان سنگھہ کی کچھہ تھوڑی سی فوج جمع کی اور اُسکو واسطے مقابلہ دشمن کے روانہ کیا

یہہ فوج قریب دو ہزار ادیسون کی تہی اور اُسکے ساتہہ دس ضرب توپ تہین

یہہ فوج شالہ مار کیطرف نصف میل بہی نہین پہنچنے پائی تہی کہ گلاب سنگھہ سو سو سوارون کے گیا اور فوج سے کہا کہ حضوری باغ کو لوٹ آئی - اور اُسکے وسیلہ سی وہ بالکل قلعہ پر قابض ہوگیا

اُسنے رانیصاحبہ سے کہا کہ بالکل فوج خالصہ جو کہ قریب ساٹھہ ہزار کے ہی شیر سنگھہ کے شریک ہوگئی ہی اسصورت مین اتنی قلیل فوج سے دشمن سے لڑنا بعید از عقل ہی

گلاب سنگھہ کو یقین تہا کہ دیوان سنگھہ کے آنے تک شیر سنگھہ ہرگز ارادہ لینے شہر یا قلعہ کا

نکریگی کیونکہ وزیر موصوف نے اُسکو یہہ لکھا تہا کہ میں اگر بصلاح راجہ گلاب سنگہ کے بدون مقابلہ کے تمہارا قبضہ بالکل قلعہ پر کرادونگا اور تمکو گدی راجائی پر پہنچا دونگا۔ لیکن اُسکے توقع کے برخلاف دوسرے روز شیر سنگہ نے ارادہ کیا کہ بلاامد وزیر دیبان سنگہ کے وہ شہر و قلعہ کے خالی کرالے اور اسلئے اُسنے واسطے حمایت کے طیار بان کین

گلاب سنگہ نے یہہ دیکھکر ارادہ کیا کہ جسطرح ممکن ہو قلعہ کو دیبان سنگہ کے آنے تک بچانا چاہئے تاکہ شیر سنگہ جانے کہ میں صرف بسبب وزیر موصوف کے مالک تخت و تاج ہوا

شام کو گلاب سنگہ ہاتہی پر سوار ہوکر شہر کے دروازہ اور برج دیکھنے گیا اور اُنکے محافظون کو بہت سا روپیہ دیا اور اُنسے کہا کہ جب شیر سنگہ شہر پر حملہ اور ہو حتی الوسع مزاحمت شدید کرنا بعد ازین وہ لوٹکر قلعہ مین آیا اور بالکل فوج اور افسرونکو بلواکر اُنسے قسمین لین کہ وہ تادم زیست شیر سنگہ کا مقابلہ کرین گے اور قلعہ کو اُسکے قبضہ مین نہ آنے دین گے

بعدہ چندر کنور کی طرف سے سبکو چار مہینے کی تنخواہ دی۔ اور اُنسے اقرار کیا کہ بعد اختتام لڑائی کے تمکو اور بہت سا انعام دیا جاویگا

جسوقت قریب دو گہنٹہ کے رات باقی رہی تہی شیر سنگہ معہ اپنی فوج کے براہ دہلی دروازہ اور تکسال دروازہ وغیرہ کے شہر مین داخل ہوا اور باعث اسکا یہہ تہا کہ اُسنے دربانون کو بہت سا روپیہ بطور رشوت کے دیا تہا

غرضکہ صبح ہوتے ہی بالکل فوج خالصہ شہر مین داخل ہوکر باواز بلند "واہ گرو جی کی فتح واہ گرو جی کا خالصا جی" کہتی ہوئی واسطی محاصرہ قلعہ کے آئی

اُنکے ساتھہ اپنی توپین تھین کہ اُنکا ایک سلسلہ گرد قلعہ کے لگایا گیا تہا اور تسپر بہی بہت سی توپین
بسبب نہونے جگہہ کے اُنکے پیچہے لگائی گئی تھین
محصورین قلعہ کے اِن طیاریونکو دیکہکر ہوش وحواس بجا نتہے اور سب مخوف وہراسان تہے کہ دیکہئے
کیا ہوتا ہی
اُنہون نے دو دروازونکو جو کہ حضوری باغ اور شرقی کنارہ شہر کیطرف تہی بند کرلئے اور اُنکے
اندر دو توپین گراپ کی بہری ہوئی رکہین
اسوقت شیر سنگہ نے حکم دیا کہ حضوری باغ کے طرف کے دروازہ کے مقابل بارہ ضرب توپ لگائی
جاوین چنانچہ بعد صاف کرنے میدان کے تعمیل حکم کی ہوئی
بعدازین قلعہ کے محاصرہ کرنیوالون نے واسطے ڈرانے محصورین کے اپنی بالکل توپون سے
جو کہ قریب دو سو تیس کے تھین گولہ اندازی کرنا شروع کی چنانچہ اُسکے صدمہ سے قلعہ مین بڑا
تہلکہ ہوگیا اور بالکل قلعہ ہلنے لگا
بعد اسکے گولہ اندازی یکایک موقوف ہوگئی اور غل وشور جو کہ سابق مین ہوتا تہا مبدل بخاموشی
ہوا۔ پہر دہ بارہ ضرب توپ جو کہ مقابل دروازہ حضوری باغ کے لگائی گئین تھین سر ہوئین
اور اُنکے صدمہ سے دروازہ قلعہ کا گر پڑا
بمجرد اسکے دو تین سو اکالی بہ ارادہ قلعہ مین داخل ہونے کے یکبارگی حملہ اور ہوئے چنانچہ ایک نے
تو اُنمین سے اپنی تلوار توپ مین گہسیڑ دی لیکن ایک گولہ انداز اور ایک خلاصی نے جو کہ
بچ رہی تہے دونو توپین یکبارگی چہوڑ دین اور اُنکے صدمہ سے قریب سو اکالیون کے

ضایع ہوئے

اسطرح پر ان دونو شخصون نے دونو توپون سے کئی فیر کئے اور انجام اسکا یہہ ہوا کہ مخالف بھاگ گئی اور انکی بارہ توپون کے اکثر گھوڑے مارے گئے اور کئی ایک توپین بیکار ہوگئین یہہ ماجرا دیکھکر قلعہ کی تھوڑی سی فوج بلا حکم گلاب سنگھ کے دشمنون پر حملہ آور ہوئی اور انکو حضوری باغ سے نکالدیا

اس لڑائی مین قریب تین سو سکھون کے ماری گئے سو سکھہ مجروح ہوئے اور پچاس قید ہوئے جبکہ حضوری باغ مین یہہ ہو رہا تھا فوج شیر سنگھ نے مشرقی دروازہ پر چھ ضرب توپ سے حملہ کیا لیکن بسبب گولہ اندازی قلعہ والون کے اکثر گولہ انداز مارے گئے اور جو حال کہ حضوری باغ مین ہوا تھا وہی یہان بھی ہوا

جبکہ اسطرح پر محاصرہ کرنیوالون نے دونو دروازون پر شکست کھائی انہون نے یکبارگی اپنی بالکل توپون سے گولہ اندازی کرنا شروع کی اور اس سے یقین تھا کہ قلعہ کی دیوارین گر پڑین لیکن گلاب سنگھ کی فوج نے قلعہ کے اندر سے ایسی تشبازی شروع کی کہ اسکے صدمہ سے بہت سے گولہ انداز مارے گئے اور بہت سی اپنی توپین چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے مگر سلطان محمد کی چھتیس ضرب توپ باوجود اسکے گولہ اندازی کرتی رہین — اور باعث اسکا یہہ تھا کہ گولہ انداز زبردستی سے شہر مین سے عورتین پکڑ لاتے تھے اور وہ اپنی حفاظت کے انکو اپنے سامنے کھڑا کیا تھا۔ قلعہ والے بسبب رحم کے گولہ نہین سر کرتے تھے اور برخلاف اسکے سلطان محمد کی توپون سے برابر گولہ اندازی ہوتی تھی

جبکہ قلعہ والون نے دیکھا کہ مقابلہ نکرنے سی ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہی اُنہون نے لاچار ہوکر
اپنی توپون سی گولہ اندازی شروع کی

باوجودیکہ ہزار یا بارہ سو عورتون کو گولہ اندازون نے واسطی اپنی حفاظت کے ساتھی کیا
کرلیا تہا لیکن قلعہ والون نے اِس غفلمندی اور ہنر سے گولہ سر کئے کہ ایک سو چہاسی گولہ انداز
مقتول ہوے اور صرف اُنیس عورتین ماری گئین

دقیہ روز قلعہ والون نے رمت قلعہ مین صرف کیا اور سکہون نے جو کہ شیر سنگہ کے طرف
تہے اپنی توپون کے مورچہ گہرون مین اور دیوارون کے نیچی لگائے اور توپون کے مُنہہ
دیوارون مین سوراخ کرکے قلعہ پر گولہ اندازی کرنے کے لئی باہر نکال رکہے

چار بجے صبح کے سکہون نے اپنی پوشیدہ مورچون سے گولہ اندازی کرنا شروع کی اور قلعہ والے
اُسکا کچہہ جواب ندیسکے کیونکہ قلعہ کی دیوارون مین توپون کے اُس سوراخ نہین تہے کہ اُنہین رکہکر وہ گولہ اندازی
کرتے اور قلعہ کے اوپر سی گولہ اندازی کرنا امر فضول تہا۔ اسلئے اُنہون نے دیوارین
سوراخ کرنا چاہا لیکن بسبب کمزور ہونے مصالح کے وہ اِس سے باز رہی بعدہ اُنہون نے
قلعہ کے اندر مٹی اور کاٹہہ کے مورچہ بنائی اور اُسکے سامنے کی دیوارین ڈہاڈالین

واضح ہو کہ اسوقت قلعہ مین قریب بارہ سو سکہون کے تہے اور اُنکا یہہ ارادہ تہا کہ قلعہ مین غدر
مچادین اور اپنی بہائی بندون کے شریک ہوجاوین اِس باعث سے چار ضرب توپ
معہ کچہہ فوج کے اُنپر متعین کی گئین

غرضکہ تین دن رات برابر گولہ اندازی ہوتی رہی

باوجودیکہ سکھہ گولہ اندازی کرتے تہی لیکن اُسکے صدر سے صرف قلعہ کو نقصان پہنچتا تہا اور قلعہ والون کو چندان تکلیف نہین ہوتی تہی

اب شیر سنگہ نے بادشاہی مسجد کے ہر یک مینار پر پانچ چہہ بندوقچی مقرر کئے تاکہ وہان سے قلعہ پر گولیان ماریں

یہہ شخص ذات کے موچی تہی اور شمار مین چالیس تہے۔ یہہ خوب نشانہ لگایا کرتے تہی چنانچہ اسی کے سبب سے ہر ایک کو اُنمین سے شیر سنگہ دس یا بیس روپیہ روز دیتا تہا اور یہہ لوگ حقیقت مین قلعہ والونکو بڑی تکلیف دیتی تہے اور اُنکا بڑا نقصان کرتے تہی چونکہ یہہ محفوظ جگہہ مین تہی اسلئے اُنکو کسیطرح پر قلعہ والے ایذا نہین پہنچا سکتے تہی

اسیطرح پر دونو طرف سی گولہ اندازی ہوتی رہی اور صدہا مجروح و مقتول ہوئے

یوم محاصرہ سی پانچوین روز بوقت شام یہہ خبر آئی کہ راجہ دہیان سنگہ جموسی آگیا اسلئے شیر سنگہ نے حکم دیا کہ قلعہ پر آتشباری موقوف ہو اور ایک ایلچی واسطے ہونے صلح کے گلاب سنگہ کے پاس بہیجا چنانچہ بجواب اسکے گلاب سنگہ نے کہلا بہیجا کہ جب تک اُسکا بہائی دہیان سنگہ نہ آویگا ہرگز صلح نہوگی جبکہ شیر سنگہ نے یہہ جواب سُنا اُسنے دوسرا ایلچی پاس وزیر دہیان سنگہ کے روانہ کیا اور اُس سے یہہ کہا کہ تو وزیر موصوف سے کہنا کہ بسبب سرکشی فوج کے قلعہ پر حملہ کیا گیا تہا اور اسمین بن بالکل تقصور ہو اسکے جواب مین دہیان سنگہ اور اُسکے چہوٹے بہائی سوچیت سنگہ نے جو کہ اوقت شاہدرہ سے دو تین کوس پر تہے یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ شیر سنگہ کا بالکل بہانہ ہی اور اُسی کے حکم سے قلعہ پر حملہ ہوا ہے۔ فوج بدون اجازت اُسکی کے قلعہ پر چلا اور نہین ہوئی ہے اب

اُسکو چاہئی کہ وہ قلعہ فتح کرلے اور جو کچھہ اُسکے دلمین ہو سو کرے - ہمین اس معاملہ سے کچھہ غرض نہین ہے

یہہ سُنکر شیر سنگھہ مخوف ہوا اور اُسنے سکھون سے کہا کہ تم قلعہ پر گولہ اندازی نکرو لیکن اُنہون نے کہا کہ جبتک ہم قلعہ کو خاک مین نملادین گے اور محصورین کو قتل نکرینگے ہم ہرگز باز نرہینگے

شیر سنگھہ نے خیال کیا کہ اُنکا منشا صرف قلعہ کے فتح کرنے سے نہین ہی بلکہ اُنکا مطلب خاص یہہ ہے کہ قلعہ کو فتح کرکے خوب لوٹین اور دولت کثیر حاصل کرین

یہہ اپنے دلمین سوچ اور سمجھہ کر اُسنے اپنے پانچ سو گھوڑ چڑھون کو معہ چند سردارون کے پاس راجہ دہیانسنگھہ کے بھیجا اور اُنہون نے جاکر یہہ کہا کہ آپ مہاراجہ شیر سنگھہ کا قصور معاف کیجئے اور اُنکے پاس تشریف لیجائے کیونکہ وہ آپ کے منتظر بیٹھے ہین

جبکہ دہیان سنگھہ اور سوچیت سنگھہ نے راجہ صاحب کیطرف سے یہہ عجز دیکھا وہ معہ اپنے پانچ سو آدمیون اور اُن سواردن کے جو کہ شیر سنگھہ نے بھیجے تھے شروع محاصرہ سے چوتھے روز داخل شہر لاہور کے ہوئے

شیر سنگھہ اُنکے استقبال کے لئے شہر پناہ تک گیا اور ننگے پیر ہو کر اور ہاتھہ جوڑکر کہا کہ تم میرا قصور معاف کرو کیونکہ جو کچھہ کیا فوج خالصہ نے کیا

یہہ سُنکر دہیان سنگھہ چپکا ہو رہا اور معہ دس بارہ سواردن کے فوج سکھہ مین جو کہ اُسوقت ٹکسالی دروازہ پر تھی چلا گیا اور اُنسے کہا "مجھی تمہارا نقصان دیکھنے سے کمال رنج معلوم ہوتا ہی - اگر تم میرا کہا مانتے اور میرے منتظر رہتے تو ایک بھی قطرہ خون کا زمین پر نگرتا -

خیر جو کچھہ ہوا سو ہوا اب بہی اگر تم جلدی نکرو تو سب کچھہ ہو سکتا ہی" - سکہون نے یہہ سُنکر قلعہ پر گولہ اندازی موقوف کر دی اور اُسی روز بوقت شام صلح کی تجویز ہوئی

دوسرے روز بوقت صبح یعنی شروع محاصرہ سی ساتوین روز سکہونکو اپنی مردون کی نعشین جلانے اور شہر کے صاف کرنے کی فرصت ملی

بروقت شمار کے دریافت ہوا کہ اِس محاصرہ مین سکہون کے چار ہزار سات سو چہاسی (۴۷۸۶) آدمی چھہ سو دس گہوڑی اور تین سو تیس (۳۳۰) بیل مارے گئے تہے اور محصورین کے صرف ایکسو تیس (۱۳۰) آدمی قتل ہوئے تہے بروقت محاصرہ قلعہ کے گلاب سنگہ نے فوج کو بہت روپیہ تقسیم کیا یہان تک کہ ہر ایک سپاہی کو سو روپیہ سے کم نملے تہے

شروع محاصرہ سی ساتوین روز صلح بشرایط مفصلہ ذیل قرار پائی

اول یہہ کہ رانی چند کنور کو جاگیر کہ دی کدیالا کی جو کہ قریب جموکے واقع ہی اور اُسکا محاصل نو لاکہہ روپیہ سالانہ ہی واسطے اُسکے پرورش کے ملی اور کاروبار جو کہ متعلق اس جاگیر کے ہون اُنکو گلاب سنگہ انجام دیا کرے

دویم یہہ کہ شیر سنگہ چند کنور سی شادی کرنے کا خیال اپنی دلمین نہ لاوے

سیوم یہہ کہ قلعہ کی فوج نے روک ٹوک اور بعہ اپنی نشانون کے قلعہ سے چلی جاوے

چہارم یہہ کہ واسطے تکمیل اِن شرایط کے ضمانت معتبر دینی چاہئی

مطلب اصلی گلاب سنگہ کا چند کنور کو جاگیر دلوانی اور اُسکی شادی نکرانے سی یہہ تہا کہ بعد اُسکے وفات کے وہ خود اُسکی جاگیر پر قابض ہو جاوی چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ سوا اسکے رانی صاحبہ جو بہت

جواہرات اپنے ساتھ لیگئی تہین وہ بہی گلاب سنگہ کے ہاتھہ لگے

جبکہ عہدنامہ ہوگیا قلعہ کی فوج نے اپنی روانگی کی طیاریان کین

گلاب سنگہ سولہ چھکڑے روپیہ سے بہرواکر اور اُنپر تہوڑے سے گولہ رکھکر بنام نہاد میگزین کے لیگیا

سوائے اسکے اُسنے ایک ایک تہلی اشرفیون کی اپنے پانچ سو سپاہیون کے ہاتھہ مین دی اور قسم جواہرات

اور زیور سے اُسنے اپنی گہوڑ چڑہ کے سپرد کیا

سوائے اسکے بارہ عمدہ گہوڑے رنجیت سنگہ کے اسطبل مین سے لیکر اور اشیاء قیمتی پشمینہ کے

پسند کر کے معہ اپنی فوج کے شروع محاصرہ سے اٹہوین روز رات کو قلعہ سے چلا گیا اور مقابل

شاہدرہ کے دریاے راوی پر خیمہ زن ہوا اور وہان دو روز تک قیام کیا

اسعرصہ مین وہ مہاراجہ شیر سنگہ کے پاس آیا اور بہت سی خوشامد اور چاپلوسی کی اُسنے کوہ نور

جو کہ وہ خزانہ سے لیگیا تہا مہاراجہ موصوف کے نذر کیا اور کہا کہ مینے صرف واسطے حفاظت

خزانہ سرکاری کے قلعہ مین مقابلہ کیا تہا

بعدازین وہ رخصت ہوکر جمو کو چلا گیا اور اپنی صوبہ کے انتظام مین مصروف و مشغول ہوا

حال گلاب سنگہ اور کاروبار متعلق افغانستان

جبکہ گلاب سنگہ بخیر و عافیت تمام جمو مین پہنچا اُسکو حکم ہوا کہ وہ سکہونکو جنہون نے کہ اسوقت

کشمیر مین سرکشی کی تہی سزا دی چنانچہ اُسنے جاتے ہی دو پلٹنونکو جنہون نے کہ اپنی حاکم میان سنگہ کو

مار ڈالا تہا قتل کیا اور وہان سے ہزارہ کو گیا اور پایندہ خان حاکم ترنول کو مطیع کیا

اس مقام پر اُسکو کابل کے بلوہ کی خبر پہنچی

یہہ مشہور ہی کہ گلاب سنگہ اور اُسکا بھائی دھیان سنگہ اِس سرکشی کے حال سی کئی مہینے پہلے سے واقف تہی اور امرار کابل سے آمد و رفت رکھتی تہے لیکن ظاہرا انگریزون کے مددگار تہے

یہہ گلاب سنگہ ہی کے مہربانی سے تہا کہ برکنڈیر والہ کو دریاے اٹک کے عبور کرنے مین بڑی مدد واقع ہوئی تہی

اگرچہ موافق اقرارے اور بہی واسطے ظاہرداری کے اُسنے ایک پلٹن مسلمانون کی واسطے امداد فوج انگریزی کے درہ خیبر مین اُنکے ساتہہ کردی تہی اور اُس سے یہہ بہی کہا تہا کہ اگر کچہہ ضرورت ہو تو فوج انگریزی کے ساتہہ تم جلال آباد تک جانا لیکن اُنسے یہہ پوشیدہ کہدیا تہا کہ تم اُسکے برخلاف عمل کرنا - چنانچہ اُنہون نے ایسا ہی کیا یعنی وہ فوج انگریزی کو درہ خیبر مین چہوڑکر اپ اٹک کو واپس چلے آئی مطلب گلاب سنگہ کا اُس سے یہہ تہا کہ فوج انگریزی کو بہت تکلیف ملے اور وہ بالکل تباہ اور برباد ہوجاوے چنانچہ بسبب نملنے مدد سکہون کے برگنڈیر والہ صاحب جلال آباد مین بہت روز دیر مین پہنچے اور جس لئے کہ یہہ گئے تہی وہ مقصد اس سے بخوبی نہ نکلا کیونکہ اگر یہہ فوج پہلے سی جلال اباد مین پہنچ جاتی تو فوج کابل کو کسیطرح کی تکلیف نہوتی

چند روز بعد اسکے جنرل پالک صاحب پیشاور مین داخل ہوئے اور گلاب سنگہ اُنکی ملاقات کے لئے آیا

باوجودیکہ وکیل سرکاری گلاب سنگہ سی اکثر کہتا تہا کہ اپ ہزارہ سی واسطے ملاقات جنرل موصوف کے تشریف لیچلئے لیکن وہ ہر روز لیت ولعل کرتا تہا اور مطلب یہہ تہا کہ کسیطرح پر اُنکی روانگی مین دیر ہو - چنانچہ گلاب سنگہ [illegible] روز ہزارہ سے پیشاور مین داخل ہوا اور اُن دونو

شہرون کے درمیان مین فاصلہ بھی اتنی ہی میل کا ہے

جسوقت اپنی داخل ہونے کے اُسنے سپاہیون انگریزی کو درہ خیبر مین جانے سے بہت ڈرایا چنانچہ

بسبب خوف کے بعض سپاہیون نے نوکری چھوڑ دی لیکن اکثر مستقل مزاج اور نمک حلال رہے

اور کابل مین پہنچکر افغانون سے لڑی اور داد مردانگی کی دی

راجہ گلاب سنگھ انگریزون سے بظاہر داری بہت پیش آتا تھا اور اُنسے ہمیشہ یہہ ہی کہا کرتا تھا

کہ مین آپکا مددگار ہون جو حکم ہو بجالاؤن لیکن در پردہ یہی چاہتا تھا کہ کسیطرح پہ انگریزون کی

شکست ہو اور اُنکی بالکل فوج ذلیل و خوار ہو

جسوقت اُسنے ہزارہ مین رہنے سے کچھہ فایدہ نہ دیکھا وہ جمو کو چلا گیا اور بدستور اپنے ملک کے کاروبار

مین مصروف ہوا

حال قتل ہونے جوالا سنگھ اور رانی چند کنور والدہ نونہال سنگھ

یہہ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ جوالا سنگھ مختار شیر سنگھ نے بامید حاصل کرنے وزارت کے فوج کو

درباب حملہ اوری قلعہ سکے بہت ترغیب و تحریص دی تھی اور اُنکو اپنا شریک کر لیا تھا اور

اگرچہ بوقت انے دیبان سنگھ کے شیر سنگھ نے سکھونکو قلعہ پہ گولہ اندازی کرنے سے منع کیا تھا

لیکن اُنہون نے اُسکے کہنے سے اِس حکم کی تعمیل نکی بلکہ بارہ گھنٹہ تک گولہ اندازی برابر جاری رکھی

اور جسوقت دیبان سنگھ اور شیر سنگھ معہ اور سردارون کے اُنکی پاس آئی اور اُنکو انعام دیا اور سمجھایا

تو وہ اِس سے باز رہے

بعد ازین جسوقت گلاب سنگھ قلعہ کو خالی کرکے شاہدرہ کو جاتا تھا جوالا سنگھ نے سکھون کو

دا بسطے حملہ کرنے کے ترغیب دی تہی اور وہ اسپر مستعد ہوئی تہے لیکن یہہ خبر دہیان سنگہ کی
شیر سنگہ کو پہنچی اس باعث سے وہ اس حرکت سے باز رہی

دہیان سنگہ ہمیشہ جوالا سنگہ کو اپنا اور اپنی بالکل خاندان کا دشمن خیال کرتا تہا اور ہمیشہ اسکے
تخریب کا ساعی رہتا تہا

اول اسنے اپنی لیاقت اور عقلمندی سے اسکے طرف سی اقا کے دلمین شک ڈالدیا چنانچہ جب کہ
شیر سنگہ نے اسکو شاہدرہ سے جہانکہ وہ معہ چہہ ہزار سوارون کے خیمہ زن تہا بلوایا
وہ کچہہ دالمین کالا سمجہہ کر نہ ایا۔ چنانچہ اسکے فوج نے بہی اس سے کہا کہ ہم تیرے شریک ہین
جو کچہہ ہوگا سو دیکہہ لینگے

شیر سنگہ چوبیس گہنٹہ تک اسکے آنی کا منتظر رہا اور جبکہ وہ اس عرصہ مین نہ آیا مہاراجہ موصوف
معہ دہیان سنگہ اور اور سردارون کے بہت سی فوج لیکر دا بسطے تنبیہ سرکش کے گئے

شیر سنگہ نے جوالا سنگہ کو معہ چہہ ہزار سوارون کے شاہدرہ مین مقابلہ کیوا بسطے مستعد پایا لیکن
جبکہ شیر سنگہ قریب پہنچا وہ برخلاف توقع کے اسسے آنکر ملگیا

مہاراجہ اسکو اپنی ساتہہ لیگئے اور وہان جاکر اسکو پابزنجیر کرکے قید کیا

یقین تہا کہ اسکا اقا اسکی وفاداری اور قدامت نوکری کا خیال کرکے بعد چند روز کے اسکو رہا
کردیتا لیکن دہیان سنگہ نے شیر سنگہ کی طبیعت کو اسکی طرف سی یہان تک ورغلایا کہ
وہ سیر گندہا اتا جسمین اتنا ہی نمک ملا ہوتا تہا اسکو دا بسطے خوراک کے ملتا تہا اور ہر روز
اسکے تازیانہ لگا کرتے تہے

اسطرح پر ایک مہینا گذرا اور بعدازین مہاراجہ سی وزیر نے حکم لیکر اُسکو قلعہ شیخوپورہ مین بھجوایا
اور دس روز بعد اُسکے بسبب سختی اُسکے محافظون کے وہ بیچارہ مرگیا
بعد چند روز کے شیر سنگھ کو خبر ہوئی کہ وہ اپنی موت سے مرگیا اور پھر کبھی کمبخت جوالا سنگھ کا
ذکر زبان پر بھی نہین لایا
اوپر ہم لکھہ چکے ہین کہ واسطے پرورش رانی چند کنور کے ایک جاگیر نو لاکھہ روپیہ کے قریب
جموکے مقرر ہوئی تہی اور گلاب سنگھ اُسکا مختار مقرر ہوا تہا چنانچہ اِس جاگیر سے صرف
واسطے اخراجات روزمرہ کے رانیصاحبہ کو روپیہ ملتا تہا اور باقی گلاب سنگھ ہضم کرتا تہا
رانیصاحبہ جوکہ اتنک قلعہ مین رہا کرتی تہین اُس مکان مین جوکہ کنور نونہال سنگھ نی واسطے
اپنے رہنے کے شہر لاہور مین تعمیر کرایا تہا جا رہین
اگرچہ اُنکا ارادہ قلعہ ہی مین رہنے کا تہا اور شیر سنگھ بہی یہی چاہتا تہا کیونکہ اُسکا یہہ ارادہ تہا
کہ وہ چادر ڈالکر اُسکو اپنی رانی بنا لیوے لیکن گلاب سنگھ نے مہارانی چندہ سی ایسے
جوڑ توڑ کئے کہ یہہ بات ہونے نپائی
وجہہ اِس جوڑ چلنے کی یہہ تہی کہ گلاب سنگھ نے خیال کیا کہ اگر رانی صاحبہ اور شیر سنگھ مین
شادی ہوجاوے گی تو بالکل مال رانی موصوفہ کا اُسکے ہاتہہ نہین لگے گا اور سوائے اسکے
شیر سنگھ کو یہہ بہی معلوم ہوجاویگا کہ مین بہت سا اسباب قیمتی اور جواہرات وغیرہ لاہور سے
لے آیا ہون اور عجب نہین کہ وہ اُنکو مجھسے طلب کرے۔ نظر برین اُسنے چند کنور کو بہت ورغلایا
اور کہا کہ شیر سنگھ یہہ چاہتا ہے کہ تو کسیطرح پر خراب اور برباد ہو اسلئے تجکو چاہئے کہ تم کسی علیحدہ

مکان مین جاکر رہو۔ اور جتنا روپیہ کہ تمکو چاہیے گا مین دونگا۔ کسیطرح پر تکلیف نہوگی

اگرچہ شیر سنگہ نے اُس سے دو ایک دفعہ شادی کی درخواست بہی کی لیکن اُسنے انکار کیا اور کہا

کہ وہ بڑا بیوقوف ہی جو یہہ خیال کرتا ہی کیونکہ مین جیمل سنگہ کی لڑکی ہوکر ایک دہوبن کے لڑکے سے

شادی کرونگی

یہہ بات مہاراجہ لاہور کو بہت ناگوار ہوئی اور اُنہون نے حکم دیا کہ وہ ہمیشہ شہر مین رہا کرے

چنانچہ وہ بعض اوقات قلعہ مین بہی آیا کرتی تہی اور پہر اپنے مکانکو چلی جاتی تہی

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی شیر سنگہ معہ اپنی بالکل دربار کے وزیر آباد کو گیا اور چند کنور کی چار

لونڈیونکو پوشیدہ یہہ حکم دیا کہ تم اپنی رانی کو قتل کرنا اور مین بجلدی اس خدمت کے تم مین سے

ہر ایک کو پانچ پانچ ہزار روپیہ کی جاگیر دونگا

اِن نمک حرامون نے ایسا ہی کیا۔ دہیان سنگہ کے نوکرون اور ہیان سنگہ تہانہ دار قلعہ نے

چار ونکو گرفتار کرلیا لیکن ایک اُنمین سے بعد ایک تقصیر کے کہین کو بہاگ گئی۔ دو کے ہاتہہ کٹوا دیے

گئے اور چوتہی نے اپنی رہائی کیواسطے بہت سا روپیہ دیا الحق کردنی خویش آمدنی پیش

جبکہ خبر قتل رانی صاحبہ کی شیر سنگہ کو پہنچی وہ بہت خوش ہوا اور اپنی دلمین کہا کہ اب کوئی

دعویدار سلطنت نرہا

گلاب سنگہ کو بہی رانی چندہ کے مرنے سے بہت فایدہ ہوا کیونکہ وہ اُسکے بالکل مال و اسباب پر قابض و متصرف ہوگیا

حال قتل ہونی شیر سنگہ اور دہیان سنگہ کا

دہیان سنگہ نے اپنی بہائی کو جو کہ ابہی جمو مین پہنچا تہا ایک خط اسمضمون کا لکہا کہ مجہہ مین اور مہاراجہ

شیر سنگھ مین نفاق ہے اسلئے تم لاہور مین آؤ۔ کیونکہ مجھی تمسے ہمعقدہ مین صلاح کرنی ہی

بجو دیسنیے اس خط کے گلاب سنگھ دارالسلطنت کو آیا اور بعد چند روز کے پھر جمو کو لوٹ گیا

لینہا سنگھ سردار خاندان سندھانوالہ نے بروقت جلوس شیر سنگھ کے کچھہ مزاحمت کی تھی اس

باعث سے مہاراجہ موصوف نے اسکو قید کیا تھا اور عطر سنگھ اور اجیت سنگھ سرکار کمپنی کے ملک مین

چلے آئے تھی اور اسطرح پر قید سی بچے تھی لیکن از نومبر سبب کنور بہائی رام سنگھ کے شیر سنگھ

نے اول کو تو قید سے رہا کیا اور دو پچھلونکو اپنی ملک مین آنیکی اجازت دی چنانچہ وہ بفور سنے

اسبات کے پنجاب مین آئی

اجیت سنگھ اور لینہا سنگھ تو لاہور مین آئے لیکن عطر سنگھ سیدھا اپنی جاگیر کو چلا گیا

اُنکے پہنچنے پر بہائی رام سنگھ نے راجہ دیبان سنگھ سے اُنکی ملاقات کرائی اور بہت سفارش کی

وزیر موصوف نے اُنسے کہا کہ تم میری وسیلہ سے بلائے گئے ہو اور پھر تمہاری جاگیر تمکو ملیگی

دیبان سنگھ نے اُنکو اپنی باتون سے اپنا بڑا دوست بنالیا اور ہر ایک امر مین اُنکو اپنا

شریک کیا

اُسنے کہا کہ باوجودیکہ شیر سنگھ ظاہر اتمہارا دوست معلوم ہوتا ہی لیکن حقیقت مین دشمن قلبی ہے

اور اگر مین نہون تو وہ تمہارے ساتھہ بُری طرح سے پیش آوے

اسطرح پر دیبان سنگھ نے اُنکے دلونکو بھڑکایا اور وہ واقف ہوگئے کہ وزیر اور مہاراجہ مین

کمال نفاق اور نے اعتباری ہے

گلاب سنگھ کے جمو کے جانے سے چند روز بعد دیبان سنگھ کو معلوم ہوا کہ رنجیت سنگھ کا

پانچ چھہ برس کا ایک اور لڑکا ہی چنانچہ اُسنے ارادہ کیا کہ حتی الوسع اُسکو تخت پر بٹھانا چاہئے
دیبان سنگھ اُسکو اکثر بُلایا کرتا تہا اور اُسکو گود مین کہلایا کرتا تہا اور اُسکی تعظیم و تکریم کرتا تہا
مہاراجہ شیر سنگھ نے یہہ دیکھکر ارادہ کیا کہ جسطرح پر بنی وزیر کو علیحدہ کرنا چاہئے
جب کاروبار کی یہہ صورت تہی خاندان سندہان والہ درپے اپنی فایدہ اور تخریب راجہ اور وزیر
کے ہوئے
اُنہون نے خیال کیا کہ شیر سنگھ کو بالضرور ہمارے طرف سی شبہہ ہی اور وزیر نے ہمسے صرف اسلئے
دوستی پیدا کی ہی کہ ہم شیر سنگھ کو مار ڈالین
یہہ ٹہانکر وہ اول شیر سنگھ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم اپ کے نمک حلال اور ہم مذہب رعیت ہین
اسلئے ہم پر فرض ہی کہ ہم آپکو وزیر کی دغابازی سی اطلاع دین اور وہ یہہ ہی کہ اُسنے ہمکو اپکے
قتل کرنے کے واسطے بہیجا ہی اور بعوض اُسکے ساٹہہ لاکہہ روپیہ کی جاگیر دینی کا اقرار کیا ہے
اور اُسکا ارادہ ہی کہ دلیپ سنگھ کو تخت پر بٹہا دیے اور اپنی تئین وزیر اور ہمکو مدارالمہام بالکل
سلطنت کا مقرر کریے
یہہ سُنکر شیر سنگھ نے جو کہ مرد دلاور تہا اپنی تلوار نیام سے نکالکر اور لہنا سنگھ اور اجیت سنگھ کو
دیکر یہہ کہا "یہہ میری تلوار ہی اگر تمہارا ارادہ میرے قتل کرنیکا ہو تو اسمین دیر نکرو۔ لیکن اس بات کو
یاد رکہو کہ چند روز بعد وہی شخص جو کہ تمہارے یار وفادار معلوم ہوتے ہین تمہارے ساتہہ بہی
اسیطرح پر پیش اوینگے" یہہ سنکر سندہانوالہ سردارون کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اُنہون نے
مہاراجہ سے پوچہا کہ آپکو کیا یہہ یقین ہے کہ ہم ایسا کام کرینگے۔ اُنہون نے کہا ہم اپ کے

بچانے کے لئے آئی ہین اور نہ آپ کے قتل کرنے کے لئے اور یہہ صرف اسطرح پر ممکن ہی کہ ہم آپکے
وزیر دغاباز کو قتل کرین - کیونکہ اگر چند روز وزیر زندہ رہیگا تو وہ ضرور کوئی طریقہ آپکے قتل کرنیکا
تجویز کریگا

شیر سنگھ بعد ظاہری پس و پیش کے وزیر کے قتل پر راضی ہوا چنانچہ سندھان والون نے اُس سے
اسبات کا ایک نوشتہ لکھوالیا کہ یہہ بعلت قتل وزیر کے کسیطرح پر قابل سزا کے نہوینگے
کیونکہ قتل وزیر موصوف کا موجب حفاظت سلطنت اور انتظام ملک کے ہوگا

یہہ تجویز کرکے سندھان والون نے شیر سنگھ سے کہا کہ ہم مقام راج سانسی کو جوکہ قریب امرتسر
کے واقع ہی جاوینگے اور کچھہ فوج واسطے اِس کام کے طیار کرینگے - آپکو چاہئے کہ آپ ایکدن
فوج کی حاضری لین اور ہمکو واسطے دینی حاضری کے وہان سے طلب کرین - ہم بفور طلبی کے
حاضر حضور ہونگے اور روز معین پر قواعد اپنی فوج کے دکھلاوینگے - اُسوقت آپ ایک اشارہ
کرین اور ہم فوراً دہیان سنگھ اور اُسکے لڑکے ہیرا سنگھ کو گھیر لینگے اور اُنکو قتل کرینگے
یہہ کہکر اُنہون نے اتنا اور بھی کہا کہ بروقت ہمارے اینکے آپ ہماری طرف سے کسیطرح کا شبہ
نکرین

شیر سنگھ سے یہہ مقرر کرکے سرداران سندھان والہ سیدہی راجہ دہیان سنگھ کے مکان کو
گئے اور بعد دینی بہت سی قسمون کے کہ وہ کسیکو اِس امر کی اطلاع نکرے اُنہون نے وہ کاغذ
جسپر کہ راجہ شیر سنگھ نے دستخط کئے تھی اور اُن سردارون کو وزیر کے قتل کرنیکی اجازت دی تھی
دکھلایا اور دہیان سنگھ سے یہہ کہا کہ اگر آپکی اجازت ہو تو ہم شیر سنگھ کو قتل کرین

وزیر یہہ سُنکر باغ باغ ہوگیا اور اُن سے کہنے لگا کہ درصورت کامیابی اس امر کے مین آپ کو بہت سا روپیہ بطور انعام کے دونگا

جو تجویزین کہ اُنہون نے مہاراجہ شیر سنگھ کے روبرو واسطے قتل کرنے دھیان سنگھ کے بیان کین تہین وہی اب اُنہون نے وزیر سے واسطے قتل مہاراجہ موصوف کے کہین اور یہہ بہی کہا کہ روز معین پر وہ مہاراجہ کے مکان پر ایسی فوج تعینات کرے جو کہ اُسکے مقصد کے کامیابی مین کسیطرح پر ہارج نہون

یہہ ٹہراکر وہ اپنے مکان کو رخصت ہوئے اور روز دویم علی الصباح راج سانسی کو گئے یہان وہ چند روز تک رہے اور پہر معہ پانچ چہہ سو مصلح اور چنے ہوئے سوارون کے لوٹ کر آئے راجہ دھیان سنگھ اُنکے نہ آنے تک بہانہ علالت طبیعت کے دربار کو نگیا اور اپنے مکان مین جو کہ شہر مین تہا رہا کیا

شیر سنگھ اُسوقت شاہ بلور مین جو کہ شہر سے بفاصلہ قریب تین میل کے واقع ہے رہا کرتا تہا چنانچہ سندہانوالہ سردار مہاراجہ صاحب کے مکان کو گئے اور وہان گہوڑون سے اوتر کر معہ پچاس اپنے ہمراہیون کے اندر گئے

شیر سنگھ اسوقت کرسی پر تکیہ لگائے بیٹہا ہوا تہا۔ اجیت سنگھ مہاراجہ کے پاس آیا اور باواز بلند ہنسکر کہا دیکہئے یہہ دونالی بندوق مینے چودہ سو روپیہ کو مول لی ہے اسکو مین تین ہزار روپیہ کو بہی نہین بیچونگا"

یہہ سُنکر مہاراجہ نے اُسکے لینے کے لئے ہاتہہ بڑہایا اور کمبخت دغاباز نے اُسی وقت بندوق

جوکہ پاؤن پر چڑہی ہوئی تہی تاک کر سینہ پر ماری - ہر ایک نال مین دو گولیان پڑی ہوئی تہین اور قاتل نے دونو کو ایک ہی دفعہ سر کیا

گولی لگتی ہی شیر سنگہ مر گیا اور یہہ دو چار لفظ زبان سے نکلے "ای کیا دغا" یعنی یہہ کیا دغا ہے مہاراجہ شیر سنگہ کا سر فوراً کاٹ لیا اور جس کسی نے قاتلونکا مقابلہ کیا وہ بہی مارے گئے

بعد اسکے یہان سے سندہانوالہ باغ کو گئے جہانکہ بڑا لڑکا راجہ مقتول کا جسکی عمر تیرہ چودہ برسکی تہی رہا کرتا تہا

لہنا سنگہ ننگی تلوار لیکر اُسکے طرف گیا چنانچہ وہ بیچارہ ڈر کر اُسکے قدمون پر گر پڑا اور کہنے لگا "چچا میری جان بخشو" لیکن اس کمبخت نے ایمان نے کہا ایسے وقت مین کیا چچا اور اُسکو فوراً اب ضرب شمشیر سے نہلایا

باپ بیٹے کا کام تمام کر کے یہہ شہر لاہور کے طرف روانہ ہوئی - اجیت سنگہ مع تین سو سوار اور ڈہائی سو پیادون کے جلدی سے آگے چلا اور لہنا سنگہ ساتہہ دو سو سواردن کے اُسکے پیچہی آہستہ آہستہ روانہ ہوا

جبکہ اجیت سنگہ ادہی دور پہنچا اُس سے اور وزیر دہیان سنگہ سے ملاقات ہوئی چنانچہ اُسنے وزیر موصوف سے کہا کہ جو کچہہ اقرار کیا تہا وہ ہم کر آئی اب آپکی وہان جانے کی احتیاج نہین ہے - اس سے بہتر ہے کہ ہم اور آپ قلعہ کو چلین اور وہان اور سردارون کو بلا کر درباب انتظامات سلطنت کے جو کچہہ قرار پا دی کرین

وزیر کے دلمین شک ہوا کہ عجب نہین جو یہہ میرے اوپر بہی ہاتہہ صاف کرین چنانچہ اُسنے

اپنی ہمرائیونکے طرف دیکھا کہ ایا وہ اجیت سنگھ کی فوج سے کم ہین یا زیادہ اور دیکھکر کہ اُسکے ساتھی کم ہین وہ چپکے سے اُسکی ساتھہ ہولیا

اسطرح پر اجیت سنگھ اور دیبا سنگھ دونو قلعہ کیطرف چلے اور معہ پانسو ہمرائیون کے قلعہ مین داخل ہوئے

دوسری دروازہ پر دیبا سنگھ کے ہمرائیون کو دربانون نے روکا اور سندہان والہ سردار کے ہراہی نے روک ٹوک اندر چلے گئے۔ یہہ دیکھکر وزیر کو بہت شبہہ ہوا اور اُسنے دیکھا کہ کتنی ادمی اُسکے ساتھہ ہین۔ اجیت سنگھ اُسکو باتون مین لگائے رہا اور حتی الوسع اُسکے دلمین اس خیال کو نہ آنے دیا

اخرکو وزیر سے چپکا نہ رہا گیا اور اُسنے پوچھا کہ فصیل قلعہ پر یہہ کون ادمی ہین۔

اجیت سنگھ نے جواب دیا کہ یہہ سب دوست ہین

جبکہ وزیر ان ادمیون کے طرف مخاطب تہا اجیت سنگھ نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور بفور اُسکے ایک نے اُسکے ہمرائیون مین سے پیچھے سے وزیر پر قرابین چلائی اور ایک شخص نے دوسری گولی ماری چنانچہ وہ مرگیا

بعد اُسکے اُسکی نعش کو معہ ایک اُسکے مسلمان نوکر کے جسنے کہ اپنی اقا کے قتل ہونے پر مقابلہ کیا تہا قیمہ قیمہ کرکر قلعہ کے خندق مین پھینک دیا

جبکہ یہہ بالکل معاملہ ختم ہوچکا لہنا سنگھ معہ اپنی فوج کے قلعہ مین داخل ہوا اور اپنی بہائی کی یہہ بات بہت ناپسند کی کیونکہ اُسکا یہہ ارادہ تہا کہ راجہ ہیرا سنگھ وزیر بمقتول کے لڑکے اور

راجہ سوچیت سنگھ اُسکے بھائی کو قلعہ مین بلوائین اور ان تینون کو ایک ہی دفعہ قتل کرین

اب اُنھون نے خیال کیا کہ اگر ہیرا سنگھ کو اپنی باپ کی قتل کی خبر ہو جاویگی تو وہ معہ فوج کثیر کے

قلعہ پر حملہ اور ہوگا اور ہمکو قتل کریگا

بنظر اخفای اِس حال اور کامیابی اپنی مطلب کے اُنھون نے ایک خط وزیر کے طرف سی بطلب ہیرا سنگھ

اور سوچیت سنگھ کے جو کہ اُسوقت معہ فوج کے بدہو کے اوپر مقیم تھی بھیجا اور اُسمین یہہ لکھا

کہ سندھان والہ اور ہم درباب امورات سلطنت کے کچھہ صلاح کر رہی ہین اسلئے تمکو چاہئی کہ تم جلد

یہان پر آؤ اور شریک مشورہ ہو

یہہ خط پڑہ کر راجہ ہیرا سنگھ اور سوچیت سنگھ اور اُنکے صلاح کاردن نے اسمین کچھہ دغا بازی

خیال کر کے اُسکا یہہ جواب لکھا کہ ہمین حاضر ہونے مین کسیطرح کا عذر نہین ہی بشرطیکہ ہمارے

پاس تحریری یا دستخطی خط راجہ دھیان سنگھ کا آوے

جب سندھانوالون نے دیکھا کہ یہہ نقرہ تو نچلا اُنھون نے پانسو سوار واسطے گرفتاری ہیرا سنگھ

اور سوچیت سنگھ کے بھیجے

یہہ دیکھکر راجہ ہاے موصوفہ نے یہہ خیال کیا کہ جیت سنگھ وغیرہ کا کچھہ ارادہ فاسد ہے

اسلئے اُنھون نے کچھہ اپنی فوج جمع کر کے اُسکا مقابلہ کیا اور اُنکو لاچار ہو کر قلعہ کو لوٹ جانا پڑا

اس سے ایک گھنٹہ بعد یہہ خبر مشہور ہوئی کہ مہاراجہ اور وزیر لاہور مقتول ہوئے

بغور سُنتے اِس خبر کے راجہ ہیرا سنگھ بایوس ہو کر زمین پر گر پڑا اور مثل لڑکون کے چلانے لگا

لیکن جبکہ رائے کیسری سنگھ نے جو کہ ایک مرد عقیل اور بہادر تھا اُسکو سمجھایا بلکہ اُسکو

بہت سخت وسست کہا وہ اپنی ہوش مین آیا

بعد ازین سب سردارون نے متفق ہوکر صلاح کی اور یہہ تجویز ٹہری کہ وہ فوج مین جاوین اور اُسکو

واسطے قتل سرکشون کے ترغیب دین

اِس ترکیب سے اُنہون نے فوج خالصہ سی گفتگو کری کہ وہ سب اُنکی شریک ہوگئی۔ راجہ ہیرا سنگہ نے بالکل فوج کو جمع کیا اور اپنے تئین اُسکے قلب مین رکہکر اور ڈہال تلوار رکہکر فوج کی طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا۔ "صغر سنی سے رنجیت سنگہ نے میری پرورش کی تہی اور مجہکو مثل پسر تبنی کے رکہا تہا۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ مین قتل ہون اور تمہارے مہاراجہ اور وزیر کو سندہانوالہ قتل کرین۔ اے سپاہیون سنو کہ اُنہون نے یہہ اسواسطے کیا ہی کہ جب وہ ہندوستان مین تہے اُنہون نے انگریزون سے سازش کی تہی اور اُنسے انہون نے اِن سب باتون کے کرنیکا اقرار کیا تہا جو کہ اُنہون نے آج کین اور مطلب اُنکا یہہ ہی کہ وہ انگریزونکو بلاوین اور ملک اُنکے حوالہ کرین۔ واسطے کامیابی اِس مقصد کے اُنہون نے صبح سی دس بارہ خط فیروزپور اور لدہیانہ کیطرف بہیجے ہین اور اُنمین یہہ لکہا ہے کہ ہماری جو خواہش تہی سو برآئی۔ سپاہیون اب اگر تم کوئی دلیرانہ تجویز نکروگے تو دیکہہ لینا کہ چالیس پچاس ہزار فوج انگریزی دریاے ستلج سے عبور کریگی۔ اگر انگریزونکو یہہ ملک ملجاویگا تو بالکل فوج خالصہ موقوف کردیجاویگی تمسے ہتیار چہین لئے جاوین گے اور تمکو اپنی اپنی گہر جانا پڑیگا۔ تمہاری طاقت اور تمہارا نام جو کہ ساری جہانمین مشہور ہے جاتا رہیگا اور ذلت اور شرمندگی تمہارے دامنگیر ہوگی۔ تم اتنے محتاج ہوجاوگے کہ تمہین کشتکاری کرنی پڑیگی اور تب بہی اپنا پیٹ نہ بہر سکوگے۔ اے

سپاہیون اگر تم یہہ کمبختی نہین چاہتے ہو تو میری بات کیطرف متوجہ ہو۔ بڑی مہاراجہ کا خزانہ
ابہی تک بہرا ہے۔ مجھو اُس سے کچھہ عرض نہین ہی۔ میری میرے باپ کی اور میرے چچا کی اتنی دولت ہے
کہ مین سو برس تک ایک لاکھہ وفادار سکھہ اپنی نوکری مین رکھہ سکتا ہون اور مین اقرار کرتا ہون
کہ جب تک میری پاس ایک کوڑی بہی رہیگی مین تمہاری بہبودی اور بہلائی مین صرف کرونگا۔
بالکل دولت جو کہ میرے پاس ہی تمہاری ہی اور تمہاری کام اویگی۔ مین اقرار کرتا ہون اور اگر مکو یقین
نہووے قسمیہ کہون کہ آج سی تمہاری تنخواہ ڈبوری ہو جاویگی یعنی ہر ایک تلنگہ کو بارہ روپیہ اور ہر ایک
سوار کو تیس روپیہ ماہواری ملا کرین گے۔ میری طرف متوجہ ہو جو مین کہون سو کرو۔ ہم ایک دفعہ کی کوشش سے
صرف اپنی ملک کو خطرہ سی اور اپنی تئین ذلت سی نہ بچاوینگے بلکہ سندہا نوالون کو واسطے دغابازی
اور بیرحمی کے قتل کرینگے۔ یہہ شخص اپنی قوم مذہب اور ملک کے لئے دغاباز اور قاتل مہاراجہ
اور وزیر کے ہین"

یہہ سُنکر فوج خالصہ جوش مین آئی اور ہیرسنگہ کی مدد دینے کی آمادہ ہوئی
اُنہون نے ہیرسنگہ سی کہا کہ تو اپنی کمپنو کو جو کہ بدہو کے اوا پر تنہا چلا جا اور ہم سب تیری دیکہوا سطہ
پیچہے سے آتے ہین

ہیرسنگہ نے کہا کہ تم طیار ہو لیکن بلا اجازت میرے ایک قدم آگے نہ بڑہنا مگر سپاہی اتنے
بیتاب تہی کہ ادہی ادہی فوج کے جو کہ اپنا کہانا پکاتے تہی کہانا اور برتن چہوڑ کر اماده لڑائی کی ہو گئے
اسطرح پر ہیرسنگہ نے اپنی عقلمندی سے چالیس ہزار فوج کو معہ توپخانہ اعتبار کے
اپنا شہ یک کر لیا

ذکر قتل ہونے قاتلون شیر سنگھ اور دہیان سنگھ کا

جبکہ ہیرا سنگھ واسطے حملہ اوری قلعہ کے طیاریان کر رہا تہا سندہان والون نے اُس فوج کو جو کہ شہر مین اور قلعہ کے گرد تہی بہت سا روپیہ دیا اور کہا کہ تم ہماری شریک ہو اُنہون نے جمیع سرداروںکو بلوا کر قسمین لین کہ وہ حتی الوسع اُنکے امداد مین دریغ نکرین لیکن بہت سے کم ادمیون نے اُنکو مدد دی

اگر وہ مثل ہیرا سنگھ کے خود جاکر فوج کی خوشامد کرتے اور اُنکو روپیہ دیتے تو یقین واثق تہا کہ فوج اُنکی مدد ضرور کرتی

واسطے اخفای خبر قتل وزیر دہیان سنگھ کے سندہان والون نے شہر مین شہور کیا کہ اب دلیپ سنگھ مہاراجہ لاہور اور دہیان سنگھ اُنکے وزیر مقرر ہوئے ۔ لیکن جبکہ اُنہون نے دیکھا کہ قتل ہونا وزیر موصوف کا مشہور ہوگیا اُنہون نے دلیپ سنگھ مہاراجہ لاہور اور لہنا سنگھ سندہانوالہ کو وزیر سلطنت مشہور کیا

ایک گہنٹہ بعد غروب افتاب کے راجہ ہیرا سنگھ معہ فوج خالصہ اور سو ضرب توپ کے شہر لاہور کیطرف روانہ ہوا

اسوقت سندہانوالہ نے بارادہ رفع کرنے غصہ سکہون کے نعش دہیان سنگھ پر دوشالہ کشمیری ڈالکر اور گلاب سے چھڑک کر سکہون کے لشکر مین بہیجی اور کہلا بہیجا کہ وزیر موصوف کو بغیر ہماری اجازت کے ایک سپاہی نے مار ڈالا اور اُسکے وفات کا رنج ہمکو بہت ہے چنانچہ واسطے تصدیق اسبات کے اُنہون نے نعش ایک اپنے ادمی کی جسکو کہ سلمان ہمراہی

دیبان سنگھ نے مار ڈالا تہا پہنچی اور کہلا بہیجا کہ چونکہ اس گستاخ سپاہی نے وزیر دیبان سنگھ کو قتل کیا تہا اسواسطے ہمنے اسکو فوراً مار ڈالا

اِن باتون سی فوج خالصہ اپنی ارادون سی باز نرہی وہ بادار بلند واہ گرو جی کی فتح کہتی ہوئی شہر مین داخل ہوئی اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا

قلعہ والون نے واسطے مقابلہ کے کچہہ بہی طیاریان نہین کین

باوجودیکہ محصورین ہزار یا گیارہ سو آدمیون سی زیادہ تہی لیکن اگر وہ مقابلہ کا ارادہ کرتے تو مثل گلاب سنگھ کے (جسنے کہ وقت محاصرہ قلعہ کے شیر سنگھ کی فوج کو شکست دی تہی) حملہ آورون کو شکست دیتی کیونکہ وہ بہرصورت اُسکے فوج سی ہمت وجوانمردی وگولہ اندازی مین کم نہین تہی

ہیرا سنگھ نے گولہ اندازون کو بلوا کر کہا کہ تم قلعہ مین ایک شگاف کرو کہ جسکی راہ سی حملہ کیا جاوے اور مین بعوض تمہاری کارگذاری کے بہت کچہہ دونگا اور یہہ بہی کہا کہ جب تک اُن لوگون کے سر جنہون نے کہ میرے باپ کو مارا ہی میری پاس نہ اوینگے مین ہرگز نہ کہانا کہاونگا اور نہ پانی پیونگا چنانچہ اسی مقصد کے لئی اُسنے فوج خالصہ سی جسنے کہ نصف شہر کو لوٹا تہا اور جسکو اُسنے بہت روپیہ دیا تہا کہا کہ اگر تم میرے باپ کے قاتلون کے سر کاٹ کر میرے پاس لاوگی تو مین تمکو قلعہ لوٹنی کی اجازت دونگا چنانچہ فوج خالصہ نے گولہ اندازون کی بہت خوشامد کی اور بعض اوقات اُنکو دہمکایا کہ وہ قلعہ مین جلد شگاف کرین غرضکہ جسوقت دو تین گہنٹہ دن چڑہا ایک شگاف قلعہ کی جنوب مغربی کونہ پر ہوا اور یہہ واسطے حملہ کرنیکے بہت مناسب خیال کیا گیا تہا

بوسی اور بانیان وزیر مقتول کی واسطے ہونے ستی کے طیاریان کر رہی تہین لیکن ہیرا سنگھ نے

اپنی سوتیلی ماں سے جاکر کہا کہ تمہارا ابہی ستی ہونا مناسب نہین ہے اور اُسکو تہوڑی دیر تک ستی ہونے سے باز رکہا اور فوج سے اکر یہہ کہا کہ میری ماں یہہ کہتی ہی کہ جب تک میرے خاوند کے قاتلون کے سر میرے سامنی نہ اوینگے مین ستی نہونگی

یہہ سنتے ہی فوج طیش مین آئی اور یکبارگی قلعہ پر حملہ اور ہوئی اور بلا مقابلہ کے قلعہ کے اندر داخل ہوئی

اسوقت فوج قلعہ کی گویا خواب خرگوش سے بیدار ہوکر اپنی دشمن کے مقابلہ کے لئی امادہ ہوئی اور اس جوانمردی سے لڑی کہ تہوڑی دیر تک چالیس پینتالیس ہزار سکہونکو آگے نہ بڑہنے دیا لیکن بسبب کثرت دشمنون کے اخرش کو مغلوب ہوئی

اجیت سنگہ سندہانوالہ نے قلعہ کی دیوار کے اوپر ہوکر ارادہ بہاگنے کا کیا لیکن سپاہیون نے جو کہ باہر قلعہ کے تہے اُسکو پہچان لیا اور باوجودیکہ اُسنے اُنکو بہت روپیہ دینکا اقرار کیا لیکن وہ اُسکا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لے آئی جسنے اُنکو بہت سا روپیہ جواہرات اور جاگیرین بخشین

بعد ازین دیوان سنگہ کی بیوی کے قدمون پر اجیت سنگہ کا سر رکہا گیا جسنے اُسکو دیکہکر یہہ کہا "اب میری بالکل تشفی ہوگئی اب مین اپنے خاوند کی پیروی کرنیکو مستعد ہون" اور ہیرا سنگہ کے طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا "مین تیرے باپ سے کہونگی کہ جو کچہہ لائق سعادتمند اور جوانمرد لڑکے کو کرنا چاہیے وہ تو نے کیا" یہہ کہکر وہ ستی ہونے کو چلی اور سر اپنی مرائیون کے چتا پر بیٹہی اور کہا کہ میرے بعد بہت خیرات کرنا اور جو کوئی ستی بخشش و انعام کا ہو ویسے اُسکے ساتہہ سلوک کرنے مین

دریغ نکرنا

اخر بات جو کہ اُسنے کہی یہہ تہی کہ میرے لڑکے ہیر اسنگہ کی پگڑی مین کلغی رکہو اور جبکہ وہ رکہی گئی وہ
چتا مین سہ تیرہ اور عورتون کے تکیہ لگا کر بیٹہی اور بہت خوشی سے کہا کہ آگ لگاؤ
بغور کہنی کے آگ مشتعل کی گئی اور تہوڑی دیر مین سوائے خاک کے اور کچہہ نرہا

ایک عجیب بات قابل لکہنی کے اسمقام پر یہہ ہی کہ ایک باندی کی عمر جو کہ اکثر رانی کی خدمت مین
رہا کرتی تہی صرف دس برس کی تہی اس باعث سی سب لوگون کی اور بہی رانیصاحبہ کی خود یہہ
صلاح ٹہیری کہ اُسکا ستی ہونا نچاہی اسلئے اُسنے باندی کو چہاتی سی چپٹایا اور کہا کہ تجہکو
کسیطرح کی تکلیف نہوگی اور اُسکو ہیر اسنگہ کے حوالہ کرکے یہہ کہا کہ اسکی بڑی حفاظت
وخاطرداری کرنا

یہہ سنتی ہی لڑکی رونے لگی اور تین دفعہ اُسنے اپنی تین چتا پر ڈالدیا اور اپنی رانی سے بہت
عجزوانکسار سے کہا کہ مجہکو بہی اپنی ساتہہ لیچلو۔ جبکہ اُنہون نے نمانا اُسنے کہا کہ اگر تم مجہکو
ستی نہونے دوگی تو مین کسی اور طرح سی مرجاؤن گی

جب لوگون نے یہہ دیکہا اُنہون نے اُسکا باز رکہنا بیفائدہ سمجہہ کر اُسکو بہی ستی ہونے کی
اجازت دی اور وہ بہی جلکر خاکستر ہوگئی

بعد اختتام لڑائی کے قلعہ تہوڑی دیر تک لوٹا گیا لیکن اب ہیر اسنگہ نے حکم دیا کہ فوج لوٹنے
قلعہ سی باز رہے

بعد اسکے لہنا سنگہ کی تلاش ہوئی کیونکہ وہ نہ تو مقتولین مین پایا گیا اور نہ اُسکا اور کہین پتا لگا

اخر کو یہہ شخص ایک تہ خانہ مین پایا گیا جہانکہ وہ رات کو چلایا تہا اور اُسکی ایک ٹانگ بہی ٹوٹ گئی تہی۔ اُسکے ساتہہ ایک اُسکا وفادار نوکر بسی راہ سنگہ تہا۔ اُسکی عمر قریب پچاس برس کے تہی اور یہہ بڑا قوی ہیکل جوان تہا۔ یہہ شخص اُس مکان کے دروازہ پر جہانکہ اُسکا اقا تہا ننگی تلوار لئے ہوئے کہڑا تہا چنانچہ جب سکہون نے اُسکو دیکہا اُنہون نے کہا کہ تو چلا جا تجہسے ہماری کچہہ غرض نہین ہی اور لہنا سنگہ نے بہی اُسسے کئی دفعہ کہا کہ تو چلا جا لیکن اُسنے کسیکا کہنا نمانا اور سکہون سے کہا کہ خبردار میری طرف گولی نچلانا اگر مرد ہو تو بزور شمشیر اِس مکان مین آو

سکہون نے اُسکی جوانمردی دیکہکر اُسکی درخواست قبول کی لیکن وہ یکبارگی اُسپر تلوار لیکر حملہ اور ہوئی اور بعد قتل کرنے تیرہ آدمیون کے بہادر راہ سنگہ زخمی ہوکر گر پڑا

اُسنے اپنی دم واپسین کے وقت یہہ کہا کہ میرے زخمی اقا کو نہ قتل کرنا چنانچہ سکہون نے اُسکی یہہ بہی درخواست قبول کی لیکن ایک نے ایمان سکہہ نے پیچہے سے اُسکے بندوق سر کی اور کہا کیا ہم دس ہزار روپیہ چہوڑ دین چنانچہ اُسکے صدمہ سے لہنا سنگہ مرگیا۔ لیکن سکہون نے قاتل مذکور کو فوراً مار ڈالا

بعدہ وہ سردار مقتول کا سر کاٹ کر ہیرا سنگہ کے پاس لائی جسنے کہ اُنکو فوراً انعام بہیجہ دیا بعد اسکے فوج ظفر موج اپنی کمپو مین چلی آئی اور دلیپ سنگہ کو مہاراجہ اور ہیرا سنگہ کو وزیر سلطنت لاہور مشہور کیا

دوسرے روز تمام عہدہ داران فوج جمع ہوئے اور ہیرا سنگہ نے اُنکو ایک اقرار نامہ لکہہ کر دیا کہ بالکل

فوج کو ایک مہینہ کی تنخواہ بطور انعام کے بخشی اور یہہ بھی کہا کہ پیچھے سے حسب اقرار کے تمہاری تنخواہ
بین بھی اضافہ کیا جاویگا

چوتھے دن ایک مجلس عام ہوئی اور اسمین جمیع سرداران سکھہ اور فی کپنی دو دو ادمی بطور پنچون کے آئے
اور حضوری باغ مین جمع ہوئے

ہیرا سنگھ نے اُنسے کہا کہ مینے تمکو واسطے کرنی انتظام سلطنت اور تقرر ایک نئی وزیر کے بلایا ہے
مین تو یہہ عہدہ قبول نہین کرونگا کیونکہ میرے اور میرے خاندان کے دشمن میرے انتظام کو مستقل
نہونے دینگے - اگر فوج میری شریک ہو اور جو مین کہون اُسکے مطابق عمل کری تو البتہ
مین اس خطرناک عہدہ کو قبول کرون

یہہ سُنتے ہی عہدہ داران فوج اور جو کوئی وہان حاضر تہی متفق اللفظ ہوکر بولے کہ سوائے تمہارے
اور کوئی نہین وزیر ہوگا - ہم سوائے تمہارے اور کسی کو قابل اس عہدہ کے نہین خیال کرتی ہین
اُنہون نے کہا کہ دلیپ سنگھ ہمارا مہاراجہ اور ہیرا سنگھ ہمارے وزیر ہین - جو کچھہ ہیرا سنگھ کہیگا اُسکے
مطابق ہم عمل کرینگے اور جو کوئی اُسکے انتظام مین خلل انداز ہوگا اُسکو قتل کرینگے

جب ہیرا سنگھ نے فوج کو اسطرح پر آمادہ دیکھا اُسنے باوجود ظاہری انکار کے عہدہ وزارت کا قبول کیا
واضح ہو کہ عہد وفات شیر سنگھ اور وزیر دھیان سنگھ سے روپیہ اور اشیاء بیش قیمتی فوج کو تقسیم کی جاتی ہین
اور بعض عہدہ دارون کے سہ چند مشاہرہ ہوگئے تہے - ہاتہی گھوڑی جواہرات جنکو رنجیت سنگھ نے جمع کیا تہا
فوج مین تقسیم ہوتے تہی اور بعض عہدہ داران فوج اتنی مدمغ ہوگئے تہی کہ وہ سوائے مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے اصطبل کے گھوڑون اور ہاتہیون کے اور گھوڑی اور ہاتہی نہین لیتے تہے

عرصہ کئی مہینہ مین بعد وفات مہاراجہ شیر سنگھ کے قریب چالیس لاکھہ روپیہ کے خزانہ سے
اس صرف مین آیا اور یہہ اُس روپیہ کا جو کہ ہیرا سنگھ نے اس عرصہ مین لیا اٹھوان حصہ بھی نہین تہا

حال ولادت لڑکون مہاراجہ رنجیت سنگھ کا

اگرچہ کمبخت کہڑگ سنگھ صرف بیٹا مہاراجہ رنجیت سنگھ کا ہے کے نطفہ اور بطن راج کنور بیٹی خجان سنگھ
نکی والہ کی خیال کیا جاتا ہی لیکن بہت سے ایسے تہے جو کہ مہاراجہ موصوف کے بیٹے کہلاتے تہے اور درحقیقت
اُسکے نطفہ سے پیدا نہین تہے بلکہ پسر بنتی تہے چنانچہ شیر سنگھ اور تارا سنگھ کو جو لڑکے توامان
رنجیت سنگھ کے بطن مہتاب کنور سے مشہور تہے ان رانی نے گود لیا تہا ملتا سنگھ اور لاہورا سنگھ کو
نیت کنور بیوہ چیت سنگھ حاکم سابق لاہور نے جسکے ساتہہ رنجیت سنگھ نے شادی کی تہی متبنی کر کر
اپنی لڑکے ظاہر کئے تہے۔ پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ کو بیوہ صاحب سنگھ نے جو کہ رنجیت سنگھ کے یہان
تہی اُسوقت گود لیا تہا جسوقت کہ رنجیت سنگھ نے اُسکو جاگیر سیالکوٹ کی دی تہی اور علی ہذا القیاس
دلیپ سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا سب سے چہوٹا لڑکا تہا

حال دلیپ سنگھ کا

واضح ہو کہ ہمیشہ رانی چندا و دلیپ سنگھ قلعہ مین رہتی رہے لیکن ۱۸۴۱ع مین جبکہ شیر سنگھ اور
دہیان سنگھ مین کمال نااتفاقی ہوئی وزیر سلطنت نے والدہ دلیپ سنگھ سے کہا کہ مہاراجہ
لاہور تمہارے اور تمہاری لڑکے کی قتل کے درپے ہین اسلئے مناسب ہی کہ تم اپنی لڑکے کو کہین
بہیجدو چنانچہ وزیر موصوف نے دلیپ سنگھ کو امرت سر کو بہیجدیا اور اُسکو ایسے مکان مین رکہا
کہ اُسکی ماکو بہی خبر نہوئی اور قلعہ والون کو تو اس امر سے ذرہ بہی اطلاع نہوی

فی الحقیقت اگر دھیان سنگھ بعد قتل شیر سنگھ کے زندہ رہتا تو وہ دلیپ سنگھ کو ضرور تخت سلطنت پر بٹھاتا اور بالکل کاروبار سلطنت کے خود انجام دیتا چنانچہ واسطے اسی مقصد کے اُسنے چھوٹی مہاراجہ کو امرت سر سے بلوالیا تھا — جبکہ وزیر قتل ہوا اور اُسکے لڑکے ہیرا سنگھ نے عہدہ وزارت کا قبول کیا اُسنے بصلاح سرداران فوج کے دلیپ سنگھ کو مہاراجہ لاہور مشہور کیا

حال وزارت ہیرا سنگھ

بمجرد حاصل کرنے عہدہ وزارت کی ہیرا سنگھ نے گلاب سنگھ کو جموسی طلب کیا لیکن سردار موصوف کئی وجہ سی دار السلطنت مین نہین آیا اول یہہ کہ اُسکو اسبات کا یقین واثق نہین تہا کہ فوج خالصہ اُسکی بھتیجے کی مطیع ہے دوم یہہ کہ فوج خالصہ اُس سے بہت بغض ونفرت رکھتی تہی کیونکہ بروقت محاصرہ قلعہ لاہور کے صدہا سکھہ اُسکے باعث سی ماری گئے تہی

شروع موسم سرما مین راجہ گلاب سنگھ جموسے آیا اور دریافت کیا کہ بسبب نفاق بعض سردارون کے کاروبار سلطنت مین خلل واقع ہے

لہنا سنگھ مجتہد اور ہیرا سنگھ مین کمال ناموافقت تہی لیکن بسبب کہنی گلاب سنگھ کے اُنمین صفائی ہوگئی

سوچیت سنگھ چچا وزیر کا اپنی بھتیجے کیطرف سی بہت بغض رکھتا تہا اور پنڈت جوالا سہائے صلاح کار واقف راز ہیرا سنگھ سے دشمنی قلبی رکھتا تہا

سوچیت سنگھ اکثر رانی چندا کے پاس جایا کرتا تہا اور وہ بہی اُسکو بہت چاہتی تہی اور کہتی تہی کہ تو عہدہ وزارت کے حاصل کرنے مین کوشش کر کیونکہ مجھکو بہی اُس عہدہ کے دینے مین

کچھہ عذر نہین ہی اور جواہر سنگہ بڑا بھائی رانی صاحبہ کا اور کئی اور سردار بھی اُسکے شریک تھے
آخر شکو ایک روز سوچیت سنگہ نے جواہر سنگہ کو سمہ راجہ دلیپ سنگہ کے ہاتھی پر سوار کر اسکے
باین مقصد فوج خالصہ مین بھیجا کہ وہ وہان جاکر زیادتی ہیرا سنگہ کی نسبت مہاراجہ موصوف کے
بیان کرے اور یہہ بھی کہی کہ اگر اسکا کچھہ تدارک عمل مین آوی اور وزیر حال کی جگہہ سوچیت سنگہ
یا جواہر سنگہ مقرر ہو تو تمہاری مشاہرہ کی بھی ترقی ہوگی
پیشتر اسنے جواہر سنگہ و دلیپ سنگہ سی فوج مطلع ہوگئی اور شہر مین یہہ افواہ اوڑ گئی کہ جواہر سنگہ
دلیپ سنگہ کو عملداری انگریزی مین لیجانا چاہتا ہے
جبھی جواہر سنگہ فوج خالصہ مین آیا اُنہون نے اُسکو ہاتھی پر سے اُترنیکا حکم دیا اور کہا کہ ہم کل
جواب کل صبح کو دینگے اور ایک پہرہ بھی واسطے حفاظت جواہر سنگہ اور دلیپ سنگہ
کے مقرر کیا
بعد اسکے فوراً پنچ فوج جمع ہوئے اور ہر ایک پلٹن مین صلاح و مشورہ ہونے لگا
رفیق ہیرا سنگہ کے جو کہ فوج مین تھے غالب آئی اور یہہ صلاح ٹھہری کہ وزیر کو اس ماجرے سے اطلاع
دیجاوے چنانچہ ایک پیغام ہیرا سنگہ کے پاس بھیجا گیا اور اُسنے اُسکے جواب مین کہلا بھیجا کہ تمنے
اسمقدمہ مین بڑی عقلمندی ظاہر کی اور جو کچھہ اصل بات تھی دریافت کرلی - اگر کہین جواہر سنگہ
دلیپ سنگہ کو انگریزون کے پاس لیجاتا تو ہزارہا آدمی قتل اور کروڑہا روپیہ صرف ہو جاتی -
یہہ صرف تمہاری عقلمندی اور دانائی سے بچی - اُسنے اُسیوقت بہت روپیہ بطور انعام کے فوج کو دیا
اور اپنے آپ بھی فوج مین گیا

فوج نے فوراً دلیپ سنگھ کو وزیر کے حوالہ کیا اور کہا کہ جواہر سنگھ کی کسیطرح نے عزتی نکیجاوے کیونکہ اُسنے صرف بسبب بہکانے راجہ سوچیت سنگھ کے یہہ حرکت کی تہی۔ اسطرح پر جواہر سنگھ کی جان بچی لیکن پابزنجیر ہوکر قید ہوا

بسبب رعب سوچیت سنگھ اور اُسکے بہائی گلاب سنگھ کے کوئی شخص سوچیت سنگھ کا کچھہ نکر سکا لیکن ہیرا سنگھ نے سوچیت سنگھ کی دونو ٹٹنو کو جو کہ قلعہ مین رہا کرتی تہین نکل جانیکا حکم دیا اور جسکہ اُنہون نے تعمیل حکم کی نکی اُسنے اُنکی ہتیار چھین لئے اور اُنکو بڑی بیعزتی سے قلعہ سے نکالدیا بفور سُنے اسبات کے سوچیت سنگھ حد سی زیادہ طیش مین آیا لیکن بسبب فہمایش اپنی بہائی گلاب سنگھ کے اُسنے اُسوقت کچھہ نکہا

گلاب سنگھ نے بعدہ درباب انتظام کاروبار سلطنت کے ہیرا سنگھ اور جوالا سہائی کو صلاحین دین اور خود بعد چند روز کے سمہ اپنی بہائی سوچیت سنگھ اور قریب دو ہزار سپاہیون کے جمو کو چلا گیا یہہ گروہ مثل قافلہ دولتمند سوداگرون کے تہا اور نہ مثل سپاہیونکے

جبکہ راجہ گلاب سنگھ جمو مین پُہنچا وہ اول تسلی و تشفی و خاطرداری اپنی بہائی مین مصروف ہوا اور چونکہ وہ لاولد تہا اسلئے اُسنے اپنا چھوٹا لڑکا میان رنبیر سنگھ اُسکو گود دیا اور اُسکو وارث بالکل جاگیر و مال و اسباب سوچیت سنگھ کا قرار دیا

بعد ازین گلاب سنگھ نے ایک جعلی خط کشمیر سنگھ اور بشور سنگھ کا پیش کیا اور کہا کہ یہہ بہی سازش سندہانوالہ مین شریک تہی اور اس سبب سے گویا قاتل مہاراجہ اور وزیر مرحوم کے بہی اور واسطے صداقت اُس کی کیونکہ سنگھ ایک قدیم نوکر کشمیر سنگھ کی گواہی دی۔ یہہ شخص کشمیر سنگھ کیطرف سی کاردار سیالکوٹ کا تہا

گراوالہ ایک چھوٹا قلعہ مغرب کیطرف دریای چناب کے پشورا سنگھ کے قبضہ مین تہا

بروقت درپیشی خط اور دینی کرای کپور سنگھ کے دربار سی بنام گلاب سنگھ کے یہہ حکم صادر ہوا کہ وہ دونو بہائیونکو قید کرکی لاہور کو بہیجدی اور اُنکی بالکل جاگیر اور سارا مال و اسباب ضبط کرے

بمجرد پہنچنے اس حکم کے اُسنے سیالکوٹ اور گراوالہ کو اپنی فوج روانہ کی جسنے جاکر اُنکا بالکل اسباب چہین لیا اور دونو بہائی بشکل تمام معہ اپنے خاندان کے پناہ مین ایک سکہہ بابا یاگرد کی چلے گئے

یہان سے اُنہون نے راجہ گلاب سنگھ اور دربار لاہور کو لکہا کہ ہم محض بے گناہ ہین اور ہرگز کسی سازش مین شریک نہین تہے لیکن اس سے کچھہ فایدہ نہوا

واسطے تباہی پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ کے اُنکی دشمنون نے یہہ افواہ اوڑادی کہ چونکہ یہہ لڑکے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ہین اسلئے عجب نہین ہی کہ یہہ موقع پاکر دعویدار سلطنت ہون اور ملک مین فتنہ و فساد برپا کرین

باوجود ان باتون کے گلاب سنگھ نے اُنکو ظاہرا واسطے معاملہ کرنے کے جمو کو بلایا لیکن بروقت پہنچنے کے اُسنے اُنپر سپاہی تعینات کردئی تاکہ وہ بہاگ نجاوین اور اُنسے کہا کہ بطور جرمانہ کے مجکو پچاس لاکہہ روپیہ دو

جبکہ فوج خالصہ اس امر سی مطلع ہوئی وہ بہت رنجیدہ ہوئی اور اس باعث سی گلاب سنگھ نے پشورا سنگھ اور کشمیرا سنگھ کو بعد لینی قریب بیس ہزار روپیہ کے رہا کیا اور اُنکی جاگیرین واپس کردین

اُنہون نے یہہ بہی اقرار کیا کہ ہم کپور سنگھ سے بزاحمت پیش نہین اوینگے اور بلکہ وہ اُسکو

اپنی ساتھہ لیگئے۔ لیکن بعد چند روز کے اُسنے کوئی اور کام دغابازیکا کیا جس باعث سی کشمیرا سنگھ نے اُسکو یہان تک پٹوایا کہ وہ مرگیا

بمجرد استماع اِس خبر کے گلاب سنگھ نے حال قتل کپور سنگھ کا لاہور کو لکھا اور وہان سے یہہ حکم ہوا کہ تم گراوالہ اور سیالکوٹ کو جاکر اپنی قبضہ مین لاؤ اور دونو بہائیونکو وہان سے نکالدو گراوالہ اُسکے قبضہ مین اگیا لیکن سات سو سپاہی جو کہ واسطے فتح سیالکوٹ کی بہیجی گئی تہی کشمیرا سنگھ کے دوسو آدمیون سے شکست کہاکر بہاگ گئی

گلاب سنگھ کی دغابازیان اور بے ایمانیان دیکھکر ان دونو بہائیون نے تجویز کی کہ واسطے حفاظت اپنی اور اپنی خاندان کے تادم مرگ لڑنا چاہئی اور نے لڑے مری ہرگز قلعہ خالی نکر دینا چاہئے راجہ جمو نے جبکہ اپنی فوج کی شکست کی خبر سُنی بہت سی فوج معہ توپخانہ کے واسطے فتح قلعہ کے روانہ کی لیکن یہہ کامیاب نہوئی اور بعد بہت سی نقصان کے قلعہ سے پانچ چہہ میل ہٹ آئے

شاہزادون کے ساتھہ قریب تین سو سوار اور پانچ سو پیادون کے تہی

یہہ اکثر معہ ڈیرہ سو سواردن کی یکبارگی بالکل فوج دشمن پر حملہ اور ہوتے تہی۔ ہزاردن کو اپنے سامنی سی بہگادیتی تہی۔ کیمپو کو جلادیتی تہی۔ اور جو کچہہ اسباب کہ وہ قابل لیجانے کے خیال کرتے تہے لے جایا کرتے تہی

واضح ہو کہ یہہ حملہ صرف رات ہی کو نہین ہوتے تہی بلکہ بعض دفعہ یہہ دنکو بہی ہوتے تہے۔ اور ہر یک مین ایک یا دونون بہائی ہوا کرتے تہی

شاہزادی معہ تیس چالیس سواردن کے ہر روز کئی کوس چارون طرف شکار کہیلتی ہوئی نکلجاتے تہے

اور گلاب سنگھ کی نو ہزار فوج کی جسمین سے کہ دو ہزار سوار تھے یہہ جرات نہین ہوتی تھی کہ اُنپر حملہ اور ہو

ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ شکرہ سی یہہ دونو بھائی بٹیر کا شکار دو گھنٹون تک ناج کے کھیتون مین کھیلتے رہی اور یہان سی چھہ سو گز کی فاصلہ پر دشمن کی دو ہزار سوار معہ دو ضرب توپ کے خیمہ زن تھے لیکن کسی نے اُنکا مقابلہ نکیا

گلاب سنگھ کی فوج پر ان دونو بھائیون کا یہان تک خوف غالب آیا کہ لاہور سے فوج کا جانا ضرور ہوا

اول تو فوج خالصہ نے انکار کیا کہ ہم مہاراجہ رنجیت سنگھ کے لڑکون سی نہین لڑینگے لیکن جبکہ اُنسے کہا گیا کہ اُنکو کسیطرح تکلیف نہین دیجاویگی وہ جانے پر راضی ہوئی

باوجود اسکے وہ نہین بھیجی گئی بلکہ اُنکی عوض دو سلمان رجمنٹ اور ایک بھیتہ پلٹن معہ رسالہ اور توپخانہ کی جسمین اکثر پہاڑی تھے واسطی مدد فوج گلاب سنگھ کے قلعہ سیالکوٹ کیطرف روانہ کے گئے

اگرچہ اس فوج کے ساتھہ توپخانہ آتش بار بھی تھا لیکن اس فوج کے آنے سی ہرگز کاربراری نہین ہوئی - کیونکہ یہہ فوج خواہ بسبب دہشت فوج خالصہ اور خواہ بسبب خوف قلعہ والون کے قلعہ کے فتح کرنے پر آمادہ نہوئی اور اس سبب سی اور فوج طلب کرنا ضرور پڑی چنانچہ دو پلٹن راجہ دہیان سنگھ معہ پانچ سو سوار اور چھہ ضرب توپ کے بھیجی گئین اس فوج نے پہنچتے ہی شہر سیالکوٹ پر حملہ کیا اور بعد ایک سخت مقابلہ کے یہہ اُنکے قبضہ مین آگیا

بعد ازین قلعہ پر گولہ اندازی شروع ہوئی اور ایک سرنگ بھی اُسکے نیچے لگائی گئی

شاہزادون مصور رہی نے آپ اپنی تئین مقابلہ کے ناقابل دیکھکر یہہ کہلا بہیجا کہ اگر ہمکو بلا مزاحمت
کے سعہ اپنے خاندان اور اسباب کے قلعہ سے جانے دو تو ہم قلعہ خالی کردین چنانچہ یہہ فوج گلاب سنگھ
نے قبول کیا اور رات کے وقت دونو بہائی قلعہ خالی کرکے چلے گئے اور فوج گلاب سنگھ نے اُسپر
قبضہ کرلیا

ان دونو کو راجہ پرتھی سنگھ نے بہی ترغیب و تحریص دی تہی اور انکو روپیہ اور فوج سی مدد دینکا
اقرار کیا تہا لیکن جبکہ انہون نے اُسکے سب اقرار جہوٹے دیکہے وہ ملک منجہہ یعنی اُس ملک مین
جو کہ درمیان راوی اور ستلج کے واقع ہی چلے گئے اور فقیرون اور گردن سے مستدعی اس امر کے ہوئے
کہ وہ درمیان مین ہوکر دربار لاہور سے انکی صفائی حاصل کراوین

اعلام ہو یہہ لکہنا ضرور ہی کہ جبکہ پلٹنین دیسا سنگہ کی سعہ چہہ توپون اور پانچ سو سوارون کے سیالکوٹ
کو بہیجی گئین تہین فوج خالصہ بہت ناراض ہوئی تہی اور اس تجویز کو ناپسند کیا تہا اور کہا تہا کہ یہہ
فوج صرف قلعہ سیالکوٹ ہی کو فتح نہین کریگی بلکہ دونو بیٹون رنجیت سنگہ کو قتل کریگی

ان اور چند اور خیالات سے فوج نے راجہ ہیرا سنگہ کے مکانکا محاصرہ کرلیا اور کہا کہ اگر کسیطرح کا
قصد یہ شاہزادون کو پہنچیگا اُسکا عوض وزیر اور اُسکے ہمراہیون سے لیا جاویگا

بعد ازین انہون نے ظاہر کیا کہ ہم شرایط مندرجہ ذیل پر محاصرہ موقوف کرینگے اور حسب دستور ہیرا سنگہ
کے مطیع و فرمان بردار ہونگے

اول یہہ کہ پشورا سنگہ اور کشمیرا سنگہ کو کسیطرح کی تکلیف نہ جاوے اور وہ لاہور کو بلائے جاوین اور
بالکل فوج سیالکوٹ سی واپس بلوائی جاوے

دوم پنڈت جوالا سہای اُنکے حوالہ کیا جاوے یا دربار سے نکال دیا جاوے

سوم مصر بلرام ایک پُرانا نوکر جو کہ عہد رنجیت سنگہ مین خزانچی تہا بلوایا جاوے اور اپنی عہدہ پر مقرر کیا جاوے

چہارم بہائی گورمکہہ سنگہ بہی طلب کیا جاوے

پنجم جواہر سنگہ ماموں مہاراجہ دلیپ سنگہ کا قید سے فوراً رہا ہووے

واسطے پُورے کرنے شرط اول کے ہیرا سنگہ نے خطوط سیالکوٹ کو روانہ کئے

درباب شرط دویم کے اُسنے کہا کہ پنڈت جوالا سہای میرا خاص نوکر ہی اور جب کبہی اُس سے کوئی قصور ہوگا اُسکو سزا دیجاویگی - اُسنے یہہ بہی کہا کہ وہ میرے کاروبار مین کسی صورت سے جوابدہ نہین ہوسکتا ہی اور اینندہ نہ وہ دربار مین آیا کریگا اور نہ کاروبار سلطنت مین دخیل ہوگا

بمقدمہ مصر بلرام اور بہائی گورمکہہ سنگہ کے اُسنے کہا کہ وہ بصلاح فوج کے بجرم دغابازی کے مارے گئے تہے

شرط پنجم کی تعمیل فوراً ہوئی اور جواہر سنگہ کو دو ہزار روپیہ واسطے اپنی اور دس ہزار روپیہ واسطے انعام فوج کے سرکار سے عنایت ہوئی

بعد ازین فوج نے وزیر کے مکان کا محاصرہ چہوڑ دیا اور اُس نے کچہہ روپیہ بطور انعام کے فوج کو تقسیم کیا

جبکہ خبر نفاق کی درمیان ہیرا سنگہ اور فوج کے سوجیت سنگہ کو جموں مین پہنچی اُسنے فوراً لاہور مین ارادہ کیا اور چار پانچ پلٹنون نے بہی اُسکو لکہہ بہیجا کہ تم فوراً لاہور مین آؤ کیونکہ تمہاری

کامیابی مقصد کے لئی یہہ خوب موقع ہی

وہ اِس باعث سی لاہور کو روانہ ہوا لیکن اپنے پہنچنے پر اُسنے صورت معاملہ کی دگرگون دیکھی

باوجود اسکے وہ دلیرانہ اقرار کے پٹن مین جو کہ لاہور سے تین چار کوس پر واقع ہی بوقت شام

معہ دس سواروں کے آکر مقیم ہوا اور ایک پیغامبر کو اُن پلٹنوں کے پاس جنہون نے اُسے بلایا تہا روانہ کیا

جبکہ جواب کے آنے مین دیر ہوئی وہ دریاے راوی کو عبور کرکے فوج مین آیا لیکن برخلاف توقع کے

اُسکو یہہ جواب ملا کہ ہیرا سنگہ نے دو روز پیشتر فوج خالصہ سے صلح کرلی اور جو کچھہ فوج خالصہ نے

اُس سے کہا وہ اُسنے قبول کیا اسلئے بالکل فوج اُسکی بدستور مطیع اور فرمان بردار ہی - چاہئی کہ اب تم

جمو کو لوٹ جاؤ کیونکہ یہاں کے رہنے مین تمہارا سراسر نقصان متصور ہی اور اگر بالفرض ہم چار پانچ پلٹنین

تمہاری مدد و معاون ہون تو یہہ غیر ممکن ہی کہ بالکل فوج خالصہ پر فتح حاصل کرین - اسلئے مناسب

ہی کہ تم جمو کو چلے جاؤ اور منتظر موقع کے رہو

جبکہ سوچیت سنگہ نے اُنکا کہنا نہ مانا تو اُنہون نے بخوف نارضامندی بالکل فوج کے اُسکو اُسی رات

کے وقت نکل جانیکا حکم دیا

اسطرح پر وہ وہان سے چلا آیا اور بسبب غصہ اور شرمندگی کے اُسنے ارادہ کیا کہ اب سوائے جان پر کھیلنے

کے کوئی اور امر باقی نہین ہے

باقی رات اُسنے ایک پرانی مسجد مین کاٹی اسوقت اُسکے ساتہہ دو سو سوار اور ڈیڑہ سو پیدل

سپاہی تہے

ہر چند وزیر نے بروقت اُنے سوچیت سنگہ کے اُسکو کہلا بہیجا تہا کہ تو جمو کو چلا جا اور نہ تیرے

حق مین بُرا ہوگا لیکن سوچیت سنگھ نے کچھہ بھی خیال نکیا اور کہا کہ نے لڑے مری ہم یہان سے
ہرگز پیچھی قدم نہین کہین گے

راجہ ہیر اسنگھ نے سوچیت سنگھ پر حملہ کرنے کے لئے سب طیاریان کر لی تہین چنانچہ صبح کیوقت چودہ
پندرہ ہزار پیادون اور چار ہزار سوارون نے معہ چھپن ضرب توپ کے مسجد کا محاصرہ کیا
جبکہ وزیر کی طرف طیاریان حملہ کی ہو رہی تہین راجہ سوچیت سنگھ اور اُسکے ساتھی گرنتھہ سن رہے تہے
اور جبکہ گولہ اندازی شروع ہوئی وہ تب بھی بدستور اپنی پاک کتاب کو سُنتے رہی جبکہ مسجد کی دیوارین
گر پڑین اور محصورین کو کوئی صورت پناہ کی نہین رہی وہ کتاب بند کرکے اُٹھہ کہڑے ہوئی اور
دست بشمشیر ہوکر دشمن پر حملہ اور ہوئے
ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور اُسمین راجہ سوچیت سنگھ اور اُسکے ہمراہی بڑی جوانمردی اور دلیری سے
لڑے اور میدان مین مارے گئے
فوج خالصہ کی اس لڑائی مین ایکسو ساٹھہ آدمی مجروح و مقتول ہوئے
بعد اختتام لڑائی کے ہیر اسنگھ متقل مین آیا اور رائے کیسری سنگھ وزیر راجہ سوچیت سنگھ کو زخمی پڑا
ہوا دیکھا۔ زخمی سردار نے وزیر سے پانی کی درخواست کی چنانچہ بجواب اُسکے سنگدل وبیرحم
ہیر اسنگھ نے اُس سے کہا کہ کیا اچھی بات ہوتی جو تم پہاڑون پر رہتے کیونکہ وہان بہت ٹھنڈا
پانی تہا
بعد تھوڑی دیر کے یہہ شخص مرگیا۔ یہہ بڑا سپاہی تہا اور بعد قتل کرنے بیس آدمیون کے وہ
مجروح ہوا تہا

جبکہ تھوڑی دیر میں وزیر نے اپنی چچا کی نعش دیکھی تو رونے لگا اور اسکو اپنی پالکی میں ڈالکر لیگیا اور
اور نزدیک سمادہ میان اوتم سنگھ جو سے لڑکے راجہ گلاب سنگھ کے جو کہ نونہال سنگھ کے
ساتھہ بسبب صدمہ شدید قلعہ سے مرگیا تھا اسکو جلا دیا
یہہ کہا گیا ہی کہ ہیرا سنگھ اپنے چچا کا قتل ہونا نہین چاہتا تھا لیکن پنڈت جوالا سہاے نے جو کہ نجومی
مشہور تھا اُس سے یہہ کہا کہ اگر تمہارا چچا آج نہین مارا جاویگا تو تم ضرور مارے جاوگے اور اگر تم
دو گھنٹہ کے عرصہ مین فوج کو نہ بلاوگے تو بالکل فوج سوچیت کے شریک ہوجاویگی
جبکہ لاہور مین یہہ وارداتین ہو رہی تھین کشمیرا سنگھ اور پشورا سنگھ پناہ ڈھونڈتے ہوئے ملک منجہہ مین
پھر رہی تھے
اخر شش کو وہ بابا بیر سنگھ کے ساتھہ ہوئی
یہہ شخص منجہہ تین لوگون سے بطور خیرات کے روپیہ لیتا پھرتا تھا اور اتنا دولتمند ہوگیا تھا کہ اُسکے
ساتھہ بارہ سو پیادہ دو تین سو سوار اور دو ضرب توپ رہا کرتی تھین جنھی سردار کہ لاہور سے
نکال دئی گئے تھی اُنھون نے اس شخص کے پاس جاکر پناہ لی تھی اور اسی باعث سی ہیرا سنگھ نے یہہ
مشہور کر دیا تھا کہ بابا موصوف کا ارادہ دا سطے دخل پانی سلطنت کے ہی
اگر ہیرا سنگھ درباب قتل بیر سنگھ کے فوج سے کچھہ کہتا تو یقین تھا کہ وہ خود وزیر ہی کو مار ڈالتی
کیونکہ وہ بیر سنگھ کے بڑے معتقد تھی اور ہزارہا سکھہ اُسکے واسطے نذرین لیکر آتے تھے
اور وہ بھی سب سکھونکو اپنے ساتھہ کھلاتا تھا اور ہر روز پندرہ سو آدمیون کا کھانا پکوانا تھا۔
اسلئے وزیر ہیرا سنگھ اور اُسکے رفیق پنڈت جوالا سہاے نے ارادہ کیا کہ بابا بیر سنگھ کو کسی

ترکیب سے پوشیدہ مارنا چاہئے تاکہ فوج کی طرف سی کسیطرح کی سرکشی ظہور مین نہ آوی اور نہ عوام الناس کو اس کارید سے خبر ہو

باین ارادہ وزیر نے اپنی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کیطرف سے بابا بیر سنگھ کو ایک خط اسمضمون کا لکھا کہ اپ ہمارے لئی دعا کرین کیونکہ ہم اپکو اپنا والد خیال کرتے ہین - اس خط کے ساتھہ بہت سے تحفہ تحایف و نقدی بھیجی اور یہہ بہی لکھا کہ جب کبھی اپ ارشاد فرماوینگے آپکی واسطے جاگیر مقرر ہو جاویگی

مطلب ان سب باتون سے یہہ تہا کہ بابا بیر سنگھ وزیر کیطرف سے کسیطرح کا اندیشہ نرکھے اور بالکل بیخبر ہو جاوے

اب وزیر بیر سنگھ جنرل مہتاب سنگھ مجتہہ کی بہت خوشامد و خاطرداری کرنے لگا اور بلکہ اسکو اپنی صلاح کارون مین سے مقرر کیا اور بہت سا روپیہ وغیرہ اسکو دیا

بعدازین اسنے اپنی نئے دوست سی یہہ کہا کہ مجھکو ہندوستانی خبر آئی ہی کہ سردار عطر سنگھ سندہانوالہ نے انگریزون سے سازش کی ہی اور بلکہ ان سکہہ سردارون کو جو کہ اس پار دریاے ستلج کے ہین اپنا شریک کرلیا ہی اسلئے مین بہت متردد ہون اور اس معاملہ مین تمہاری صلاح و مدد چاہتا ہون

جنرل موصوف نے کہا کہ مجھکو صلاح و مدد دینی مین کسیطرح کا عذر نہین ہے

بجواب اسکے وزیر نے اس سے کہا کہ تم سعہ اپنی چوتہی پلٹن کے امرت سر کو جاؤ اور وہان سی ایک خط اسمضمون کا اپنی اور اور سردارون کے طرف سی لکھہ کر عطر سنگھ کو بہیجو کہ بالکل فوج تمہاری شریک ہی اور مین اور جمیع افسران فوج تمہارے دوست ہین - اسنے یہہ بہی کہا کہ یہہ خطوط اسطرح پر لکھی جاوین

کہ عطر سنگھ بلا تکلف بابا بیر سنگھ کے کمپنو مین چلا آوے اور اُسکے معرفت ہمسے اُس سے صفائی
ہو جاوے

اسبات پر جنرل مذکور راضی ہوا اور امرت سر کو روانہ ہوا اُسنے چلتی وقت یہہ بھی کہدیا کہ مین
صرف اسکام کے واسطے تمکو امرت سر کو نہین بھیجتا ہون بلکہ میرا یہہ ارادہ ہی کہ اگر لڑائی مین جو کہ
عنقریب راجہ گوالیار اور انگریزون مین ہونے والی ہی پہلے یعنی انگریز شکست کہاوین تو مین معہ
کُل فوج کے دریاے ستلج کو عبور کر کے سرحد ملک انگریزی پر حملہ اور ہونگا

بعد روانگی جہتاب سنگھ کے اُسنے ایک اور شخص کو اپنا دوست بنایا اور اُسکا نام گلاب سنگھ تہا
جبکہ سابق مین گوجر سنگھ بھائی لہنا سنگھ کا بطور ایلچی کے کلکتہ کو گیا تہا یہہ شخص اُسکے ساتہہ تہا
اِس باعث سی یہہ بنام گلاب سنگھ کلکتیا کے مشہور تہا

اُسمین اور خاندان سندہانوالہ مین نمعلوم کس باعث سی کمال عداوت تہی اور اندونمین اس سے اور
وزیر ہیرا سنگھ سے کمال موافقت ہوگئی تہی اسلئے اُسنے کئی جعلی خط اسمضمون کے عطر سنگھ کے پاس
بہیجے کہ تم بابا بیر سنگھ کے کمپنو مین آؤ اور وہان تم مین اور وزیر مین معرفت بابا موصوف کے صفائی
ہو جاوی گی

بعد ازین وزیر نے اُسکو معہ فوج کے کسور کو روانہ کیا

جبکہ یہہ تجویزین ہوچکین بہت سے جعلی خط سردارون جرنیلون کرنیلون کیطرف سی اسمضمون کے
بیر سنگھ کے پاس بہیجے گئے کہ تم اپنی معرفت عطر سنگھ کو بلاؤ کیونکہ ہم سب دل وجان سے
اُسکے بہبودی کے خواہان ہین اور چاہتے ہین کہ عہدہ سابق پر وہ بحال ہو

جبکہ بابا صاحب کے پاس اسطرح کے بہت سے خط پہنچے اُسنے چند اُمین سے عطر سنگھ کے پاس روانہ کئے اور اپنی طرف سے یہہ لکھا کہ تم بلا تکلف میرے پاس چلے آؤ اور کسیطرح کا اندیشہ نکرو

سردار سندھانوالہ نے اب ارادہ کیا کہ ایکدفعہ اور پار دریای ستلج کے اپنی قسمت آزمانا چاہئے اور باین ارادہ وہ بیر سنگھ کے کمپنو کیطرف روانہ ہوا

وزیر نے شیخ امام الدین صوبہ دار جلندر دواب کو بلوا کر اپنی ارادہ سے بالکل اطلاع دے اور کہا کہ روز معین پر تم معہ پندرہ سو آدمیون کے قریب بابا کے کمپنو کے آنا۔ جسوقت کہ فوج خالصہ بابا کے کمپنو کا محاصرہ کرے اور صورت نے انتظامی کی نمودار ہو اور نوبت کشت و خون کی پہنچی تم فلان فلان شخص کو قتل کرنا

شیخ صاحب جو کہ سکھون کے دشمن جانی تھے اسبات پر بخوشی تمام راضی ہوکر اپنے صوبہ کو روانہ ہوئے

بعد اسکے بیر سنگھ نے اپنے چھوٹے بھائی جیہر سنگھ کو معہ دو ہزار پانچ سو چار گھوڑہ چڑھونکے واسطے مدد شیخ امام الدین کے روانہ کیا اور اُنسے کہدیا کہ جسطرح پر ممکن ہو روز معین پر فوج خالصہ مین جو کہ اُس روز جمع ہوگی نے انتظامی کرنا اور صورت فساد کی برپا کرنا

جبکہ یہہ تجویزین ہوچکین عطر سنگھ کا پنجاب مین انا مشہور کردیا گیا اور ظاہر بیر سنگھ یہہ سُنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور فوراً عہدہ داران و پنچان فوج خالصہ کو جمع کیا اور اُنکے طرف مخاطب ہوکر بولا عطر سنگھ سندھانوالہ معہ بارہ یا پندرہ ہزار فوج انگریزی کے دریای ستلج کو عبور کرکے پنجاب مین

آیا ہی اور انکو چہہ آنی دینی کا اقرار کیا ہی۔ وہ بالکل ملک پر قبضہ کر لینگے اور اسکو مدار المہام سلطنت بنا دین گے۔ وہ سکھہ فوج کو بالکل موقوف کر دینگے اور ملک مین کمال بدعت کرینگے۔ عطر سنگھ بالفعل سہ تین ہزار ہمرائون کے بابا بیر سنگھ کے کمپنو مین ہی اسلئے مناسب ہی کہ فوج خالصہ اسکے مقابل جاوے اور اسکو یا تو ہندوستان کو واپس بھیجدے یا لاہور کو لے آوی کیونکہ جب وہ دار السلطنت مین آویگا مین اسکو دوست سلطنت بنا لون گا۔ بابا بیر سنگھ کو بھی یہہ نہین چاہتی تہا کہ عطر سنگھ سی شخص کو وہ اپنی پناہ مین رکہتا"

بعد بہت سے ردو بدل کے فوج سکھہ نے وزیر کی درخواست قبول کی لیکن کہا کہ ہم ہرگز بابا بیر سنگھ سے نہین لڑینگے

یہہ سنکر بیر سنگھ نے کہا کہ مین تم سے زیادہ بابا موصوف کو بزرگ و واجب التعظیم سمجہتا ہون مین یہہ نہین چاہتا ہون کہ انکو کسیطرح کا رنج پہنچے

اسطرح پر فوج سکھہ لاہور سے روانہ ہوئی اور جرنیل مہتاب سنگھ مجیتہہ اور گلاب سنگھ کلکتیا تہی معہ اپنی فوج کے امرت سر اور کسور سے بابا بیر سنگھ کے کمپنو کیطرف روانہ ہوے

میان لال سنگھ سپہ سالار بالکل فوج کا مقرر ہوا

سکھہ بہی جانتے تہے کہ صلح ہو جاویگی اور عطر سنگھ ہمارے ساتہہ لاہور کو چلا آویگا لیکن برخلاف انکی توقع کے ظہور مین آیا

میان لال سنگھ سکھونکو ادہر ادہر بہیجتا تہا اور مطلب اصلی اس سے یہہ تہا کہ کسیطرح پر فوج مین نے انتظامی واقع ہووے اور نوبت کشت و خون کی ظہور مین اوی لیکن وہ ظاہرا

یہہ بہی کہتا تہا کہ مین بابا بیر سنگہ کے پاس ہر این ارادہ سکہون کو بہیجتا ہون کہ وہ عطر سنگہ کو ہمارے
حوالہ کرین اور کسیطرح کا فساد نہووے

سیان لال سنگہ نے اب حکم دیا کہ توپخانہ مقابل فوج عطر سنگہ کے ارستہ کیا جاوے کیونکہ اس سے
عطر سنگہ ڈر جاویگا اور یقین ہے کہ وہ ہمارے ساتہہ لاہور کی چلنے کا اقرار کریگا

اس سے فوج مین بہت شور و غل مچا اور کمال سے انتظامی نمودار ہوئی اور نوبت لڑائی کی درمیان
مین آئی

جبکہ گولہ اندازی شروع ہوئی گلاب سنگہ اور عطر سنگہ کچہہ آپس مین مشورہ کر رہے تہے چنانچہ
عطر سنگہ نے شبہ پاکر گلاب سنگہ کو یا تو اپنی ہاتہہ سے یا اپنی آدمی کے ہاتہہ سے مار ڈالا
بجز قتل گلاب سنگہ کے اسکے ہمراہی جو کہ قریب تیس آدمی کے تہے بہاگ کر اپنی فوج مین چلے آئے
اور فوراً لڑائی شروع ہوئی

اول بابا بیر سنگہ کی ٹانگ گولہ کے صدمہ سے اڑ گئی اور بعدہ عطر سنگہ اور کشمیر سنگہ اور کئی
ایک اور سردار معہ اپنی ہمراہیون کے شیرون کی طرح سے آتی ہوئی ماری گئے

جبکہ لڑائی ختم ہوئی بیر سنگہ جان بلب تہا اور اسنے بہت سی جعلی خط سردارون کو دکہلائے
اور کہا کہ مجہکو یقین تہا کہ یہہ سب خط صحیح ہونگے اور اسی باعث سے مینے عطر سنگہ کو بلایا تہا
اور بعدہ سکہون کے طرف جو کہ اسکے گرد کہڑے ہوئے تہے مخاطب ہوکر کہا تمنے اور تمہارے
افسرون نے مجہکو یہہ خط لکہی - مین نے تمہاری نوشتون پر یقین کیا اور خیال کیا کہ میرے
سبب سے بیچارہ عطر سنگہ کے خاندان کا بہلا ہوگا لیکن تم جو کہ اپنے تئین سکہہ کہتے ہو مسلمانون سے

بد نہ ہو۔ تم دغا باز نے ایمان اور بیرحم ہو۔ میں دم واپسین بھی یہی چاہتا ہون کہ تمہین اس برائی کے عوض مین بھلائی ملے" بعد ازین اُسنے کہا کہ تم میرے نعش کو دریا مین ڈالدینا کیونکہ مین نہین چاہتا ہون کہ میری استخوان اس سرزمین مین رہین

حقیقت یہہ ہی کہ شروع وقت لڑائی تک بیر سنگھ کو یہہ یقین نہ تہا کہ سکھہ مجھہ سی یا عطر سنگھ سے لڑینگے کیونکہ اُسنے دس ہزار آدمیون کی خوراک کی طیاریان کی تہین اور پانچ سو بکرے واسطے کہانے کے ذبح کرائی تہین اور کہا تہا کہ سکھہ لوگ ہماری یہان آئے ہین اسلئے مجھکو ضرور اُنکی دعوت کرنا چاہیے

بعد اختتام اس کشت وخون کے فوج نے کوچ کیا اور بہ سبب قلت پانی کے کنارہ دریا پر مقابل فیروزپور کے خیمہ زن ہوئی

ایک روز قبل اس لڑائی کے پشورا سنگھ واسطے معافی اپنے قصور کے لاہور مین آیا اور وزیر نے خبر قتل کشمیر سنگھ کی سُنکر اُسکو قدیم جاگیر مین دیکر گراوالہ کو روانہ کیا

کشمیر سنگھ کی بیویون اور بالکو میان لال سنگھ گاڈی مین بٹہاکر فوج خالصہ سی پوشیدہ لاہور کو بہیجتا تہا اور اُنکو روٹی پانی کے طرف سی کمال تکلیف دیتا تہا چنانچہ جب خالصہ نے اس امر سے اطلاع پائی اُسنے کچھہ فوج واسطے اُنکی تلاش کے روانہ کی اور اُنکو میان لال سنگھ کے آدمیون سے چہین کر اپنی لشکر مین لے آئی اور اُنکو بہت تسلی و دلاسا دیا اور کہا کہ کسیطرح سی تمکو تکلیف نہین پہنچے گی

خالصہ نے اب ظاہر کیا کہ صرف بسبب بے ایمانی جواہر سنگھ اور میان لال سنگھ کے

بابا بیر سنگھ قتل ہوا چنانچہ اس باعث سے وہ لال سنگھ کے کمپو پر حملہ اور ہوئی اور وہ شخص اٹھائیس ہزار گھڑ چھڑون کے پناہ مین چلا گیا اور رات کیوقت معہ سات سوارون کے جمو کے طرف بھاگ گیا

اور بعدہ بھیس بدل کر لاہور کو گیا

اگرچہ برای چندے ملک مین امن ہوگیا۔ لیکن سکھہ ہمیشہ قتل بیر سنگھ کو یاد کرکے بہت غمگین خاطر ہوتے تہی اور چونکہ جنرل کورٹ کی پلٹن کے ادمی اسکے قتل مین زیادہ شریک تہی اس باعث سے وہ گردمار یعنی قاتل گرو کہلاتے تہے

چند روز بعد قتل بابا بیر سنگھ کشمیر سنگھ اور عطر سنگھ کے ہیر سنگھ اور اسکے چچا گلاب سنگھ مین نفاق ہوگیا اسلئے اسنے ایک مجلس عام جمع کی اور اسمین ظاہر کیا کہ مین نے حتی الوسع صلح کے جاری رکھنے مین کوشش کی اب ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گلاب سنگھ کچھہ عداوت رکھتا ہی اسلئے مناسب ہی کہ اسسے شرایط مندرجہ ذیل قبول کرانا چاہئے

اول یہکہ وہ سرکار کو چوتہای خراج زیادہ دیا کرے

دویم یہہ کہ وہ بالکل جاگیر و مال و اسباب راجہ سوچیت سنگھ کا واپس کر دیے

سویم یہہ کہ وہ بالکل اسباب راجہ دہیان سنگھ مرحوم کا حوالہ کرے

چہارم وہ اپنے تئین لاہور مین حاضر کرے

واسطے قبول کرانے ان شرایط کے بیس پلٹنین معہ چند رسالون اور کئی ضرب توپ کے جمو کو روانہ کی گئین لیکن وہ اس سستی و غفلت سے بہیجی گئین کہ انکو وزیر کیطرف سے شک پیدا ہوا

یہہ شبہ اُنکی ذہن مین اس سبب سے اور زیادہ سما گیا کہ فوج متفرق کرکے مختلف راستون سے
بھیجی گئی تھی

گلاب سنگھ سے تیس ہزار سپاہ کے اُنکی مقابلہ کیو اسلیے موجود تہا۔ علاوہ اسکے یہہ مشہور
تہا کہ والی جموجہلم کے مغرب کے طرف کی ملک مین پیشاور تک فساد ولوہ کرا سکتا ہی اور اُسکی
موافقت سردار تیج سنگھ صوبہ دار پشاور اور دوست محمد خان والی کابل سے بہی ہی۔ کشمیر مین اُسکا
اتنا اختیار اور رعب تہا کہ وہان سرکشی ہو جانا کچھہ عجب نہین تہی

جبکہ ملک کی یہہ صورت تہی فوج خالصہ کو بسبب اُنکی شک وشبہ کے مقام کرنیکی اجازت ہوئی
اور وہ متفرق حصون مین لاہور کے قریب مقیم ہوئی

بعد ازین بہای رام سنگھ دیوان دینا ناتہہ شیخ امام الدین اور چند اور سردار واسیطے کرنے صلح کے
جمو کو روانہ کئے گئے لیکن گلاب سنگھ نے کہا کہ جب تک میان جواہر سنگھ چہوٹا بہائی راجہ ہیرا سنگھ
میری پاس نہین اویگا مین کسیطرح پر صلح نہین کرونگا چنانچہ جواہر سنگھ لاہور سے جمو کو گیا اور صلح
فیمابین راجہ جمو اور دربار لاہور کے ہو گئی

چونکہ اسوقت مین زبردست خان ایک افغان نے اضلاع ہزارہ مظفر نگر ترنول مین کچھہ فتنہ
وفساد برپا کیا تہا اسلئے چھہ پلٹنین طرف اٹک وپشاور کے روانہ کی گئین

بعد چند روز کے یہہ خبر پہنچی کہ باشندگان اضلاع مذکورہ نے قریب پچیس تیس ہزار آدمیون کے
جمعیت کر لی ہی اور ایک لڑکا دوست محمد خان کا بہی اس فساد مین شریک ہی۔ اُنہون نے
بالکل قلعجات پر جو کہ ہزارہ سے تا کشمیر ہین قبضہ کر لیا ہی اور اُنکا ارادہ اب کشمیر پر حملہ کرنیکا ہی

ایک دو روز بعد اسکے یہہ افواہ اڑی کہ بارہ سو دیسی فوج دربار کے جو کہ کشمیر مین تہے سرکشون کے شریک ہوگئی اور اس باعث سے صوبہ دار کشمیر نے لاچار ہوکر معہ پانسو دیسون کے قلعہ ہری پربت مین جاکر پناہ لی ہی

جبکہ ملک کی یہہ صورت تہی یہان جواہر سنگہ جموسے آیا اور وزیر سے کچھہ صلاح و مشورہ کرکے دو روز رہکر پھر جمو کو واپس چلا گیا

چھہ پلٹین جو کہ ملک ہزارہ کو گئی تہین انکو حکم ہوا کہ مظفر آباد ہوکر اب کشمیر کو جاوین - دو سکھہ پلٹن زیر حکم شیخ امام الدین پسر صوبہ دار کشمیر کی بہی روانہ کی گئین لیکن یہہ بسبب کثرت برف کی منزل مقصود تک نہ پہنچ سکین اور اخرش کو فتنہ و فساد جو کہ وہان برپا ہو رہا تہا خود بخود فرو ہوگیا

کچھہ عرصہ بعد اسکے میان سون سنگہ لڑکا راجہ گلاب سنگہ کا لاہور مین آیا اور جبکہ ظاہرا صلح قرار واقعی درمیان چچا بتیجے کے ہوگئی تہی یہہ خبر آئی کہ گلاب سنگہ کی فوج کی ایک پلٹن جو کہ گجرات مین مقیم تہی پشور سنگہ نے آکر کاٹ ڈالی اور بہت سا خزانہ لوٹ کر لیگیا

حقیقت حال اسکی یہہ تہی کہ جبکہ گلاب سنگہ اور ہیرا سنگہ مین فساد تہا راجہ جمو نے پشور سنگہ کو لکہا تہا کہ تو فوج جمع کرکے میرا شریک ہو - مین تجہے روپیہ کیطرف سے مدد دونگا چنانچہ اس امید پر پشور سنگہ نے قریب دو ہزار آدمیون کے جمع کئے تہی لیکن جبکہ راجہ جمو اور وزیر دربار مین صلح ہوگئی گلاب سنگہ نے اپنی فوج سے پندرہ ہزار فوج کو موقوف کردیا اور اسکو تنخواہ ندی بلکہ اکثرین دیسیون کے ہتیار وغیرہ بہی چہین لئے

فوج پشور سنگہ نے اب اس سے تنخواہ طلب کی چنانچہ اسنے واسطے بہیجنے روپیہ کے گلاب سنگہ کو لکہا

لیکن اُسنے بجواب اُسکے یہہ لکھا کہ جسطرح سے مینے اپنی پندرہ ہزار فوج کو موقوف کر دیا ہی اسطرح تم بھی اپنی آدمیون کو موقوف کر دو ضرورت دینی تنخواہ کی کچھہ نہین ہے

جبکہ یہہ خط اُسکے پاس آیا پشور اسنگھ نے مضمون خط سی فوج کو اطلاع دی اور فوج سے کہا کہ مجھہ مین اتنی طاقت نہین ہی کہ مین تمکو اپنی پاس سے روپیہ دون

یہہ سُنکر فوج چپ ہو رہی اور پشور اسنگھ سے رخصت ہوکر گجرات کو یہ امید گئے کہ شاید وہان کچھہ تنخواہ ملجاوی لیکن وہان گلاب سنگھ کے عہدہ دار اُنسی گستاخانہ پیش آئے اور اس باعث سی پشور اسنگھ کی فوج اسقدر طیش مین آئی کہ اُنہون نے گلاب سنگھ کی ایک پلٹن کو شکست دی اور شہر گجرات پر قبضہ کر لیا اور اُسکو خوب لوٹا

یہہ تحقیق ہی کہ نہ پشور اسنگھ میدان لڑائی مین موجود تہا اور نہ اُسکے صلاح سے یہہ حملہ ہوا تہا لیکن دربار مین واسطے تخریب شاہزادہ کے مقدمہ کی صورت دیگر گون بیان کی گئی اور گلاب سنگھ خود چاہتا لگا کہ کسی طرح پر پشور اسنگھ کو دربار سے کچھہ سزا ملی لیکن چونکہ یہہ افواہ اُڑی کہ شاہزادہ روپوش ہوگیا اس باعث سی اسمقدمہ کی تحقیقات ملتوی رہی

واضح ہو کہ جواہر سنگھ بہائی رانی چندا اور ماموں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا امرت سر مین رہا کرتا تہا اور ظاہر اعیاشی مین مشغول تہا لیکن درحقیقت وہ منتظر وقت کا تہا

اکثر سکھہ اکالی گورو وغیرہ اس شہر مین آتے تہے وہ سب سی دوستی پیدا کرتا تہا اور اُنکو ہیرا سنگھ کیطرف سی ورغلاتا تہا

کئی دفعہ اُسکو ہیرا سنگھ نے لاہور مین بلایا لیکن وہ نہ آیا اور موقع کا منتظر رہا۔ اخر کو جبکہ اُسنے

اہالیان سلطنت کو اپنی موافق دیکھا وہ لاہور کو چلا آیا اور درپے تخریب ہیرا سنگھ اور پنڈت جوالا سہاے کے ہوا

یہہ دونو شخص رانی کو رات کو بلایا کرتے تہے اور درصورت انکار کے اُسے کہتے تہے کہ ہم تیری ساتہہ بُری طرح سے پیش اوینگے

ایکدفعہ جوالا سہاے نے رانی صاحبہ کو زہر دینے کا ارادہ کیا تہا لیکن وہ اس مقصد مین کامیاب نہوا جبکہ یہہ بالکل باتین جواہر سنگہ اور فوج کو معلوم ہوئین وہ حد سے زیادہ غصہ ہوئی یہان تک کہ فوج نے رات کیوقت شہر مین داخل ہونا چاہا لیکن چونکہ دربان ہوشیار تہے وہ شہر مین گہسنے سے باز رہے

جبکہ ہیرا سنگہ کو اس امر سے اطلاع ہوئی اُسنے فوج سے اُنکے آنیکا باعث دریافت کرایا بجواب اسکے اُنہون نے کہا کہ ہم یہہ سُنتے ہین کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ اور اُنکی والدہ مثل قیدیون کے رہتی ہین۔ اُنکے آزاد کرنے کے واسطے ہم آئی ہین

یہہ سُنکر ہیرا سنگہ نے کہلا بہیجا کہ کسیطرح کی روک ٹوک مہاراجہ صاحب اور اُنکی والدہ پر نہین رہی گی چنانچہ یہہ جواب پاکر فوج ظاہرا راضی ہوکر واپس چلی آئی

دوسری روز وزیر نے عہدہ داران فوج کی ایک مجلس جمع کی اور اُن سے صلاح و مشورہ کرتا رہا۔ اُنہون نے اکثر نے کہا کہ ہمکو آپکی اطاعت و فرمان برداری قبول کرنے مین اور آپکو اپنا وزیر سمجہنے مین ذرہ بہی عذر نہین ہی بشرطیکہ آپ پنڈت جوالا سہاے کو موقوف کردین اُسکے صلاحون کے مطابق عمل نکرین مہاراجہ اور اُنکی والدہ پر کسیطرح کی روک ٹوک نرکہین اور اُنکی اصراف روزمرہ کیواسطے ایک جاگیر

منقول مقرر کردین

اِن شرائط پر وزیر ہیرا سنگھ راضی ہوا اور عہدہ داران فوج بھی رخصت ہوئی اور اُنہون نے

داخلی رفع سبے انتظامی سلطنت کے دوسری روز پھر جمع ہونے کے لئے کہا

اُسی روز رات کو وزیر اور پنڈت جوالا سہاے نے صورت ملک کی دگرگون دیکھکر جموکو جانیکا ارادہ

کیا لیکن طیار یون ہی مین نکل آیا اور وزیر معہ پنڈت جوالا سہای اور میان سون سنگھ لڑکے گلاب سنگھ

اور میان لابھ سنگھ اور قریب تین چار سو سپاہیون کے بہانہ دیکھنی فوج کے جو کہ میان میر

مقیم تھی منزل مقصود کیطرف روانہ ہوا

ہیرا سنگھ تنگ تالی دروازہ تک بھی پہنچنے نہ پایا تھا کہ فوج نے جواہر سنگھ کو وزیر مشہور کردیا

یہہ دیکھکر ہیرا سنگھ جلدی سے راوی کیطرف چلا اور سکھہ ہمراہیون کو دریا کے اُسطرف چھوڑکر معہ

اپنی باقی ہمراہیون کے وہ دریا کے پار ہوا اور بارہ دری مین جاکر اپنی گھوڑی سے اُترا اور معہ

اپنی ہمراہیون کے اُس عمارت کی چھت پر بیٹھکر صلاح ومشورہ کرنے لگا

جوالا سہاے نے وزیر سے یہہ کہا کہ تھوڑی دیر مین فوج آپکے مطیع وفرمان بردار ہوکر آپکو لاہور کو

لیجاویگی چنانچہ وہ تھوڑی دیر تک اِس بات کا منتظر رہا

اتنی مین کیا دیکھتی ہین کہ بہت سے سکھہ سوار آتے ہین

یہہ دیکھکر ہیرا سنگھ معہ اپنی ہمراہیون کے گھوڑون پر سوار ہوا اور دو سوارونکو واسطے دریافت

حال سکھہ سواردن کے روانہ کیا

جب ہی یہہ دو سوار سکھہ سوارونکی قریب پہنچی سکھون نے اُنپر حملہ کیا لیکن وہ بھاگ آئے اور بالکل

حال ہیر اسنگھ سے ذکر کیا

بہہ سنگھ ہیر اسنگھ نے کہا کہ اگر ہم پر حملہ ہو تو بہتر ہے کہ ہم یہان ٹھہرے رہین اور دشمن کو

نے حفاظت اتی ہین اپنر قبضہ کر لین لیکن بصلاح پنڈت جوالا سہای کے وہ راجہ سوجیت سنگھ

کے گھوڑے چھوڑ ہوئے کمپو کو بہ توقع پناہ کے گیا لیکن وہان برخلاف امید کے انکو اپنی مقابل پایا

وہ یہان سی سرے سے مقبرہ کو جو کہ نزدیک شاہدرہ کی ہے بہ ارادہ حاصل کرنے مدد کے پٹھانون سے

روانہ ہوا لیکن اسمین بہی وہ کامیاب نہوا

بعدہ ہیر اسنگھ یہان سے شاہدرہ کو گیا اور یہان اسنے بہہ تجویز کی کہ مقام میراوال کو چلنا

چاہئی کیونکہ راستہ مین فوج مقیم نہین ہی۔ لیکن جوالا سہای نے کہا کہ پل شاہدرہ کو چلنا چاہئے

چنانچہ وہ اُدہر کو روانہ ہوئی اور چھہ سو گز بہی جانے نپائی تہے کہ سکھہ سردار معہ سوارونکی آن پہنچے

اُنہون نے ہیر اسنگھ سی کہا کہ اگر تم پنڈت جوالا سہاے کو ہماری حوالہ کردو تو تمہین اور تمہارے

ہمرائیون کو کسیطرح کا نقصان نہ پہنچیگا لیکن جوالا سہای بہ ارادہ بچانے اپنی جان کے ہیر اسنگھ سی

اشارہ کیا گیا کہ اگے بڑہی آو

جبکہ سکھون نے بہہ دیکہا کہ بدون خونریزی کے جوالا سہای ہاتہہ نہ آویگا اُنہون نے زیر حکم نام سنگھ

اُٹاریوالہ اور میوا سنگھ مجیٹہہ کے ہیر اسنگھ پر حملہ کیا

اسطرح پر دو کوس چلے گئی اور اس عرصہ مین ہیر اسنگھ کے سپاہی اکثر مارے گئے

اسوقت جواہر سنگھ بہی آن پہنچا اور دو توپین بہی جو کہ پیچہی پیچہی چلی اتی تہین آن پہنچین

اکثر میان سون سنگھ معہ اپنی پٹھان ہمرائیون کے سکھون کے مقابل ہو جاتا تہا اور اس عرصہ مین

ہیرا سنگھ دور نکل جاتا تھا۔ غرضکہ اسطرح پر دس بارہ کوس چلا گیا اور دن بھی قریب دوپہر کے آگیا

اسوقت جوالا سہای تھک کے گھوڑی پر سے گر پڑا اور سکھون نے اسکا سر کاٹ لیا

بعد ازین ہیرا سنگھ واسطے لینے پانی کے ایک گانون مین جاکر ٹھہرا لیکن وہان اسکو کچھہ بھی نہ ملا اور سکھون نے جو کہ اسکا تعاقب کئے آتے تھے اس امر سے مطلع ہوکر اس مکان کو آکر گھیر لیا اور اسمین آگ لگادی

وزیر اور اسکے ہمراہی گھوڑون پر سوار ہوکر بھاگے لیکن سوای چھہ سوارون کے جنکی گھوڑی تیز تھے اور باقی سب ہی ہیرا سنگھ کے مارے گئے

جمیع سردارون کے سر کاٹ کر لائے گئے اور دوسری روز مختلف دروازون شہر پر لٹکادی گئے ہیرا سنگھ کا سر لاہوری دروازہ پر اور سون سنگھ کا سر موری دروازہ پر لٹکا دیا لیکن نعش میان لاب سنگھ کی بسبب کہنی میان سنگھ اور بعض گھوڑ چڑھون کے جنکے ساتھہ وہ بہت اخلاق اور مروت سے پیش آتا تھا اس بیعزتی اور بیحرمتی سے محفوظ رہی۔ جوالا سہای کا سر اکالیون نے دروازہ پر نہ لٹکانے دیا اور اسکو گلی بہ گلی کوچہ بکوچہ لئے پھری اور جس کسیکو اسکو دکھلاتے تھے اُسسے کچھہ لے لیتے تھے اور صدہا طرح کی گالیان جوالا سہای مقتول کو دیتی تھے

آخرش کو جبکہ اسکا سر بالکل شہر مین پھر آگیا جواہر سنگھ نے اسکو کتون کے روبرو ڈلوادیا ہیرا سنگھ اور سون سنگھ کے سر دروازون سے اوتار کر خندق مین ڈلوادئے گئے اور بعد ازین خفیہ راجہ دہیان سنگھ کے مکان مین لاکر رکھہ دئے گئے

اس مکان مین وہ مدت تک رکھی رہے اور بعض یہہ کہتی ہین کہ جبکہ گلاب سنگھ پندرہوین یا سولہوین فروری سنہ ۱۸۴۶ع کو لاہور مین آیا تہا اُسنے اُن سر دن کو وہان سے اٹھوا ڈالا تہا

جموپر حملہ کرنیکا حال

جبکہ ہیرا سنگھ اسطرح پر مارا گیا جواہر سنگھ نے اُن سب مقامات کے فتح کرنیکا ارادہ کیا جو کہ گلاب سنگھ کے قبضہ مین تہی چنانچہ باین ارادہ افواج بطرف جسروتہ سمبہا رام نگر وغیرہ کے زیر حکم لال سنگھ شام سنگھ اٹاریوالہ فتح سنگھ مان اور سلطان محمد خان بہیجی گئی

طرف مقابل پر گلاب سنگھ نے کچھہ فوج واسطے حفاظت جسروتہ کے زیر حکم میان جواہر سنگھ بہائی ہیرا سنگھ مرحوم کے روانہ کی لیکن بروقت پہنچنے فوج خالصہ کے عطر سنگھ ایک سکھہ معہ چھہ گھوڑچڑہی توپون کے فوج دربار سے آکر ملگیا

بعد چند روز کے بہت سی فوج علیحدہ ہوگئی اور اس باعث سے جواہر سنگھ اپنے تئین مقابلہ کے ناقابل سمجھہ کر معہ مال و اسباب کے جو کہ وہ لیجا سکا جمو کو چلا گیا

بمجرد اسکے فوج خالصہ نے اسپر قبضہ کر لیا اور بعدہ سمبہا وغیرہ کو فتح کر لیا

اس امر سے دربار بیحد خوش اور عالی حوصلہ ہوا کہ فوج کو کہلا بہیجا کہ تم جمو کو جا کر فتح کرو چنانچہ حسب الحکم دربار کے فوج دارالسلطنت گلاب سنگھ کیطرف روانہ ہوئی اور بدون لڑنے کسی سخت لڑائی کے مقام مقصود پر جا پہنچی

گلاب سنگھ نے اب کہلا بہیجا کہ اگر شام سنگھ اٹاریوالہ جنرل ہیرا سنگھ مجتہد سلطان محمد فتح سنگھ مان اور دو تین اور سردار جمو مین آدین اور مجھکو باین شرط اپنے ساتہہ لیجا دین

کہ کسیطرح کا ضرر میری جان کو نہ پہنچے تو البتہ جو دربار کہیگی وہ شرایط مین قبول کرونگا

سو فتح سنگھ مانکے جو کہ رنجیت سنگھ کے وقت سے نوکر تہا اور درحقیقت بڑا دلیر شخص تہا

اور کسی نے جموکے جانیکا اقرار نکیا

یہہ شخص سعہ گپت منشی ہیرا سنگھ اور تہوڑی سے سپاہیون کے جمو کو گیا اور گلاب سنگھ اُسکے

ساتہہ بڑا صنع و تکریم پیش آیا اور تین روز تک اُنکو اپنی یہان رکہا

بعد تین روز کے گلاب سنگھ نے اُنکو بابلینا کو جہانکہ لشکر فوج خالصہ کا مقیم تہا روانہ کیا

اور یہہ کہا کہ مین بیچارہ غریب آدمی ہون میری پاس تین کروڑ روپیہ جو کہ دربار لاہور مجھسے چاہتی

ہی نہین ہی البتہ جو کچھہ مال و اسباب دیوان سنگھ ہیرا سنگھ اور سوچیت سنگھ کا ہی اُسکے

دینی مین مجھکو کچھہ عذر نہین اور اُسیوقت گلاب سنگھ نے تین لاکھہ روپیہ بہنگی اور شترون اور

ہاتہیون پر لدوا کر بطور نذر کے خدمت مین دربار لاہور کے روانہ کئی

راجہ جمو فتح سنگھ مان کے ساتہہ شہر کے دروازہ تک آیا اور بعد ازان اُنسے رخصت

ہوکر جمو کو چلا گیا

فتح سنگھ سعہ اپنی ہمراہیون کے ایک میل ہی شہر سے آگی نجانے پایا تہا کہ اُسپر تین سو پہاڑیون

اور رہیلون نے سورگڈہ کے ناکہ پر حملہ کیا اور ایک ہی باڑ مین سب آدمیون کو مار ڈالا

صرف ایک سپاہی ان آدمیون سے جو کہ جمو کو گئے تہے لشکر فوج خالصہ مین بچکر آیا اور فوج کو

اس امر سے اطلاع دی

جبکہ اس قتل کی خبر سکہون کو پہنچی وہ بہت غضب ناک ہوئے اور دوسرے روز بلا تامل دریاے

پہاڑی پر جو کہ نیچے شہر جموں کے بہتا ہی نزدیک ہے

گلاب سنگھ نے کہلا بھیجا کہ فتح سنگھ کے قتل ہونیکا مجھکو بڑا رنج ہی اور جن پر کہ میرا شبہ تھا اُنکو میں نے قید کر لیا ہی بہہ میری دشمنوں نے صرف اِس باعث سی کیا ہی کہ دربار لاہور اور مجھہ مین کمال ناواقفت ہو جاوے اور جموں میری قبضہ سے نکل جاوے اور میرا بالکل خاندان ذلیل و خوار ہو دیکھ باوجود اسکے فوج خالصہ نے دریائی تہاڑی کو تین طرف سی گھیر لیا اور تین طرف سی شہر کا محاصرہ کر لیا چوتھی طرف رنجور سنگھ نے پہاڑون سے اُتر کر شہر کا محاصرہ کیا۔ اسطرح پر شہر جموں چارون طرف سے گھیر لیا گیا

گلاب سنگھ کے سپاہی بھی روز بروز نوکری چھوڑنے لگے چنانچہ اُسنے لاچار ہو کر میان جواہر سنگھ بیٹی دھیان سنگھ کو جسکو کہ فوج خالصہ بہت چاہتی تھی واسطے کرنے صلح کے بھیجا

یہہ سردار اول سلطان محمد اور شام سنگھ کے پاس گیا اور بعد ازان فوج سے درباب کرنے صلح کے گفتگو کرنے لگا اور فوج نے اُسکے کہنے کو قبول کیا

گلاب سنگھ نے پہر خود فوج مین کہا کہ مین اور میرا خاندان فوج خالصہ کے غلام ہین اور ہمیشہ اُنکی غلام رہینگے اور رہینگے اور مین کبھی اُنکے مقابل اپنا ہاتھہ نہ اُٹھاؤنگا۔ اگرچہ مین سختی اور ظلم سی روپیہ جمع کرتا ہون مگر درحقیقت یہہ سب روپیہ مین فوج خالصہ کے لئی جمع کرتا ہون۔ اُسنے یہہ بھی کہا کہ مین اپنے خاندان کا آخری شخص ہون اور جو کچھہ کہ روپیہ میرے خاندان کے آدمیون نے جمع کیا ہی اُسکو مین جانتا ہون جہان کہین اُنہون نے اُس روپیہ کو پوشیدہ رکھا ہی صرف مین ہی واقف ہون، اگر تم مجھکو مار ڈالوگے تو بالکل روپیہ پوشیدہ رہیگا اور کسیکو اُس سے وقفیت نہوگی

واسطے صداقت اس امر کے اُسنے سکھون سے کہا کہ تم فلانی جگہہ جاو اور جہان کہین فلانی فلانی علامت
ہو اُسکے نیچے کی زمین کہود و اور وہان سی تمکو اتنا روپیہ ملیگا چنانچہ سکھون نے ایسا ہی کیا اور بمو جب
کہنی گلاب سنگہ کے اُنکو بعض جگہہ تیس ۳۰ اور بعض جگہہ چالیس ہزار روپیہ تک ملا
یہہ دیکہہ کر سکھون نے اُسکو سونی کی کو کری یعنی سونے کی مرغی کا خطاب دیا
ایسے دلیلون اور خوش امد کی گفتگویون اور رشوت دینی کے اقرارون سے گلاب سنگہ نے
فوج کو اپنا شریک کر لیا اور درباب رضامندی سردارون کے جو فوج کی ہمراہ تہے کچہہ بہی خیال نکیا
گلاب سنگہ نے ہر ایک سکہہ کو ایک سونے کا بازو بند اور پچیس ۲۵ روپیہ دینی کا اقرار کیا اور مطلب
اُسکا یہہ تہا کہ چار پلٹن اجیتال اور پونہ یا اور جنرل کورٹ کی فوج کی اُسکی شریک ہو جاوین اور اگر
وہ کبہی لاہور مین جاوے تو کسیطرح کا خطرہ اُسکو اپنی جان کیطرف سی نرہی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور
بمجرد اسکے گلاب سنگہ جمو کو چہوڑ کر اس فوج مین جو کہ اُسکے مقابلہ کے واسطے آئی تہی جا کر مقیم ہوا
لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ یہہ تجویز ہین بسبب یہو اسنگہ مجیتہہ کے ہوئی تہین اور اسمین کسیطرح کا
شک نہین ہی کہ اُسکو گلاب سنگہ نے واسطے اُسکے کارگذاری کے اُسکو بہت کچہہ روپیہ دیا
سردارون دربار اب بہت اندیشہ ناک ہوئی کہ مبادا بالکل فوج سکہہ گلاب سنگہ کے شریک
ہو جاوی اور جلدی تخریب کی ساعی ہو چنانچہ اس باعث سی اُنہون نے فوج سی کہا کہ ہم تمکو گلاب سنگہ
سے زیادہ انعام دینگے اور اس باعث سی جو فوج کہ اب تک گلاب سنگہ کے شریک نہین ہوئی
تہی اُسکے شریک ہونے سی باز رہی
اسطرح پر فوج خالصہ دو حصون مین تقسیم ہو کر لاہور کیطرف روانہ ہوئی

چند روز قبل اسنے گلاب سنگھ کی فوج خالصہ مین پشورا سنگھ باغوای کچھہ فوج سکھہ کی سیالکوٹ سی کوچ کرکے فوج خالصہ مین جوکہ اُسوقت جمو مین تہی داخل ہوا چنانچہ اکثر پلٹین اُسکے شریک ہوگئی تہین اور اُسنے بعوض اسکے ہریک پیادہ کو پندرہ ۱۵ روپیہ ماہواری اور ہریک سوار کو پچیس ۲۵ روپیہ ماہواری دینی کا اقرار کیا تہا لیکن چونکہ بعض سکھہ سپاہیون کو پشورا سنگھ کے اقرار کا یقین نہوا اس باعث سی وہ اُسکے شریک نہوئی اور اسمین ایک تنازع واقع ہوا اور اخر کو یہہ قرار پایا کہ پشورا سنگھ بالفعل سیالکوٹ کو واپس چلا جاوی۔ چنانچہ کنور صاحب اپنی جاگیر کو لوٹ گئی اور صرف دو کہنٹہ فوج خالصہ مین رہی

واضح ہو کہ پشورا سنگھ کو گلاب سنگھ نے کسی ترکیب سی بلوایا تہا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ اُسکو یہہ یقین تہا کہ بروقت اُسکی اینکے یا تو فوج اُسکو قتل کرڈالے گی اور یا وہ مجھیے واپسے دینے فوج کے روپیہ طلب کریگا اور دونو صورتونمین مجھی فایدہ ہوگا لیکن اس فطرت مین وہ کامیاب نہوا اور چونکہ شاہزادہ سیالکوٹ کو لوٹ گیا گلاب سنگھ نے فوج کو اپنا شریک کرکے لاہور کو چلنے کا قصد کیا

اب فوج خالصہ نے دو حصون مین ہوکر ایک نے زیر حکم راجہ لال سنگھ کے اور دوسرے نے زیر حکم راجہ گلاب سنگھ کے لاہور کو کوچ کیا

لال سنگھ معہ فوج کے جو اُسکی مطیع رہی شاہدرہ مین مقیم ہوا اور گلاب سنگھ مقام اقرار کے پٹن مین جو راوی پر واقع ہی خیمہ زن ہوا اسوقت فاصلہ درمیان دونو فوجون کے ڈہای میل کا تہا

فوج مطیع لال سنگھ نے کہا کہ ہم سلطنت کے شریک ہین لیکن فوج حامی گلاب سنگھ نے

جوکہ قریب بیس ہزار راجپوتون کے تھی اور جنکے پاس پچاس ضرب توپ تھی یہہ کہا کہ ہم گلاب سنگھ کو
زبان دی ہے اسلئے ہم راجہ سے کسی شخص کو گستاخانہ پیش نہ آنے دینگے

جسکہ کاروبار کی یہہ صورت تھی رانی صاحبہ اور جواہر سنگھ یعنی ماموں مہاراجہ دلیپ سنگھ فوج کو یہہ کہلا بھیجا
کہ یا تو گلاب سنگھ کو قید کرکے لاہور میں بھیجدو اور یا شہر سے چھ بیس میل اوپر کیطرف ہٹ
جاؤ لیکن فوج کچھ خیال نہیں نہوئی

یہہ دیکھکر جواہر سنگھ نے وہ فوج جوکہ شہر کے قرب وجوار میں تھی قریب بیس ہزار کے
جمع کی اور اُسکو کہا کہ گلاب سنگھ کی فوج کو دریای راوی سے عبور نکرنے دو اور اُسی وقت
لال سنگھ کو کہلا بھیجا کہ وہ معہ اپنی فوج کے واسطے مدد فوج دربار کے مقام مذکور کو روانہ ہو
غرضکہ دونو طرف سی فوج مسلح ہوئی اور یقین تھا کہ ایک سخت لڑائی ہو لیکن گلاب سنگھ نے اپنی
فوج کو حکم دیا کہ وہ کنارہ دریای مذکور سی ایک ہزار گز پیچھی ہٹ جاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہان
پر اُنہون نے جاکر مورچہ بندی کی

جواہر سنگھ یہہ چاہتا تھا کہ کسیطرح راجہ جمو کے فوج پر حملہ ہو لیکن دونو طرف کے پنچ یہہ چاہتے تھے
کہ کسیطرح پر صلح ہوجاوی اور ایک قطرہ خون کا بھی زمین پر نگرے

جواہر سنگھ معہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اور جمع سرداران سلطنت کے فوج مین گیا اور اُنکو واسطے
حملہ کرنے کے بہت ترغیب وتحریص دی لیکن اُنہون نے کہا کہ لڑای سے کچھہ فائدہ نہین ہے
ہم آپسمین صلح کرے لیتے ہین

چوتھی روز صلح ہوئی اور یہہ قرار پایا کہ راجہ گلاب سنگھ لاہور مین جاکر رانی سے ملاقات کریے

اور بالکل فوج خالصہ اُسکی حفاظت جان کی ذمہ دار ہوا اور جواہر سنگھ وغیرہ کے حملہ سے اُسے بچاے رکھی

جبکہ شرایط اسطرح پر مقرر ہوگئین راجہ جیونے معہ افسران پنچوان میکے دربار ہی راوی کو مقام اقرار سے پر عبور کیا اور بالکل فوج اُسنے بتعظیم و تکریم پیش آئی

بعد ازین وہ ہاتھی پر سوار ہوکر بمن برج کو گیا اور رانی نے بھی اُسکی خاطر داری کی

بعد ملاقات کے رانیصاحبہ نے کہا کہ تم محل کہڑگ سنگھ مرحوم مین رہا کرو — باستماع اسکے پنچوں فوج نے کہا کہ چونکہ ہم اسکے جان کی حفاظت کے ضامن ہین اسلیے ہم کسیکو اُسکے قریب نہین آنے دینگے — جب کبھی رانیصاحبہ اُنسے ملاقات کیا چاہینگی ہم اُنکے ساتھ اوینگے اور اُسوقت وہان نہ تو جواہر سنگھ اور نہ کسی اور سردار کو مصلحت انے دیا جائیگے

پہلی ملاقات مین رانیصاحبہ نے بعد بہت سی خاطر داری کے یہہ کہا کہ چونکہ ابھی تک عہدہ وزارت کسیکو نہین دیا گیا ہی اور جواہر سنگھ ابھی برائے نام وزیر ہی اسلیے تمکو چاہئی کہ تم اس عہدہ کو قبول کرو

جبکہ جواہر سنگھ اس امر سے مطلع ہوا وہ بہت رنجیدہ ہوا اور صرف بسبب خوف فوج خالصہ کے وہ گلاب سنگھ کے قتل مین ساعی نہین ہوا — لیکن تاہم اُسنے اپنی عقلمندی سے نیچ اور رانیصاحبہ کو خوش رکھا اور گلاب سنگھ کے دل مین ایسا شک ڈال دیا کہ اُسنے عہدہ وزارت کو قبول نکیا اور اخر الامر جواہر سنگھ وزیر سلطنت مقرر ہوا

حال وزارت جواہر سنگھ

جبکہ وہ عہدہ وزارت پر مستقل ہوگیا اُسنے گلاب سنگھ سے باعث اُسکے سرکشی کا پوچھا
اور بعد بہت رد و بدل کے یہہ قرار پایا کہ گلاب سنگھ سے تیس ۳۰ لاکھہ روپیہ دی اور جاگیرین
اپنی بھائی موچیت سنگھ اور اسباب اپنی بھتیجے ہیرا سنگھ کا واپس کردی
بعد دینے پہلی قسط اپنی جرمانہ کی اُسکو جموں جانے کی اجازت ملی
اسی عرصہ مین جواہر سنگھ نے دو ارادہ واسطے قتل کرنے گلاب سنگھ کے کئی لیکن ایک مین
بھی کامیاب نہوا اور گلاب سنگھ لاہور مین چار مہینہ رہکر پھر جموں کو چلا گیا جہان سے کہ وہ
بعد چند مہینہ کے بہ وقت ہونے جنگ کے انگریزون سے بلایا گیا تہا

حال قتل پشورا سنگھ

پشورا سنگھ اسوقت حسب الطلب فوج کے لاہور مین آیا اُسکے پہنچتے ہی بہت سی فوج اُسکے
شریک ہوگئی اور اُسنے کہا کہ ہم تجھکو حق دار وارث تخت و تاج لاہور کا مشہور کرینگے
اور تجھکو مدد دینگے اُسکو شہر مین آئے ہوئے چوبیس ۲۴ گھنٹہ بھی نہین ہوئے تہے کہ فوج نے
اسطرح پر اُسکا ساتھہ دینیکا اقرار کیا
رانیصاحبہ نے اُسکو دربار مین بلایا اور جبکہ وہ وہان پہنچا اُنہون نے اُسکو چھاتی سے لگایا
اور کہا کہ مین تجھکو اپنے لڑکے دلیپ سنگھ کے برابر سمجھتی ہون اور اُتنی ہی تیری خاطرداری
اور عزت بھی تجھکو بدل و جان منظور ہے
جواہر سنگھ بھائی مہارانی صاحبہ حسب رتبہ شاہزادہ کے اُسکے ساتھہ پیش آیا اور اس باعث
سے شاہزادہ موصوف دق ہوکر دربار سے چلا گیا اور شہر مین جاکر اُسنے اپنے

مکان پر پنچون فوج خالصہ کو بلایا اور اُنسے کہا کہ میرے ساتھہ لوگ بڑی منے پروائی سے پیش آے اور اب میرا یہہ ارادہ ہی کہ مین لاہور سے اپنی جاگیر کو چلا جاؤن لیکن پنچون نے کہا کہ تم ہمارے ساتھہ بہ ہوسے ادا کو چلو چنانچہ یہان پر بالکل فوج نے جمع ہوکر کہا کہ ہم تمہارے شریک ہین

جبکہ یہہ خبر جواہر سنگہ کو پہنچی وہ بہت مضطرب ہوا اور بصلاح اپنی ہمشیرہ یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے اُسنے فوج خالصہ مین یہہ کہلا بہیجا کہ ہر ایک شخص کو ایک کنٹھا قیمتی پچیس روپیہ کا ملیگا

فوج فوراً سبب تقسیم اِس انعام کا سمجھہ گئی اور اِس سبب سے اُنہون نے پشورا سنگہ کو نہ تو مہاراجہ لاہور اور نہ وزیر سلطنت مشہور کیا بلکہ اُسکو یہہ صلاح دی کہ تم اپنی جاگیر کو چلے جاؤ اور منتظر موقع کے رہو

شاہزادہ صورت معاملہ کی دگرگون دیکھکر حسب مرضی فوج خالصہ کے اپنی جاگیر کو روانہ ہوا اور بہ وقت روانگی کے اُسکو چند اشیاء قیمتی بطور نذر کے دیگئین

پشورا سنگہ اپنی جاگیر مین بہت دن تک زندہ نرہنے پایا کیونکہ گلاب سنگہ نے درپاے قتل شاہزادہ کے جواہر سنگہ کو بہت سی ترغیب وتحریص دی

مطلب اصلی راجہ جمّو کا اِس ترغیب سے یہہ تہا کہ اگر پشورا سنگہ قتل ہوگا تو فوج جواہر سنگہ سے عوض لیگی اور اُسکو بہی قتل کریگی اور اسصورتین مجھکو اور میرے خاندان کو سلطنت مین زیادہ اختیار ہوجاویگا اور دونو شخص جو کہ فی الحال میرے ترقی کے مزاحم ہین خود بخود

قتل ہو جاوینگے اور میرے اوپر کسیکا گمان بھی نہو دیگا

جب تک کہ پشورا سنگھ اپنی جاگیر مین رہا اُسکے قتل کے لئی کئی ایک تدبیرین کی گئین چنانچہ وہ مطلع ہو کر بخوف جان کے معہ اپنی ہمراہیون کے اٹک کو چلا گیا

اسمقام پر اُسنے بعد و قرب و جوار کے مسلمانون کے قلعہ اٹک پر قبضہ کر لیا اور وہان رہنے لگا

جواہر سنگھ نے جبکہ یہہ خبر سُنی بہت غصہ ہوا اور فوراً فوج کو حکم دیا کہ وہ قلعہ کو شاہزادہ سے چھین لین اور اُسکو سزا دین لیکن فوج بسبب دہشت فوج خالصہ اور بھی اس باعث سی کہ انکو حکم دا سطے مقابلہ کرنے بیٹی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے تہا بعد بہت سی رد و بدل کے روانہ ہوی اور جبکہ وہان پہنچی اُسنے قلعہ کے فتح کرنے مین کچھہ بھی کوشش نکی

اسی عرصہ مین فوج خالصہ نے کہا کہ اگر کچھہ بھی صدمہ پشورا سنگھ کو پہنچے گا تو ہم اُسکا عوض ضرور لینگے

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی گلاب سنگھ نے جواہر سنگھ کو لکھا کہ فوج خالصہ مین سے کوئی شخص بخوشی شاہزادہ سے لڑنے کے لئی مستعد نہین ہی اسلئی یہہ مناسب ہی کہ تم چتر سنگھ اٹاریوالہ اور فتح خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ اٹک کے روانہ کرو چنانچہ بموجب اسکے احکام جاری ہوئے اسوقت فتح خان کالی باغ مین جو کہ دریاے اٹک پر واقع تہا اور چتر سنگھ نوشہرا اور راجوری مین کسی قضیہ کا تصفیہ کر رہا تہا اور یہہ سب فہمایش گلاب سنگھ کے عمل کرتا تہا اور نہ بخواہش دربار کے

بمجرد پہنچنے حکم کے یہہ اٹک کو روانہ ہوا اور وہان فوج فتح خان سے متفق ہو کر واسطے حملہ اور قلعہ کے

مستعد ہوا لیکن چونکہ فوج خالصہ جو کہ قلعہ کی قرب وجوار مین تہی پشورا سنگہ سے بہت راضی تہی اور باشندگان مُلک کے بہی اُس سے از حد خوشنود تہی اس باعث سے چترسنگہ اور فتح خان نے قلعہ پر حملہ کرنا مناسب نسمجہا اور شاہزادہ سے درپے صلح کے ہوئی چنانچہ بعد بارہ روز کے پشورا سنگہ نے بشرایط مفصلہ ذیل قلعہ کو خالی کیا

اول یہہ کہ اُسکے تعظیم وتوقیر موافق اُسکے رُتبہ کے کیجاوی اور اُسکو معہ بالکل فوج کی قلعہ سے نکل جانیکی اجازت ملی

دویم یہہ کہ وہ معہ اپنی فوج کے لاہور کو جاوے اور وہان پر اُسکے بالکل دعوی دربارین پیش ہون اور اُنپر خیال کیا جاوے

غرضکہ اِن شرایط پر پشورا سنگہ نے قلعہ کو خالی کردیا اور چترسنگہ اور فتح خان ظاہرا اُس سے بہت تعظیم وتکریم سے پیش آئے

شاہزادہ اُنکی یہہ خاطرداری دیکھکر اتنا بے خبر اور غافل ہوگیا کہ اُسنے پیوقوفی سے سرداران مذکورہ کی فوج کو اپنی تہوڑی سی فوج کے گرد ٹہرنے کی اجازت دی - اسطرح پر پشورا سنگہ معہ اپنی فوج کے اور چترسنگہ اور فتح خان معہ اپنی اپنی سپاہ کے اٹک سے لاہور کو روانہ ہوئے

وہ قلعہ سے بیس میل بہی نہ آنے پائے تہے کہ اُنہون نے واسطے سُویر کے شکار کے مقام نجا صاحب یا حسن ابدال مین ایک مقام کیا

یہان سرداروں نے متفق ہوکر شکار کھیلا لیکن دوسرے روز صبح کیوقت چترسنگہ

اور فتح خان معہ فوج کے خیمہ پر شیو راسنگھ کی حملہ اور ہوئی اور اندر جاکر شاہزادہ کے
سوتے ہوئے ماتھہ پانو باندہ لئے

اسکے پانچ سو ہمراہیونکو تو دس ہزار فوج حریف نی مغلوب کرلیا۔ اسی روز شاہزادہ کو
بیڑی ڈالکر وہ قلعہ اٹک مین واپس لی گئے

ہرچند کہ شاہزادہ نے کئی دفعہ چترسنگھ کو کہلا بہیجا کہ تو نے دغا کی۔ اب بہی اگر تو مجھکو قید
سے رہا کری اور مجھکو میری ڈہال تلوار دی تو تیرا قصور معاف کردن کیونکہ میری قسمت مین مرنا
لکہا ہی اسلئے مجھکو چاہئے کہ مین مثل سپاہیون کے تادم زیست لڑتا ہوا مارا جاؤن لیکن بجواب
اسکے چترسنگھ نے کہلا بہیجا کہ خاطر جمع رکہو کسیطرح کی تکلیف تمکو نہین دیجاویگی اور نہ تمہاری
جان کو کسیطرح کا خطرہ پہنچیگا

اس طرح پر وہ قلعہ کے اُس بُرج مین جو کہ بنام کال بُرج کے مشہور ہے اور جسکے نیچے دریائے
اٹک بہی بہتا ہی قید ہوا

رات کیوقت دغاباز سردار اُسکے پاس آئی اور چہہ سپاہی پہرہ کیواسطے اُسپر تعینات کرگئی
اور رات ہی بہر مین جواہر سنگھ کو پہانسی دیکر دریا مین ڈوبا دیا

بعض شخص قتل شیو راسنگھ کا یون روایت کرتے ہین کہ جواہر سنگھ نے ایک خط دانی صاحبہ کیطرف سے مضمونہا پاس شیو راسنگھ کی ایک اپنے
دوست کے ہاتھہ بہیجا کہ تمہاری واسطے آمدنی ایک لاکہہ روپیہ کی اضلاع شمالی سے تجویز ہوئی ہی اسلئے تمکو چاہئی کہ دعوی سلطنت
سے دست بردار ہو۔ جبکہ کنور صاحب اس خط کو کہ پیغام ملک الموت کا تہا بغور ملاحظہ کررہے تہے قاصد نے تلوار نیام سے
کہینچ کر اُنکو اب شمشیر سے نہلایا اور فوراً کنور صاحب کی مرغ روح نے قفس عنصری سے پرواز کیا

روز دوم فوج ذہان سے کوچ کرکر بدستور رجا صاحب مین آکر مقیم ہوئی

اسمقام مین وہ چند روز تک رہی اور بعدہ چتر سنگہ پہاڑون جموکیطرف اور فتح خان کالاباغ کو روانہ ہوئی لیکن دونو اسبات سی مخوف و ہراسان رہی کہ دیکھئی عوض مین اس قتل کے ہمارا کیا حال ہووی

چتر سنگہ نے بخوف فوج خالصہ کے اپنی خاندان کو پہاڑون اسطرف کشتوار مین زیر حمایت گلاب سنگہ کے بہیجدیا اور اپ قلعہ رہاسی مین جاکر مقیم ہوا

"قتل ہونا جواہر سنگہ کا

جبکہ خبر قتل ہونے پشورا سنگہ کی جواہر سنگہ کو پہنچی وہ اسقدر خوش ہوا کہ اسنے توپون کی سلامی سر ہونے کی اجازت دی اور شہر مین روشنی کرنے کے لئی حکم دیا لیکن اس حرکت ناشایستہ سی اسکو بابا زرن سنگہ اور بہائی چیت سنگہ نے باز رکہا

رفتہ رفتہ جب خبر قتل پشورا سنگہ کی فوج کو معلوم ہوئی وہ بہت طیش مین آئی اور درپے انتقام کے ہوئی چنانچہ جواہر سنگہ کو بہی اس امر سے اطلاع ہوئی

پرتہی سنگہ لڑکا اربلا سنگہ باشندہ جمو کا فوج کو ترغیب دیتا تہا اور کہتا تہا کہ تم جواہر سنگہ سے انتقام قتل پشورا سنگہ کا لو چنانچہ اسکے تحریص سے بہت سی فوج درپے عوض لینے کے ہوئی اور شہر سے چار میل پر اور قریب میان میر کے جاکر خیمہ زن ہوئی

یہان سے انہون نے باقی فوج خالصہ کو بلوایا اور اس بیہ یہہ مطلب تہا کہ ایا بالکل فوج خالصہ شریک ہوتی ہے یا نہین

اُنہون نے ایک پیغام اُس فوج کو جو کہ شہر مین تہی یہ مضمون کا بہیجا کہ تم شہر سے
باہر نکل اؤ تاکہ ہمسے تمہین کسیطرح کی تکلیف نہ پہنچے اور اخرش کو اُنہون نے جواہر سنگہ کو
کہلا بہیجا کہ اگر تو خود حاضر ہو اور ہمکو انعام دی تو خون پشور سنگہ کا معاف کر دیا جاوے
لیکن سردار مذکور نے اِس باعث سے کہ اُسکو فوج کا یقین نہتا اور یا اُس سبب سے
کہ وہ منتظر ایسے موقع کا رہا کہ جسمین صلح ہو جاوی آنے سے انکار کیا
جواہر سنگہ نے درباب صلح کرنے کے اُنہت تدبیرین کین لیکن پنچون کے کہا کہ جب تک
وہ خود حاضر نہو دیگا نسبت اُسکے کچہہ تجویز نکیجا دیگی
اسی عرصہ مین پنج فوج شہر مین داخل ہوئی اور ظاہرا اُنہون نے پرتہی سنگہ کو بزبردستی
اپنا افسر بنایا اور اُسکی اور پتہہ خالصاجی کے نام سے احکام جاری کئی
دوسرے روز راجہ لال سنگہ بہگت رام معہ دیوان دینا ناتہہ اور کئی ایک اور سردار کمپو
مین فوج خالصہ کے گئی اور اپنی تئین پرتہی سنگہ کا مطیع ظاہر کیا۔ اگرچہ دہان یہہ لوگ
بخوشی خاطر رہی لیکن اُنہون نے ظاہر کیا کہ ہمکو فوج نے جبرا قید کر رکہا تہا
بعدہ اسکے پنچون نے جمع ہو کر یہہ حکم عام جاری کیا کہ جو کوئی پلٹن پتہہ کی شریک نہوگی
اُس سے فوج خالصہ نہایت ناراض ہوگی چنانچہ اس حکم کے سُنتے ہی سوای جواہر سنگہ
کے دو پلٹنون کے اور باقی سب اُنکی شریک ہو گئین
ان پلٹنونکو جہانکہ وہ تہین رہنی کی اجازت ملی اور اُنکو کہلا بہیجا گیا کہ اگر تم اپنی سردار
جواہر سنگہ کو چلے جانے دوگے تو اُسکے عوض مین یا تو توپ کی موہنہ پر اڑا دی جاوگے

اور یا تلوار سی کاٹ ڈالی جاوگی

غرضکہ یہہ دو پلٹنین اِس حکم سے بہت ڈرین اور درباب حفاظت اپنی فرد کے بہت ہوشیاری کرنے لگین

دوسری روز گولہ انداز بہ دنچون کے قلعہ سی اپنی توپین لیکے چلے آئی اور شریک فوج خالصہ کے ہو گئے

جواہر سنگہ اب صلح حاصل کرنے سے مایوس ہو گیا اور جبکہ پنجابی بردن فوج خالصہ نے اُس سے یہہ کہا کہ تو شہر کو چھوڑ کر ہماری کمپو کو چل تو اُسنے ایک اِس مضمون کا اقرار نامہ لکھنی کا اقرار کیا کہ وہ بارہ روپیہ ماہواری ہر ایک پنچ کو دیا کریگا بشرطیکہ وہ قصور قتل پشور سنگہ کا معاف کرین اور میری جان بچاوین

والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ یعنی اُسکی بہن نے اُنکی تنخواہ کے اضافہ کرنیکا اقرار کیا اور کہا کہ مین پندرہ روپیہ ماہواری تمہارا مقرر کردونگی بشرطیکہ میری بھائی کے جانکو کسیطرح کا خطرہ نہ پہنچی سوای اسکے اُسنے بہت عجز و انکسار کیا لیکن یہہ سب تدبیرین بیفایدہ ہوئین کیونکہ جمو والے اُنکو بہت کچھہ روپیہ دیچکے تہے اور بہت سے اور روپیہ دینی کا اقرار کیا تہا

۱۴ ستمبر ۱۸۴۵ع کو کچھہ فوج زیر حکم پرتہی سنگہ کے دہلی دروازہ کیطرف متحرک ہوئی اور جواہر سنگہ نے یہہ دیکھکر قلعہ مین رہنا بیفایدہ سمجہا اور اسلئے وہ اپنی بہن کو ہمراہ لیکر اور دلیپ سنگہ کو اپنی گودی مین ہاتہی پر بٹہاکر معہ قریب ایکہزار آدمیون کے فوج کی طرف روانہ ہوا

پرتھی سنگھ یہہ دیکھکر معہ اپنی فوج کے سیدہی راستہ کیمپو کو چلا گیا اور وہان وزیر سے
اول پہنچا

جبکہ وزیر کیمپو کے قریب آیا مان کی پلٹنون نے دور سے اُسکی تعظیم و تکریم کی اور بلکہ
ایک سلامی توپون کی حسب دستور کے سر کی

یہہ دیکھکر جواہر سنگھ نے اپنی فیلبان سے کہا کہ ہاتھی کو ان پلٹنون کے قریب لیچل
یہہ دیکھکر لال سنگھ مرآلیا کی فوج کے پنچون نے اُس سے کہا کہ تم آگے نجاؤ اور یہان
ہی ٹہرو کیونکہ ہم تمکو حتی الوسع مدد دینگی اور جب تک کہ ہم نہ ماریجاوینگے تمہارے اوپر
کسیطرح کا خطرہ نہ آنے دینگے لیکن کمبخت وزیر نے یہہ خیال کیا کہ فوج مجھکو کسیطرح کا
نقصان نہ پہونچادیگی کیونکہ مین اکیلا نہین آیا ہون بلکہ معہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اپنی
بہن کے اِنکے کیمپو مین آیا ہون

جواہر سنگھ اسطرح پر فوج مین گیا لیکن جبکہ وہ فوج مرآلیا کے دست چپ کیطرف پہنچا جنرل
کورٹ کی فوج نے یہ این خیال کہ فوج لال سنگھ اُسکے مدد کرنیکو مستعد ہی اپنی توپین
آراستہ کین

اب دونو طرف سے لڑائی کی طیاریان ہوئین اور یقین تہا کہ ایک سخت لڑائی ہو لیکن جواہر سنگھ
نے فوج مرآلیا کو سمجہایا کہ جنرل کورٹ کی فوج میری تخریب کے ساعی نہین ہی اسلئے تمکو چاہئے
کہ تم لڑائی سے باز رہو چنانچہ لڑائی موقوف ہوگئی

جبکہ وزیر جنرل کورٹ کے فوج کے قلب مین پہنچا فوج مذکور سے یکبارگی حملہ آور ہوئی

اور فیلبان سے کہا کہ ہاتھی کو ٹہلا دے

جبکہ ہاتھی بیٹھہ گیا فوج نے دلیپ سنگھ سے مانگا اور وزیر نے بمشکل تمام اُسکو حوالہ کیا کیونکہ وہ جانتا تہا کہ یہہ لڑکا میری پناہ ہی ہے ازین جواہر سنگھ نے فوج سے مخاطب ہوکر کہا کہ میری بات سنو مجھی تمسے کچھہ کہنا ہی لیکن اُن موذیون نے کچھہ بھی نہ سُنا اور ایک شخص نے اُنمین سے سنگین بندوق کی اُسکے باہین طرف ماری

زخم کہاتے ہی وزیر ہودہ پر جھک گیا اور ایک سپاہی نے بندوق اُسکے ماتھے پر رکھکر سر کی

اسطرح پر وزیر سلطنت قتل ہوا اور اُسکی نعش کو ہاتھی پر سے اُتار کر سپاہیون نے تلوارون اور سنگینون سے قیمہ قیمہ کیا

بعد اسکے اُنہون نے بندوقین سر کرنا شروع کین اور مقصد اِس سے یہہ تہا کہ اور فوج درباب قتل وزیر کے اُنکا مقابلہ نکرے

بابا رتن سنگھ اور بہائی چیت سنگھ جو کہ وزیر کے ساتھہ تہے اُسی زور قتل ہوئی۔ اول تو قریب نعش اپنی اقا کے مارا گیا اور دوسرا بہاگتی ہوئے ایک سوار کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

بعد ازین فوج نے بالکل روپیہ و جواہرات وغیرہ جو کہ وزیر اور اُسکی ہمشیرہ واسطے تقسیم فوج کے لائی تہی لوٹا

رانیصاحبہ اور اُسکی لونڈیان بزبردستی خیمہ مین جو کہ پیشتر سے اسلئے استادہ تہا بہیجی گئین اور مہاراجہ بہی بعد تہوڑی دیر کے اپنی ماں کے پاس بہیجے گئے

گرد خیمہ کے پہرہ تعینات کئے گئے تاکہ وہ دیکھتی رہین کہ کہین مہارانی صاحبہ بسبب
زیادتی رنج والم کے اپنی اور اپنی لڑکے کو مار نڈالین
رانیصاحبہ فوج خالصہ کو بہت بھلا برا کہتی رہین اور اُنہون نے قسمیہ کہا کہ مین تمسے
عوض لونگی
دوسرے روز اُنکی بہائی کی نعش اُنکی پاس لائی گئی اور اُسکے دیکھتی ہوئی وہ پہر خالصہ کو
گالیان دینے لگین - وہ نعش پہ گر پڑین اور بہت روئین - اُنہون نے اپنی بالون کو
پریشان کیا اور اپنی کپڑون کو تار تار کر ڈالا - آخرش کو بڑی خوشامد اور بہی فوج کے
خوف سے وہ شہر کو تشریف لائین
پنچون نے اُسسے کہا کہ تمہاری بہائی کا قتل حسب مرضی خدا کے ہوا ہم اُسکو کسیطرح پر
ٹال نہین سکتی تہے اور اس باعث سے ہم اُسکے قتل کے کسیطرح پر جوابدہ نہین
ہین
دوپہر کیوقت رانیصاحبہ شہر مین تشریف لائین اور نعش وزیر مقتول کی بہی وہان
لائی گئی
شام کو رو برو بہت سے سوارون کے بعد رسومات مذہبی کے نعش جلا دیگئی اور
اُسکے ساتہہ جواہر سنگہ کی دو بیویان اور تین لونڈیان ستی ہوئین
روپیہ وغیرہ جو کہ یہہ عورتین لوگون کو تقسیم کرنے کے واسطے لائی تہین سکہون نے
اُنسے چہین لیا - جبکہ وہ چتا پہ بیٹہین یہ رحم سکہون نے اُنکی نتہہ بالیان اور زیور وغیرہ

زبردستی ہی جہین لیا اور پکڑ پکڑ کر کہینچا جس باعث سے کہ اُنکو کمال تکلیف ہوئی سکہیا اُنکو
روتی چلاتی دیکہہ کر بہت خوش ہوتے تہے اور قہقہہ مار کر ہنستی تہے۔ جبکہ چنا من آگ
لگادی گئی ایک نابکار سکہیہ نے اُنکی نفیس پوشاک پہنا تہہ چلایا اور اُسکا تہوڑا سا
ٹکڑا پہاڑ لیا۔ سطح پر فوج بعد لینے عوض قتل پشو راجہ سنگہ کے رانی کے نہایت مطیع
اور فرمان بردار ہوئی اور اُنکا رنج والم دور کرنے کے لئے اُسنی اُنکی بہت خوشامد کی
لیکن ایک بہی کارگر نہوئی

رانی صاحبہ ہر روز معہ اپنی سہیلیون کے پیدل نیے پردہ اپنی بہائی کے مکان پر جوکہ
باہر ستی دروازہ کے تہی جایا کرتی تہین اور وہان بہت سا رویا کرتی تہین
فوج نے یہہ دیکہکر کہا کہ جس فوج کے اہیون نے وزیر کو قتل کیا ہی اُسکو سزا دینی
چاہئی۔ بجواب اُسکے فوج قاتل وزیر نے یہہ کہا کہ بالکل فوج اس ارادہ کے لئے صف
آراستہ کہڑی ہوئی تہی اور ہر ایک شخص درپے قتل وزیر کے تہا اہین کل فوج شریک
تہی ہم کسیطرح پر ملزم نہین ہوسکتی ہین
بعد چند روز کے رانی صاحبہ نے کہا کہ اگر اُن سرداروں کو جو کہ درشنے قتل میرے بہائی
کے ہوئی تہے میرے حوالہ کردو تو مین راضی ہوجاونگی چنانچہ اُسنی پنچون اور
عہدہ داران فوج کو خاص اس مطلب کے لئی سمن برج مین بلایا اور وہان اپنی آپ آکر
درباب اُنکی دغابازی کے اُنکو بہت سخت سست کہا
اُسنی اخرش کو کہا کہ اگر میرے دشمنون کو قید کرکے میری حوالہ کروگے تو مین بالکل

فوج کا قصور معاف کردینگی

یہہ سنکر پنچون نے کہا کہ آپ اُنکی نام بتلائے چنانچہ بجواب اسکے رانیصاحبہ نے دیوان جواہر مل کیطرف جوکہ سابق مین سوچیت سنگھ کا دیوان تہا اور درحقیقت اس سازش مین بہی شریک تہا اور بلک اُسی نے پرتہی سنگھ کو بالکل روپیہ جوکہ آپنے فوج مین تقسیم کیا تہا دیا تہا اشارہ کیا

فوراً جواہر مل کے ہتیار لے لئے گئے اور قید ہوا

بعد ازین مہارانیصاحبہ نے کہا کہ پرتہی سنگھ اور اُن جمعدارونکو جوکہ اس سازش مین شریک تہی بیرے حوالہ کرو چنانچہ یہہ سنتی ہی پنچون مین آپسمین تکرار ہوئی اور انجام کار وہ سمن برج سے اُٹہکر اپنے کمپو کو چلے گئے

بعضون نے ڈوکرون یعنی پہاڑیونکو جوکہ اس سازش مین شریک تہی قید کرلیا اور انکو رانیصاحبہ کے پاس بہیجنی کو مستعد تہی اور بعض اس سی نہایت ناراض تہے فوج جنرل دنٹورا کی اور کئی ایک اور پلٹنین پرتہی سنگھ کو رانیصاحبہ کے حوالہ کرنے مین بہت مستعد ہوئین اور اُنہون نے یہہ ارادہ کیا کہ فوج جنرل کورٹ پر جوکہ اس سردار کے ضامن تہی حملہ کیا جاوی چنانچہ دونو طرف سے فوج لڑائی کے لئی طیار ہوئی اور ضرور ایک لڑائی ہوتی لیکن بہوقت رانی صاحبہ کا حکم آیا کہ کل مہاراجہ دلیپ سنگھ بالکل فوج کا ملاحظہ کرینگے اور اس باعث سے کشت وخون جوکہ ہونیکو تہا موقوف رہا

راتکو فوج کے پنچ جمع ہوئے اور اُنہون نے یہہ تجویز کی کہ واسطے دور کرنے تنازع اور فساد فوج خالصہ کے پرتہی سنگھ اور اُسکے ہمراہی فوج سے پوشیدہ نکال دئے جاوین اور یہہ سب شخص جمو کو چلے جاوین

دوسرے روز فوج کا ملاحظہ ہوا اور پرتہی سنگھ کو پنچون نے چپکے سے جمو کیطرف روانہ کردیا جہانکہ وہ بخیر و عافیت تمام معہ اپنی رفیقون اور چند سوارونکی پہنچا

گلاب سنگھ نے بعد ازین ایک خط دربار کو بہیجا اور مضمون اسکا یہہ تہا کہ حال قتل ہونے وزیر جواہر سنگھ کا سُنکر مجھکو بہت رنج ہوا اور اگر مین جسمانی طاقت ہوتا تو پرتہی سنگھ اور اُسکے ہمرائیون کو سزای شدید دیتا

رانی صاحبہ کاروبار کی یہہ صورت دیکھکر خاموش رہین اور درباب امورات سلطنت کے اپنے دوست لال سنگھ سے صلاحین اور مشورہ کرنے لگین - چنانچہ اُسکے کہنے سے اُنہون نے بعد چند روز کے جواہر مل کو قید سے رہا کیا

چونکہ لال سنگھ اخر کو وزیر سلطنت ہوگیا اور دربار لاہور مین اُسنے بڑی شہرت حاصل کی اسلئے ہم واسطے تفریح طبع ناظرین اس کتاب کے اس شخص کا حال مفصل و شرح درج کرتے ہین

حال راجہ لال سنگھ کا

راجہ لال سنگھ جو کہ بعد ازین وزیر سلطنت لاہور ہوا جاسمیر ایک برہمن کا لڑکا تہا اور یہہ موضع سنگوا یا مین دوکان کرتا تہا - جبکہ اسکا کاروبار بگڑگیا وہ بالکل ملک

پنجاب مین خورده فروشی کرتا پهرتا تها چنانچه اس حال مین اسکے بستی رام نوشه خانیاسے
جوکه مهاسنگه والد مهاراجه رنجیت سنگه کا خزانچی تها ملاقات هوگئی
جاسمر حروف لوندا اچهی طرح سی لکهه سکتا تها اس باعث سی بستی رام نی بشاره
تین روپیه ماهواری اور خراک کے اسکو نوکر رکهه لیا
اس عهده سی وه مهاسنگه کے خزانه مین نوکر هوگیا اور خزانه کا حساب کتاب لکهنے لگا
جبکه مهاسنگه نے وفات پائی جاسمر نوکری چهوڑکر اپنے گانو نکو چلاگیا اور وهان بدستور
زمینداری کرنے لگا
جب رنجیت سنگه سن تمیز کو پهنچا بستی رام نے جاسمر کو پهر نوکر رکهه لیا۔ اسوقت رنجیت سنگه
کے پاس خزانه نهین تها اور جو کوئی مقام که وه اسوقت فتح کرتا تها اسکو وه رامانند دولتمند
سوداگر امرتسر کے هاتهه رهن رکهتا تها جبکه اسنے اول دفعه کشمیر پر حمله کیا اسنے
اپنی پاس خزانه مقرر کیا
اسوقت بستی رام مرگیا اور اسکا بهتیجا مصر بلرام بسکا که رنجیت سنگه کو بڑا اعتماد تها اسکی جگهه
دله دوغه توشخانه کا مقرر هوا اور جاسمر بدستور کام تحریر کا زیر بلرام کرتا رها لیکن جبکه
راجه دهیان سنگه وزیر سلطنت مقرر هوا اسنے رنجیت سنگه سے کها که بلرام کو کاروبار
توشخانه کے کرنے کی ذره بهی لیاقت نهین هے اور جاسنگه بڑا هوشیار اور دیانت دار
آدمی هی اسلئے مناسب هے که وه اسکی جگهه مقرر کیا جاوی چنانچه ایسا هی هوا اور اسوقت سی
جاسمر اپنی تین تابعدار ڈوگره کا خیال کرتا تها اور انکو اپنا اقا خیال کرتا تها

۱۸۴۹ء مین جب مصر نے وفات پائی اور دم واپسین اپنے لڑکے سے کہہ گیا کہ یہہ یاد رکھنا کہ میرے دولت و شروت اور شہرت و ناموری صرف بسبب عنایت و مہربانی سرداران ڈوگرہ کی حاصل کی ہی۔ اُسنے کہا کہ تو دہیان سنگھ اور گلاب سنگھ کو اپنا آقا خیال کرنا اور اپنے تئین ہمیشہ اُسکا غلام سمجھنا

لال سنگھ اب اپنے باپ کی عہدہ پر مقرر ہوا لیکن چونکہ وہ کم سن تہا اِس باعث سے اُس عہدہ کے کاروبار اُسکا بہائی مصرام چند کیا کرتا تہا

بہگوان سنگھ اُسکے چہوٹے بہائی کو بہی راجہ دہیان سنگھ نے توشہ خانہ مین آنیکی اجازت دی تاکہ وہ توشہ خانہ کے کاروبار سیکہہ جاوی کیونکہ اُسکا یہہ ارادہ تہا کہ وہ اس لڑکے کو داروغہ توشہ خانہ کا مقرر کری لیکن یہہ بات اُسکی دل ہی مین رہی۔ جبکہ دہیان سنگھ مارا گیا اور اُسکا لڑکا ہیرا سنگھ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا اور وہ اور اُسکا صلاح کار پنڈت جوالا سہائے دخیل کار سلطنت ہوا۔ لال سنگھ نے مصر بلرام اور بہائی گورمکہہ سنگھ کو کسیطرح ملزم ٹہرایا اور یہہ دونو بصلاح وزیر اور اُسکے واقف راز کے مار ڈالے گئے اور مصر لال سنگھ خزانچی سلطنت لاہور کا مقرر ہوا

یہہ شخص رانی چندا والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ سے درباب قتل ہیرا سنگھ اور جوالا سہائے کی سازشین کرتا تہا اور درحقیقت اُس سازش مین جو کہ واسطے قتل وزیر سلطنت کی ہوئی تہی شریک تہا لیکن ڈوگرہ اُس سے بالکل بیخبر تہے کیونکہ وہ یہہ نہین جانتے تہے کہ جس شخص نے ہماری خاندان کے سبب سے یہہ رتبہ حاصل کیا ہی ہمارے تخریب کے لئے سعی و کوشش کریگا

جبکہ ہیرا سنگھ اور اُسکے چچا گلاب سنگھ میں کسی باعث سے نااتفاقی ہوگئی تھی اور فضل داد خان حاکم رُہتاس و وسیلہ راجہ جموں کا شریک ہوگیا تھا وزیر نے اُسکے املاک اور اسباب کو ضبط کرلیا اور مصرلال سنگھ کو عطا کیا اور اُسکو خطاب راجائی کا دیکر معہ بارہ سو سوار دنکی وغیرہ اسلئے قبضہ کرنے رُہتاس وغیرہ کے روانہ کیا چنانچہ جب وہ لاہور کو واپس آیا اُسکو خطاب راجائی رُہتاس و وسیلہ کا دیا گیا

کیا عجیب بات ہی کہ جس روز اُسکو بسبب عنایت وزیر کے ایسا خطاب جلیل القدر عطا ہوا اُسی روز اُسنے ایک اقرارنامہ پر جو کہ واسطے قلع و قمع ڈوگرہ کے طیار ہوا تھا اور جسمیں اکثر سردار سلطنت شریک تھے دستخط کئے۔ اُس روز بالکل سردار جمع ہوئے اور سبکے سامنے اُسکو خطاب راجائی رُہتاس اور وسیلہ کا ملا تھا

راجہ ہیرا سنگھ نے اپنی آپ اُسکی تلک کیا اور اُسکے اوپر چنور جھلا

ایک مہینہ بعد اُسکی وزیر اور پنڈت قتل ہوئے اور لال سنگھ جو کہ وزیر کا نمک پرورد اور پنڈت جوالا سہای کا دستار بدل یار تھا سازش میں شریک تھا یہہ اکثر وزیر کے ساتھ رات بھر رہتا تھا اور زناکاری اور قمار بازی میں شریک ہوتا تھا۔ ایک روز قبل قتل وزیر اور اُسکے ہمرایون کے راجہ لال سنگھ معہ جنرل مہتاب سنگھ اور ہیرا سنگھ بیجھٹہ کے اُسکے پاس گیا اور کہا کہ آپ کسیطرح پر اندیشہ نکیجئے کیونکہ ہم مکمل فوج خالصہ کے ایکی شریک ہین چنانچہ اس باعث سے وزیر غافل رہا اور جو کہ گیا۔ کچھہ عرصہ قبل قتل ہیرا سنگھ کے اُسنے سترہ اٹھارہ ہزار روپیہ بطور نظر پاس رانی صاحبہ کے بھیجا اور کہا کہ ہمارے کامیابی

مین کسیطرح کا شک نہین ہی آپ خاطر جمع رکھئی

جسوقت جواہر سنگھ سہ اپنی فوج لیکے وزیر اور جوالا سہای کے تلاش مین گیا لال سنگھ خود رانی صاحبہ کے پاس آیا اور اداب بجالاکر چلا گیا اور جبکہ اُسنے خبر قتل ہونے ڈوگرہ کی سُنی دد فوراً رانی چندا کے پاس گیا اور اُنکو مبارکباد دی اور ایک نذر گیارہ ہزار روپیہ کی حضور رانی صاحبہ مین گذرانی

جبکہ جواہر سنگھ وزیر ہوا اُسنے دربار بدور کرنے امدورفت لال سنگھ اور مہارانی صاحبہ کے بہت کوشش کی لیکن بیفایدہ ہوئی

چونکہ جواہر سنگھ کو راجہ لال سنگھ کیطرف سے عداوت تہی اس باعث سے اُسنے اُسکو بخلاف گلاب سنگھ کے جمو کو روانہ کیا۔ رانی صاحبہ نے دو ایک دفعہ اپنی بہای سے کہا کہ وہ راجہ لال سنگھ کو واپس نہ بھیجے لیکن اُسنے نمانا۔ غرضکہ راجہ موصوف جبراً قہراً جمو کو گیا اور جبکہ ماہ اپریل ۱۸۴۵ع مین لوٹ کر آیا اُسنے بدستور رانی صاحبہ سے امدورفت جاری رکہی جبکہ پشورا سنگھ بصلاح جواہر سنگھ کے قتل ہوا راجہ لال سنگھ حتی الوسع فوج کو درباب قتل وزیر کے ترغیب و تحریص کرتا تہا

اُسنے پرتہی سنگھ وغیرہ سے نہایت ملاقات پیدا کی اور واسطے حفاظت اپنی جان و مال اور قتل وزیر جواہر سنگھ کے اُسنے پچیس ہزار روپیہ پرتہی سنگھ کو دی اور پندرہ ہزار روپیہ فوج مین تقسیم کئے

باقی حال راجہ لال سنگھ کا اپنی اپنی موقع پر ترتیب وار سہ اور حالات پنجاب کے آگے لکہا جاویگا

حال جنگ ہای سابق پنجاب

جبکہ رانی صاحبہ نے اپنے بھائی جواہر سنگھ کا قتل فوج کو معاف کردیا فوج اُنکی نہایت مطیع اور فرمان بردار ہوئی اور اُنسے کہا کہ آپ چاہین جسکو وزیر مقرر کرین ہمکو کسیطرح کا اُسکی مطابعت مین عذر نہین ہوگا

بعدازین دربار امرت سر کو چلا گیا اور ماہ نومبر ۱۸۴۵ع مین وہ اُس شہر کو چھوڑکر نزدیک باغ شالہ مار کے آکر مقیم ہوا اور برای چندے وہان ہی رہا۔ اسمقام پر راجہ لال سنگھ حسب فہمایش اور ہدایت رانی صاحبہ کے کاروبار وزارت کے کرنے لگا

اندونین یہہ افواہ اوڑی کہ ارادہ انگریزونکا واسطے قبضہ کرنے اُن سکھہ ملکون کے کہ بطرف جنوب و مشرق دریای ستلج کے واقع ہین مصمم ہی چنانچہ لال سنگھ نے کئی دفعہ سکھہ کاردارونکے خط جوکہ وہان متعین تہی سہ دربار پر ہی اور مضمون اُنکا یہہ تہا کہ فوج انگریزی آہستہ آہستہ ہمارے ملک کیطرف آتی ہی اور اس باعث سی ملک مین نے انتظامی ہوتی جاتی ہے

یہہ خبر سُنکر لوگ بہت متخوف ہوئی اور ہر کسی کے زبان پہ اسی کا چرچا ہونے لگا

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی لال سنگھ نے ایک مجلس سردارون اور عہدہ دارون کی مقام شالہ مار مین جمع کی سہین دیوان دینا ناتہہ نے ایک خط پڑہا اور کہا کہ یہہ سکھہ کاردارونکے پاس سے جوکہ دریای ستلج کے اُس پار کے ملک پر متعین ہین آیا ہی اور مضمون اُس خط کا یہہ تہا "انگریز لوگ ہمارے ملک کو جوکہ دریای ستلج کے پار واقع ہی لینا چاہتے ہین وہ دربار کے نوکرونکو بہت دق کرتے ہین چنانچہ اُنہون نے کئی گانون کے آدمیون کو حکم دیا ہی کہ سوای ہمارے

اور کسی کو خراج نہ دیا کرو کیونکہ اب ہم اس ملک کے مالک ہین دیوان موصوف نے پھر یہہ کہا کہ صوبہ ہای کشمیر و پشاور وغیرہ مین کمال بد انتظامی ہی اور مدت سی وہان کے کاردارون نے ایک روپیہ بھی داخل خزانہ سرکار نکیا ہی۔ اُنہون نے یہہ بھی کہا کہ ہمارے مہاراجہ لڑکے ہین کوئی شخص سردار نہین ہی چنانچہ اگر کچھہ تجویز نکیجاویگی تو انجام اسکا بجز تباہی اور بربادی کے اور کچھہ نہو گا۔ اُنہون نے یہہ بھی کہا کہ رانی صاحبہ کی صلاح یہہ ہے کہ راجہ لال سنگھہ وزیر اور سردار تیج سنگھہ سپہ سالار اعلی کل فوج سکھہ کی مقرر ہون تاکہ واسطے حفاظت ملک کی فوج اُس پار دریای ستلج کی عبور کری

یہہ سُنکر بالکل مجلس نے ہراے ہوکر رانی صاحبہ کی تجویز کو پسند کیا اور کہا کہ رانی صاحبہ کا حکم ماننا ہمپر فرض ہے

یہہ سنکر راجہ لال سنگھہ اُٹھا اور بالکل عہدہ دارو کی طرف مخاطب ہوکر یہہ کہا "مین اپکی عنایات کا بڑا ممنون و شکور ہون اور حتی الوسع خالصہ کی بہبودی مین کسیطرح کا دریغ نکرونگا"۔ بعد ازین سردار تیج سنگھہ نے بھی اُٹھہ کر یہہ ہی کہا۔ پھر دیوان سلطنت نے کہا کہ رانی صاحبہ ایک روز مقرر کرینگی تاکہ اُس روز مہاراجہ رنجیت سنگھہ کی سمادہ پر وزیر اور سپہ سالار فوا پنی اپنی عہدون پر بڑی دھوم دھام سے مقرر کئے جاوین اور واسطے کوچ و تقام فوج کے احکام جاری ہون

یہہ مجلس شروع ماہ نومبر سنہ ۱۸۴۵ ع مین ہوئی اور اس سے دو تین روز بعد مہاراجہ اور اُنکی والدہ معہ کل اہالیان دربار کے لاہور کو تشریف لیگئین اور درباب حملہ اوری کے ملک انگریزی پر طیاریان کرنے لگین چنانچہ ہر ایک حصہ فوج کو واسطے بھیجنی فہرست اُس اسباب کے جو کہ اُسکو بروقت کوچ کے درکار ہووے احکام جاری ہوئی۔ سپاہی کہتے ہے کہ ہم دہلی

متھرا اور بنارس کو خوب لوٹینگے اور بعض یہہ ارادہ کرتے تھے کہ ہم ان صوبون پر خود عمل کرینگے

روز معین پر جمیع عہدہ داران فوج اور اہالیان سلطنت سمادہ مہاراجہ رنجیت سنگہ پر جمع ہوئے اول چند فقرہ گرنتھہ مین سے پڑھے گئے پھر گرپرساد یعنی مٹھی روٹی اور شراب تقسیم ہوئی

بعد ازین راجہ لال سنگہ وزیر سلطنت اور سردار تیج سنگہ سپہ سالار اعلی بالکل فوج کی مقرر ہوئے بعد ختتام ان سب رسومات کی جنرل وینتورا کی فوج کو حکم ہوا کہ وہ پشاور کو روانہ ہو لیکن اس فوج کے پنچون نے کہا کہ تاوقتیکہ لڑائی انگریزون سے ختم نہوگی ہم ہرگز پشاور کو نجاوینگے اب سردارون عہدہ دارون اور پنچون سے کہا گیا کہ وہ گرنتھہ اور شالیگرام پر جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سمادہ پر تھا ہاتھہ رکھکر قسم کھاوین اور کہین کہ ہم مہاراجہ دلیپ سنگہ اور وزیر لال سنگہ اور سپہ سالار اعلی تیج سنگہ کے مطیع اور فرمان بردار رہینگے۔ چنانچہ سبھون نے حسب الحکم اپنی اپنی ہاتھہ رکھکر قسمین کھائین

بعد ازین احکام واسطے روانگی فوج کے جاری ہوئے اور یہہ حکم ہوا کہ وزیر لال سنگہ بائیس ہزار گھڑچڑھون اور تین کمپو توپخانہ کا افسر مقرر ہو اور باقی فوج قریب بیس ہزار پیادہ اور دس ہزار جمٹ سوارون اور توپخانہ کی کمی حصونین فیروزپور کیطرف کوچ کرے یہہ بھی حکم ہوا کہ لال سنگہ بعد چند روز کے روانہ ہو اور تیج سنگہ واسطے مہیا کرنے اُن اشیا کے جو کہ درکار ہون لاہور مین رہے اور اسکی فوج زیر حکم مختلف عہدہ دارون کے کوچ کرے

جبکہ یہہ تجویزین ہوچکین سرداران اور عہدہ داران فوج اپنی اپنی مکانونکو گئے اور بالکل حال فوج سے کہا - فوج اس خبر کے سُننے سی بہت خوش ہوئی اور یہ امید لوٹ بہہ چاہتی تہی کہ بہت ہی جلد ستلج کیطرف کوچ ہو چنانچہ طیاریان واسطے روانگی کے بہت جلد ہوین اور بعض سپاہیون نے اپنی رشتہ دارون کو بلوایا کہ وہ بہی اُنکے ساتہہ چلین اور واسطے لانے اُس لوٹ کے جوکہ وہ ہندوستانیون پاوین اُنکے ہمدہون

تیسوین ۳۰ نومبر کو راجہ لال سنگہ نے معہ بائیس ہزار سوار اور چالیس ضرب توپونکی لاہور سے شالامار کو کوچ کیا - اِس مقام سی وہ کوچ کرکے شہر لاہور سے دس کوس کے فاصلہ پر آکر خیمہ زن ہوا اور وہان پانچ چہہ روز تک پڑا رہا

راجہ صاحب کچہہ ابہی سپاہی نتہی اور نہ لڑائی چاہتے تہی لیکن وہ یہہ جانتی تہے کہ فوج خالصہ بہت جرئی اور دلیر ہی اور صرف اِس ہی باعث سی دریای ستلج کے عبور کرنے مین نہایت سرگرم تہی

تیسوین ۳۰ نومبر کو فوج پیادہ کئی حصونمین بحکم سردار تیج سنگہ کے طرف روانہ ہوئی چنانچہ جب وہ دریای ستلج کی کنارہ راست کیطرف پہنچی اُسنے تیج سنگہ کو طلب کیا تاکہ وہ خود آکر فوج انگریزی سے مقابلہ کری لیکن باوجود اسکی وہ ۱۶ دسمبر کو دارالسلطنت سی روانہ ہوا - اِسوقت تک بالکل فوج ستلج سی عبور کرگئی تہی اور اُسکے باہین کنارہ پر قریب فیروزپور کی مقیم تہی راجہ لال سنگہ ہنوز ہری کے پٹن سے بفاصلہ چہہ کوس کے تہا اور ظاہرا اُسکا یہہ ارادہ تہا کہ وہ لدہیانہ کو روانہ ہو

اُس وقت یہہ تجویز ہوئی کہ بالکل فوج انبالہ کیطرف کوچ کرے لیکن لال سنگھ نے اسکو پسند نکیا مگر تیجسنگھ نے اسکو فوج کا کہنا قبول کرنا پڑا اور تاریخ ۱۱ دسمبر کو دریا کو مقام ہری کے پٹن پر عبور کیا

فوج سکھہ اس طرف دریای ستلج کے اب قریب اسّی ہزار کی اور معہ ہمراہیون کے قریب دو لاکھہ آدمیون کے تھی ان ہمراہیون مین سے اکثر آدمی مسلح تھے اور دشمن کے ملک کو نقصان پہنچانے کیواسطے کافی تھے

غرضکہ اب فیروزپور پر حملہ کرنیکی تجویز ہوئی تیجسنگھ اور لال سنگھ نے کہا کہ مقام مذکور پر ضرور حملہ کرنا چاہیے لیکن فوج سکھہ اسبات پر راضی نہوئی اور کہا کہ قلعہ فیروزپور کے چارون طرف سرنگ لگی ہوئی ہی اور جبھی ہم اُسپر قبضہ کرینگے اُسوقت وہ سرنگ اوڑای جاویگی اور ہم سب تباہ ہوجاوینگے اُنھون نے یہہ بھی کہا کہ قلعہ مین کئی لاکھہ روپیہ ہی اور یہہ صرف اسلئے ہی کہ ہم اُسپر قبضہ کرین اور ماری جائین — ماسوای اسکی فوج انگریزی نے بھی جوکہ واسطے حفاظت قلعہ کے متعین تھی مقابلہ سخت کیا اسطرح پر فیروزپور فوج خالصہ کی ہاتھون سے کئی روز تک بچا رہا

واضح ہو کہ جب طیاریان واسطے حملہ اودی ملک انگریزی کے پنجاب مین ہورہی تھین سرکار انگریزی نے بھی واسطے حفاظت اپنی ملک کے بمقتضای دوراندیشی کچھہ فوج جوکہ مختلف مقامون مین متفرق پڑی ہوئی تھی جمع کی جبکہ تاریخ ۱۱ کو عبور فوج سکھہ کی خبر کمشنر انبالہ صاحب کو جوکہ اسوقت انبالہ مین مقیم تھی پہنچی وہ بہت متردد و متحیر ہوئی اور فوراً واسطے اجتماع فوج

انگریزی کے متواتر تجویزین کرنے لگے - فوج سرکاری کو جو کہ مقام سرہند مین تھی
حکم دیا گیا کہ وہ مقام لُدیانہ مین جاکر مقیم ہو اور سوای تھوڑی سی فوج کے کُل فوج متعینہ لدیانہ کو
بھی کوچ کرنیکے لئے احکام جاری ہوئے

اشتہار مندرجہ ذیل واسطے اطلاع خاص عام کے جاری ہوا تھا

اشتہار

مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ملک ہند واقع تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ع

واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو ساتھہ ریاست لاہور کے ہمیشہ سلوک دوستانہ رہا ہی چنانچہ سنہ ۱۸۰۹ع
مین ایک عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے لکھا گیا اور اسمین
ارتباط اور اتحاد کی طرفین سے تاحین حیات مہاراجہ محتشم الیہ مرعی رہین اور بلکہ اب تک
وہی پاس خلوص و یگانگی کا منجانب سرکار انگریزی نسبت جانشینون مہاراجہ ممدوح کی بھی
ملحوظ چلا آتا تہا مگر بعد بیکنٹہہ باشی ہونے مہاراجہ شیر سنگہ بہادر کے اسقدر بدعملی اور بدانتظامی
درمیان اُس ریاست کے ہوئی کہ نواب گورنر جنرل بہادر کو اجلاس کونسل مین واسطے
حفاظت حدود ملک انگریزی کے تدابیر شایستہ کرنی پڑین اور وجہہ اُن تدبیرون کی صاف
صاف گوشگذار دربار لاہور کردی گئی اور ہر چند کہ درمیان دو سال گذشتہ کے ریاست
لاہور مین کمال نے انتظامی رہی اور چند حرکتین خلاف آئین دوستی و محبت کے اُس طرف
سے سرزد ہوئین مگر نواب گورنر جنرل بہادر پھر بھی یہی چاہتے رہے کہ اگر ارتباط فیمابین کہ
مدت دراز سے باعث امن و آسایش سرکارین ہی بدستور قایم چلا جاوی تو بہتر ہو چنانچہ

بنظر نابالغی دلیپ سنگھ کے کہ گدی نشینی اُسکی بعد شیر سنگھ کے سرکار انگریزی نے جایز
رکھی تہی کچھہ نظر اوپر حرکات بیجا کے کہ اُس طرف سے اکثر وقوع مین آتی رہین تکی اور ہمیشہ
بدل خواہان اِس بات کی رہی کہ درمیان پنجاب کے انتظام سرکار لاہور کا پھر بدستور ہوجاے
کہ فوج سرکشی و بدعتون سے باز آوی اور رعایا امن و آسایش سے بسر کری اور اب تک بھی
توقع تہی کہ سرداران و رعایا ریاست مذکور بہہ امر اہم اپنی حب الوطنی سے آپ انجام
دی لین گے مگر اب چند روز ہوئی کہ ایک فوج سکھہ بارادہ یورش کے اوپر ملک انگریزی کے
روانہ ہوئی اور سنا گیا کہ روانگی فوج بمنظوری دربار ہوئی ہی اُس پہ صاحب ایجنٹ نے بحکم
نواب گورنر جنرل بہادر کے استفسار باعث اِس حرکت فوج کا کیا اور جب کچھہ عرصہ معقول مین جواب
نہ آیا مکرر استفسار ہوا اور چونکہ کچھہ رنج دربار لاہور کو تہا یا گیا تہا اسواسطے نواب گورنر جنرل
بہادر کو یقین نہ آیا کہ ریاست لاہور سے کوئی امر خلاف شرایط اتحاد کے ظہور مین آوے
اور بطبق اسکے کوئی تدبیر شایستہ کہ موجب تنگدلی مہاراجہ یا باعث وقوع نزاع فیمابین
سرکارین ہو ظہور مین نہ لائی لیکن جب کہ جواب دوسری چٹھی کا بھی نہ آیا اور سامان
جنگ اُس طرف زیادہ ہونے لگا ناچار گورنر جنرل بہادر نے موافق تقاضاے وقت
کے حکم عالی صادر فرمایا کہ کچھہ فوج واسطے کمک اور معاونت فوج مقیم حدود کے آگی کو
روانہ کیجاوی الغرض اب سپاہ سکھہ بدون پہنچی کسی رنج کے علاقہ سرکار انگریزی پہ
حملہ آور ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر کو بناچاری واسطے بچانے ملک کے اور حفاظت
رعایا اپنی کے اور واسطے سزادہی عہد شکنون اور خلل اندازون آسایش عوام کے

تدابیر شایستہ بکار مین لائی پڑین اور اسیواسطے اب حکم عالی نفاذ پاتا ہے کہ تمام علاقہ ریاست
لاہور کہ اس طرف ستلج کے ہی ضبط ہوکر داخل علاقہ سرکار انگریزی کیا گیا اور جو جاگیردار اور
زمیندار اور کٹکنہ وار وغیرہ کہ اسوقت جانفشانی اور خیرخواہی سرکار انگریزی کرینگے اوپر
حقوق و مرافق اپنی کے بنی رہینگے اب نواب گورنر جنرل بہادر اشتہار فرماتے ہین کہ تمامی رئیس
و سردار ممالک محفوظہ کے بمقابلہ فوج دشمن سرکار اور متوسلون اسکے کے اٹھین اور واسطے
حفاظت اور انتظام اس ملک کے مساعی جمیلہ اور جانفشانیہای شایستہ ظہور مین پہنچاوین
کہ جو مطابق بایستہ نسبت اس سرکار کے ظہور مین لاوینگے مورد الطاف و تفقدات ہونگے
اور جو خلاف اسکے عمل کرینگی مانند حریف کی پاداش اعمال کو پہنچینگے باشندگان این سوے
ستلج کو چاہئی کہ بامن و آسایش اپنی مقامون مین گذران کرین کہ ہر طرح کی حفاظت انکی
اس سرکار سی ہوگی وگرنہ درصورت سلاح بندی اور فراہمی کے اگر عذر معقول نہ بیان ہوگا
مانند خلل اندازان آسایش عوام کے سزا دئے جاوینگے اور معلوم ہو کہ جو شخص رعایای
سرکار انگریزی مین سے یا انمین سے اوپر دونو طرف ستلج کے علاقجات رکھتے ہین درمیان
خیرخواہی سرکار امدار انگریزی کے کچھہ نقصان اٹھایگا تلافی اسکا سرکار انگریزی سے
بخوبی ہوجایگا اور جو رعایای سرکار انگریزی کہ بالفعل ملازمت سرکار لاہور مین ہین اوپر
پہنچنے اس اشتہار کے تہ دل سے واسطے خدمتگذاری اس سرکار کے نہ دوڑینگے تمام جایداد
انکی واقعہ این سوی ستلج ضبط کیجائیگی اور وہ خود مثل جنب و حریف کے مسلوک کئے
جاوین گے

تاریخ اٹھارہوین دسمبر ۱۸۴۵ع کو کل فوج انگریزی قریب قصبہ وگڈی مڈ کی پہنچی اور کمانڈر انچیف کو خبر پہنچی کہ ایک جمعیت کثیر سکھون کی واسطے مقابلہ کے متحرک ہوئی چنانچہ کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے بھی بعد دو پہر حصہ فوج زیر حکم میجر جنرل سر ہیری اسمتھ صاحب اور ایک بر گڈ منجملہ حصہ فوج زیر حکم میجر جنرل سر جان مکاسکل صاحب اور ایک بر گڈ منجملہ فوج زیر حکم میجر جنرل گلبرٹ صاحب معہ پانچ ترب توپخانہ اسپی یعنی تیس ضرب توپ اسپی اور دو لایٹ فیلڈ بٹری یعنی بارہ ضرب توپ زیر حکم بروک صاحب لفٹنٹ کرنیل توپخانہ اسپی اور معہ ایک ڈیویزن یعنی حصہ فوج سوارون کی جسمین کہ تین رسالہ لایٹ ڈریگون بہادری گارڈ یعنی رسالہ جان نثاران و رسالہ ۹ وہ لایٹ کیولری یعنی ترک سواران اور نوین رجمنٹ ارنیگولر کیولری یعنی سواران ہندوستانی کو واسطے مقابلہ سکھون کے روانہ کیا

وقت نو ساعت تین بجے دن کے خبر پہنچی کہ فوج سکھہ ارادہ جنگ چلی آتی ہی چنانچہ رسالہ سواران اور توپخانہ اسپی اگی کو روانہ کی گئی اور دشمن معہ پندرہ بیس ہزار پیادہ اور اسیقدر سوار اور چالیس ضرب توپ کے مقیم نظر پڑا

یہہ مقام ایک کفدست میدان تہا اور کہین جہاو کا جنگل کہین ہلکا اور کہین گہنا تہا اور کہین کہین ٹیلے ریت کے بہی تہے۔ انکی پیچھے فوج سکھہ پڑی ہوئی تہی چنانچہ جہی سپاہ انگریزی صف آراستہ کہڑی ہوئی وہ اسپر گولہ اندازی کرنے لگی اور ادہر سے بہی اسکا جواب دیا گیا

جبکہ بسبب گولہ اندازی سپاہ انگریزی کے سکھون کی توپین بند ہوگین کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم دیا کہ رسالہ ہای سواران زیر حکم وبٹ صاحب میسرہ حریف کو دباتے ہوئی چلین تاکہ اگر ممکن ہو تو دشمن کو اول اسطرف سے شکست دیجاوی - چنانچہ تیسرا رسالہ لایٹ ڈریگون کمال شجاعت سے معہ بریگڈ دوسری سواران جوکہ مشتمل اوپر جوانان بان شمار کے تہا اور معہ رسالہ پنجم لایٹ کیولری اور چند جوانان رسالہ چہارم نیزہ سواردن کے آگی کو بڑہا اور حریف کو شکست دیتا ہوا اوپر پیادگان اور اتواب عقب حریف کے جا پڑا اور فوج سواران کہ مثل مور و ملخ کے تہی آگی سے بہاگ نکلی

جبکہ حال میسرہ حریف کا اسطرح ہوا جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے حکم دیا کہ خبردار باقی رسالہ چہارم نیزہ بردارون اور رسالہ نہم ارریگولر کیولری معہ ایک لایٹ فیلڈ بٹری میمنہ غنیم پر تاخت کری چنانچہ عمدہ قلیل مین یہ بھی ہوا

حقیقت یہہ ہی کہ اگر دشمنون کو بسبب جنگل کے پناہ نلتی تو معلوم انکا کیا حال ہوتا

اب نوبت حملہ پیادگان پہنچی اور بریگڈیر بروک صاحب معہ توپخانہ اپنی فرودگاہ لشکر فوج حریف پر پہنچی اور دونو طرف سے آتشباری شروع ہوئی - پیادگان فوج انگریزی بسرکردگی سرہیری اسمہہ صاحب و گلبرٹ صاحب و سرجان سکاسل صاحب کے صف ارستہ ہوکر پیادگان سکہہ پر حملہ آور ہوئی

اسوقت شام تہی اور فوج غنیم اچھی طرح سے نظر نہین پڑتی تہی لیکن تاہم ایک بڑی سخت لڑائی ہوئی اور سکہہ جیسی شیخی کہ اپنی سپہ گری کی مارتے تہی ویسی انہون نے اس

لڑائی مین کر دیکھا ہی لیکن اخرش کو وہ لڑتی مرتے ہوئی اپنی ستّرہ توپین چھوڑ کر بھاگ نکلی
اور اسطرح فتح کلّی انگریزونکی نصیب ہوئی

لال سنگھ انکی سردار نے سب سی پہلے اپنی گھوڑی کی باگ ستلج کیطرف پھیری انگریزی
فوج نے بھگوڑون کا پیچھا نہ کیا بلکہ میدان جنگ مین خیمہ زن ہوئی

رات مین گھڑچڑھی مختلف اطراف سی گرتے پڑتے اپنی کمپو مین آئی اور لال سنگھ صبح کو
کمپو مین داخل ہوا کیونکہ یہہ مشہور ہی کہ وہ بخوف دشمن کے بڑی دیر تک ایک جھنڈ مین
چھپا رہا

اس لڑائی مین فوج سکھہ فوج انگریزی سے قدری زیادہ تھی اسلئے فوج انگریزی انے
مقابل ہوکر نہ لڑی بلکہ اُنپر جانب پہلوسی حملہ اور ہوئی

ہرچند کہ شکست کلّی سکھون کے نصیب ہوئی لیکن اسمین بہت سی انسران نامور انگریزی اور نیز
بہت سی سپاہی مجروح و مقتول ہوئی جیسا کہ فہرست مندرجہ ذیل سی واضح ہی

مقتولین	تعداد	مجروحین	تعداد
افسران ولایتی	۱۳	افسران ولایتی	۳۹
افسران ہندوستانی	۲	افسران ہندوستانی	۹
طبنورچی وسپاہی وغیرہ	۱۹۲	طبنورچی وسپاہی وغیرہ	۵۸۸
سائیس وغیرہ	۲۱۰	سائیس وغیرہ	۲۱
			۶۵۷

یعنی کُل ادمی جو کہ اِس لڑائی مین مجروح و مقتول ہوئے ۸۷۲ تھی

روز دویم یعنی آیکسوین دسمبر کو لال سنگھ نے بارہ پلٹین تیج سنگھ کے پاس سے منگوائین چنانچہ فوج مطلوبہ معہ بارہ توپ کے راجہ صاحب کی فوج سے شامل ہوئی

اکیسوین دسمبر تک لال سنگھ نے انگریزون سے مقابلہ کرنے کی لئے پھر جوانمردی اکٹھی کی چنانچہ وہ مقام فیروزشہر سے جہانکہ اُسنے مورچہ بندی کری تہی معہ اپنی فوج کے قریب ایک میل کے آگے کو متحرک ہوا لیکن بعدازین اُسنے اپنی فوج کو پھر لوٹنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اپنے کمپو مین واپس پہنچی اور روٹی بنانے مین مشغول ہوئی

جبکہ فوج سکھہ سطلج پر مشغول تہی فوج انگریزی بہ ارادہ لڑائی کے فیروزشہر کیطرف متحرک ہوئی

فوج سکھہ نے بفور دیکھنے فوج سرکاری کے نقارہ بجائی اور فوراً سلح و مادہ جنگ کی ہوئی اسی عرصہ مین فوج زیر حکم سرجان لٹلر صاحب کی بھی فیروزپور سے آکر فوج انگریزی کو شامل ہوئی بعد اسنے اس فوج کے بہہ تجویز ہوئی کہ دونو بہ اتفاق فوج حریف پر حملہ آور ہون چنانچہ ڈیویزن میجر جنرل سرجان لٹلر صاحب و بریگیڈیر ویلس صاحب کا صف ارائستہ کھڑا ہوا اور کل سپاہ توپخانہ سوای تین ترب توپخانہ اسپی کے قلب مین رکھی گئی۔ ان تین ترب مین سے دو ترب تو دو بازون پر تعینات کی گئے اور ایک ترب پیچھے استادہ کیا گیا تاکہ بروقت لڑائی کے اسکی جہان پر ضرورت ہو وہ وہان جاکر کام کری ڈیویزن زیر حکم سرہیری اسمتھہ صاحب بہی معہ فوج قلیل سوارون و ایک بریگیڈ کے

بسامان جنگ مرتب ہوکر کھڑا ہوا

ان طیاریون مین صرف ایک گھنٹہ دن باقی رہگیا

فوج انگریزی قریب کپور سکھون کے پہنچی اور دونو طرف سے گولہ اندازی شروع ہوئی

چونکہ سکھون کی توپین بڑی پلہ کی تہین اسلئے اتواپ انگریزی سے انکا خاطرخواہ

جواب نہوسکا اور سپاہی دلیرانہ آگے کو بڑہے اور یکبارگی سکھون کے

مورچون پر جاگرے

سکھون نے اب بندوقین مارنا شروع کین اور اس سے بہت انگریزی سپاہی

ضائع ہوئے اور فوج سرکاری کو سکھون کے بالکل مورچہ تانہ نہ لگے

اسی اثنار مین شب نمودار ہوئی اور فوج سرکاری مین نے ترتیبی واقع ہوئی

قریب نصف شب کے سکھون نے ایک توپ ایسے موقع پر آلگائی کہ جسکے

سبب سے آدمی فوج انگریزی کے ضائع ہوئے

کچھہ فوج انگریزی رات کو واسطے مقابلہ دشمن کے بھیجی گئی اور دشمن توپ

چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن تاہم جبکہ انکو چاندنی کی روشنی سے فوج انگریزی

معلوم پڑتی تہی وہ اسپر ایک اوہ بار مار دیتے تہے اور اسطرح پر فوج انگریزی کو

خواہ مخواہ رات کاٹنی پڑی

تاریخ بائیسوین کو جب کہ سلطان خاور سند آرا ہوا فوج انگریزی بمقابلہ بقیہ فوج سکھہ کے

جو کہ تاہم فیروزشہر مین مقیم تہی حملہ آور ہوئی اور بعد ایک سخت لڑائی کے انکو وہان سے ہٹا دیا

لڑائی فیروز شہر مین تہتر ضرب توپ سکھون کی انگریزون کے ہاتھہ لگین

اسوقت راجہ تیج سنگہ معہ پچیس تیس ہزار فوج کے جو کہ اب تک نہین لڑی تھی فیروز پور سے آکر مقابل فوج انگریزی کے نمودار ہوا لیکن بلا حملہ اوری کے فوج سرکاری پر وہ معہ اپنی فوج کے ستلج کیطرف لوٹ گیا

اسطرح پر انگریزون نے بغیر مقابلہ کے سکھونکی توپون اور کمپو پر قبضہ کرلیا

اس لڑائی مین سردار بہادر سنگہ قتل اور لال سنگہ زخمی ہوا اور تہتاب سنگہ اور اجودہیا پرشاد اور تیج سنگہ صوبہ دار سابق پشاور شکست کہاکر بہاگ گئے

اسمین بہت سے سرکاری آدمی مارے گئے اور زخمی ہوئے جیسا کہ فہرست ذیل سے معلوم ہوگا

مقتولین	تعداد	مجروحین	تعداد
افسران ولایتی	۳۷	افسران ولایتی	۷۸
افسران ہندوستانی	۱۷	افسران ہندوستانی	۱۸
طبنورچی وسپاہی وغیرہ	۶۳۷	طبنورچی وسپاہی وغیرہ	۱۶۱۰
سائیس وغیرہ	۱۰	سائیس وغیرہ	۱۲
		افسران وارنٹ	۳
میزان	۱۹۲	میزان	

میزان کل مقتولین اور مجروحین کی ——— ۲۲۱۰ ہے

واضح ہو کہ لال سنگہ شکست کہاکر اس نے انتظامی سے ستلج کیطرف بہاگا کہ اسکے بہت سی آدمی بروقت عبور کرنے دریا کے غرق ہوئی

جبکہ قریب دس ہزار آدمیون کے مقابل کنارہ پر جمع ہوگئی وہ اپنی اپنی گھرون کو چلے گئے
ان نامرد سپاہیون کو چاہئے تہا کہ فوج انگریزی کا مقابلہ کرتے اور لڑائی مین اپنی جان
نثار کرتے کیونکہ جب یہہ لوگ اپنے گہر کو جاتے تہے راستہ مین مرد وزن اُنکے ساتہہ
کمال بے پروائی اور بیعزتی سے پیش آتے تہے۔ جو لوگ کہ گہر پہنچگئے اُنکو اُنکے دوست اور
ہمسایہ طعنہ دیتے تہے اور بہت بُرا بہلا کہتے تہے یہان تک کہ بعضونکو اُنکی بیویان
بسبب اُنکے بزدلی اور نامردی کے نہایت سخت وسست کہتی تہین۔ جو کچہہ اسباب
کہ اُنکے پاس تہا راستہ مین لوگون نے چورالیا اور گانون کی عورتون اور مردون نے
جنہین ہوکر وہ گذرتے تہے کمال بیعزتی سے اُنکو سنگسار کیا

جب اِس لڑائی کی خبر لاہور مین پہنچی بموجب حکم رانی صاحبہ کے لاہور کے
دروازہ بند کردئے گئے اور ایک اشتہار اِس مضمون کا جاری کردیا گیا
کہ اگر کوئی سکہہ میدان جنگ سے بہاگ کر آویگا تو قید کر لیا جاویگا
اور اُسکا اسباب ضبط ہوگا۔ اِن باتون سے اور سکہہ بہاگنے سے
باز رہے اور بلکہ وہ شخص جو کہ بہاگ کر آئے تہے اُن مین سے بہی
اکثر لوٹ گئے

راجہ لال سنگہہ جو کہ سب سے اول میدان جنگ سے بہاگا تہا رنجور سنگہہ کے لشکر مین
گیا اور وہان سے امرت سر مین جاکر چند روز تک پوشیدہ مقیم رہا

واضح ہو کہ بعد لڑائی مدکی اور فیروز شہر کے کورنر جنرل بہادر نے ایک اشتہار تاریخ ۱۴ دسمبر ۱۸۴۵ء

کو مقام فیروزپور سے واسطے اطلاع خاص و عام کے جاری کیا کہ نقل اسکی ذیل مین کیجاتی ہے

اشتہار

معلوم ہو کہ سرکار لاہور سے باوجود عہد و پیمان قدیمہ اتحاد کے ایک فوج عظیم بلاسبب خصومت اور بدون اظہار نفاق واسطے تاخت و تاراج علاقہ سرکار انگریزی کے مامور ہوئی تھی اور بعد معرکہ آرائی کے شکست فاش پاکر اس طرف ستلج کے اتر گئی اکیانوی[91] ضرب توپ قبضہ فوج منصور مین آئین پس لازم آتا ہی اوپر سرکار انگریزی کے کہ واسطے تلافی و تدارک ایسی فتور بلاسبب کے اور بپاس باز رکھنی سرکار و سپاہ لاہور کے ایسی حرکات پر مکرر و قریب تدابیر بایستہ عمل مین لاوی اور نظر برین حکم جہان مطاع شرف نفاذ پاتا ہی کہ تمامی مردم و باشندگان ہندوستان کہ بالفعل ملازم سرکار لاہور ہین ترک نوکری اس سرکار کی کرکے پیچ متابعت نواب گورنر جنرل بہادر کے حاضر ہون کہ تا مربوط ہونے رابطہ اتحاد و یگانگی کے فیما بین ان دو سرکارون کے کچھہ مضایقہ نتہا کہ باشندہ علاقہ ایک سرکار کا دوسری سرکار مین نوکری کرے لیکن اب کہ سرکار لاہور ساتھہ حاکمان ہندوستان کے منافق صریح ہی پس واجب ہے کہ تمامی باشندگان ہندوستان کہ گہربار اور عیال و اطفال انکے حمایت سرکار انگریزی مین ہین ترک خدمت منافق کل کرکے حاکمان ملک اپنی سے مرافق ہون اور سمت دریاے ستلج کے اتر کے نام اپنی دفتر سرکار مین لکھوا دین کہ حفاظت جان و مال اور پاس حفظ حقوق انکا بخوبی کیا جائیگا اور جو شخص کہ لایق کار سپاہیانہ ہونگے سپاہ انگریزی مین بھرتی کر لیے جاوینگے اور تنخواہ سفر و خرچ وغیرہ کہ سپاہ انگریزی کو ملتا ہی انکو بھی ملیگا

اور معلوم ہو کہ جو شخص باشندگان ہندوستان میں سے بعد مشتہر ہونے اس اشتہار کے
ترک چاکری سرکار لاہور نکریگا پناہ سرکار انگریزی سے محروم ہوگا اور مانند بدخواہان ملک خود
اور دشمن سرکار انگریزی کے سلوک کیا جائیگا

واضح ہو کہ فوج سکھہ جو زیر حکم تیج سنگھ کے تھی ہنوز قریب ہری کے پٹن کے خیمہ زن تھی اور
مقابل اسکے فوج انگریزی مدد اور رسد کی منتظر پڑی ہوئی تھی

فوج خالصہ یہہ کہتی تھی کہ ہماری گذشتہ شکستین بسبب دغابازی ہماری سرداروں کے ظہور میں
آئین اور انہون نے صرف بہ ترغیب رانی صاحبہ کے جو کہ اپنی بہائی جواہر سنگھ کے قتل کا عیوض
لینا چاہتی تھین یہہ بددیانتی اور نمکحرامی اختیار کی ہی - چنانچہ انہون نے اس مضمون کے
خط رانی کو بھیجے اور کہا کہ اگر درحقیقت ایسا ہی ہی تو ہم اسکا عیوض قرار واقعی لینگے
ان باتون سے رانی صاحبہ سوچین کہ عجب نہین جو سکھہ مجھکو اور میرے لڑکے دلیپ سنگھ کو
قتل کر ڈالین اس باعث سے انہون نے بہت سے سپاہی شہر کے دروازون پر تعینات کئے
اور کہا کہ کسی سکھہ کو شہر مین نہ آنے دو - اسنے تیج سنگھ کو بھی کہلا بھیجا کہ تم اپنے سپاہیونکو
متفق رکھو اور انکو اکٹھے ہو کر لاہور کو نہ آنے دو

لڑائی کیطرف سکھون کا دل بڑھانے کے لئے رانی صاحبہ نے ایک خبر مشہور کردی کہ
رنجور سنگھ نے ستلج کو عبور کر کے لدھیانہ کی چھاونی جلادی اور اس شہر پر اپنا قبضہ
کر لیا لیکن درحقیقت سردار مذکور ہنوز مقام بھلور پر مقیم تھا اور ابھی تک کوئی لڑائی
اسسے اور انگریزون سے نہین ہوئی تھی

رانیصاحبہ نے ایک پیغام بمضمون مخالفوج کو جو کہ ہری پتن پر خیمہ زن تھی بھیجا کہ فوج رنجور سنگھ
کی نہایت جوانمردی کہ اسنے انگریزون کی فوج کو ایک شکست فاش دی اور یہہ کہ تم نامرد
اور بزدل آدمی ہو۔ تمکو چاہیے کہ تم بھی مثل فوج رنجور سنگھ کے کارنمایان کرو اور داد مردانگی کی دو
لیکن اس سے سکھون کی کچھہ ہمت نہ بڑھی اور وہ بدستور مقام مذکور پہ پڑی رہی
فوج انگریزی اسعرصہ مین مختلف مقامون سے اکر جمع ہوئی اور مقام فیروز پور سے ہری کے پتن
تک متوازی فوج سکھون کی جو کہ کنارہ راست دریای ستلج پہ پڑی ہوئی تھی مقیم ہوئی لیکن چونکہ
انگریزون کے پاس باوجود کثرت فوج کے گولہ بارود اور بڑی بڑی دہانون کی توپون کی قلت
تھی اسلئے وہ بیکار رہی چنانچہ دشمنون کو انکی سستی دیکھکر ہمت ہوئی
اسی عرصہ مین ہیت سنگھ راجہ لاڈوہ جو کہ زیر حمایت انگریزون کے اس طرف دریای
ستلج کے تھا اپنی ملک کو چھوڑکر اور سرکار انگریزی سے برخلاف ہوکر فوج رنجور سنگھ سے
جو کہ جلندر دواب کو عبور کرکے قریب لدہیانہ کے پڑی تھی جا ملا
شروع ماہ جنوری ۱۸۴۶ع مین راجہ موصوف اپنی جاگیر بدوآل مین جو کہ قریب لدہیانہ
کے ہی واسطے لینے اپنے خاندان کے آیا اور موقع پاکر لدہیانہ کی چھاونی مین آگ لگاکر چلا گیا
اسکو لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل ہندوستان نے خطاب راجائی کا دو وجہ سے دیا تھا ایک تو یہہ کہ وہ
مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کا رشتہ دار تھا اور دوم اس باعث سے کہ اسنے دریای ستلج پر
قریب تھانیسر کے ایک پل تعمیر کرایا تھا۔ اسکا باپ گوردت سنگھ راجہ کرنال تھا اور اسکے تعلق
کچھہ دیہات مشرق کیطرف دریای جمنا کے تھے

اور باعث اُسکے کامیابی کا یہہ تہا کہ فوج پیادہ اِس مقام مین کم تہی اور فوج سوار کی بہی از بس قلت تہی

اب سکہہ واسطے اپنی فائدہ کے دریا پر پل تعمیر کرنے لگی اور باوجودیکہ انگریزونکو یہہ بات بہت ناگوار معلوم ہوتی تہی لیکن چونکہ فوج انگریزی کے پاس گولہ بارود وغیرہ بہت کم تہا اسلئے وہ سکہونکو نہیں چھیڑتے تہے کیونکہ اُنکو یقین تہا کہ اُنکی چھیڑنے سے ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور درصورت نہونے سامان لڑائی کے اُنپر فتحیاب ہونا ایک امر غیر ممکن ہوگا

بسبب اسکے کہ لدہیانہ سے فیروزپور تک ملک مین غدر پیدا ہو رہا تہا رسد کی قلت ہونے لگی اسلئے کچہہ فوج بیکانیر کی واسطے فتح قلعہ مکت سر کے متعین کی گئی چنانچہ قلعہ والون نے بڑی بہادری سے اِس فوج کا مقابلہ کیا

چھوٹا قلعہ دہرم کوٹ کا بہی باوجود قرب فوج انگریزی کے انگریزون کے برخلاف رہا سوا اُنکے اور بہت تعلقات کے افسر انگریزون سے منحرف رہی اور اُنہون نے اسطرف کے ملک مین بالکل غدر مچا دیا

تاریخ ۱۷ جنوری سنہ ۴۶ع کو میجر جنرل ہیری سمتھ معہ ایک بریگڈ کے واسطے فتح کرنے قلعہ دہرم کوٹ کے بہیجا گیا چنانچہ قلعہ مذکور بلا خونریزی کے اُسکے ہاتہہ لگا اور اِس باعث سے آمد رسد کے لئے حفاظت ہوگئی

مقصد اصلی بہیجنے فوج کا زیر حکم سر ہیری سمتھ صاحب کے یہہ تہا کہ وہ گولہ و بارود و اتوا وغیرہ کی جو کہ فیروزپور کو آتی تہی حفاظت کرین اور نیز اُن چھوٹے چھوٹے سردارون سے

جو کہ امدورفت رسد مین خلل انداز ہوئے تہے ملک کو صاف کرین لیکن جبکہ صاحب موصوف
نے یہہ سُنا کہ رنجور سنگہ نے دریای ستلج سے عبور کیا ہی اور اُسکا ارادہ لدہیانہ پر حملہ کرنیکا
ہی وہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ ہوئی

تاریخ ۲۰ جنوری کو وہ شہر جگراون مین جو کہ لدہیانہ سے بفاصلہ پچیس میل کی ہی پہنچے
اور موجب عہدنامہ مشتہراع کے فتح سنگہ الواد الہ کے لڑکے نے اپنا قلعہ سرکار کے
فوج کیواسطے خالی کردیا

اُسی روز یہہ معلوم ہوا کہ رنجور سنگہ معہ اپنی فوج کے لدہیانہ کی مغرب کیطرف مقیم ہی اور اُسنے اپنی تہوڑی
سی فوج بدہ وال مین جو کہ جگراون سے بفاصلہ اٹہارہ میل کے تہا تعین کی ہے

بعد نصف شب کے فوج انگریزی نے جسمین چار رجمنٹ پیادون اور تین رجمنٹ سوارون کی
تہین معہ اٹہارہ ضرب توپ کے کوچ کیا اور علی الصباح ۲۱ جنوری کو یہہ خبر پہنچی کہ کل تمام
فوج سکہہ جو کہ قریب دس ہزار آدمیون کے تہی بدہ وال کیطرف چلی گئی

یہہ مقام اب فوج انگریزی سے بفاصلہ اٹہہ میل کے تہا اور سر ہیری اسمتہ صاحب نے خیال کیا
کہ اگر فوج دست راست کیطرف کوچ کرے تو وہ بلا لڑائی کے فوج لدہیانہ سے متفق ہوجاوے
اور فوج سکہہ جو کہ بدہ وال پر تہی تین میل کے فاصلہ پر رہی

جبکہ فوج انگریزی قریب بدہ وال کے پہنچی سکہہ اپنی کیمپ سے متحرک ہوئی اور اُنہون نے
ارادہ کیا کہ انگریزونکو لدہیانہ کے جانے سے باز رکہین لیکن چونکہ سر ہیری اسمتہ صاحب کے
دلمین یہہ تہا کہ کسی طرح پر لڑائی نہو وہ دست چپ کیطرف جہکتی ہوئی آگے بڑہتے جاتی تہے

اور بیچ تھوڑی تھوڑی دور چلکر ٹھیرتے جاتے تھے تاکہ فوج پیادہ بھی جو کہ بسبب خراب ہونے
راستہ کے پیچھے رہجاتی تھی اُنکے ساتھ رہی

سکھہ اسوقت لڑائی پر مستعد تھے اور اُنھون نے سواران فوج سرکاری پر گولہ اندازی
شروع کی جنکو کہ ریت کی ٹیلون کی سبب سے قدری حفاظت ملی غرضکہ ایک لڑائی ہوئی
اور بسبب صدمہ توپون دشمنون کے جو کہ بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اس لڑائی مین چلتی
تھین انگریزون کے بہت آدمی ماری گئے لیکن اخر الامر فوج سرکاری اڑتی بھڑتی ہوئی لدہیانہ
مین داخل ہوئی

اگر فوج انگریزی کا اسوقت تعاقب کیا جاتا تو یقین ہی کہ اُسکا بہت نقصان ہوتا لیکن چونکہ کوئی
سپہ سالار دو ہمت اور جوانمرد فوج سکھون مین نہین تھا اسلئے فوج انگریزی بہت ہی کم نقصان
اٹھاکر لدہیانہ مین داخل ہوئی تاہم اسباب وغیرہ سوای اُسکے جو کہ لدہیانہ کے قریب پہنچ گیا تھا
یا جگراؤن کو واپس بھیجدیا گیا تھا معہ چھکڑون محمولہ گولہ بارود وغیرہ کے سکھون کے ہاتھہ لگا
اس لڑائی مین اُنہتر ۶۹ آدمی مارے گئے اور اڑسٹھہ ۶۸ مجروح ہوئے اور ستہتر آدمی مفقود الخبر ہوگئے
جنمین سے کہ اکثرون کو سکھہ قید کر لیگئے اور باقی دو ایک روز مین اپنی اپنی پلٹنون
مین آموجود ہوئی۔ ان قیدیون مین سے مسٹر بارن صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر معہ چند گورون
کے لاہور کو بھیجدئے گئے تھے

واضح ہو کہ لڑائی بدوال سے ہمت سکھون کی دوبالا ہوگئی اور وہ پھر شیخی مارنے لگے
۔ وہ کہتے تھے کہ ہم فرنگیونکو ہندوستان سے نکال دینگے اور بالکل ملک مین خود

سلطنت کرینگے

واضح ہو کہ گلاب سنگھ والی جمو لڑائی کے شروع ہونے سے کئی بار لاہور مین طلب کیا گیا تہا چنانچہ اُسنے ظاہر اُبہت مدد دی اور لڑائی مین بہی شریک ہونے کا اقرار کیا لیکن بعد بہت سے توقف کے تاریخ ۲۰ جنوری ۱۸۴۶ع کو سہ تین ہزار سپاہیون اور بہت سی رسد کے لاہور مین داخل ہوا

اسوقت قریب پانچ سو پنچون کے سردار جمو کو گہیری پہرتے تہے اور کہتے تہے کہ آپکو بذات خود انگریزون سے لڑنا چاہئے لیکن وہ انکو بہانہ اور جہوٹے اقرار کرکے ٹالتا تہا اور کہتا تہا کہ مین عنقریب جاکر انگریزون سے لڑونگا خاطر جمع رکہو اور باعث اسکا یہہ تہا کہ اُسکو یقین تہا کہ آج کل مین فوج انگریزی سکہون کو شکست دیکر پنجاب مین داخل ہوگی اور وہ اسیکا منتظر تہا - اُسنے اپنی بالکل فوج کو لڑائی مین بہیجدیا اور بذات خود دارالسلطنت مین رہا

تاریخ ۲۲ جنوری کو رنجور سنگہ نے بدوال سے کوچ کیا اور ایک مقام پر جو کہ دریاے ستلج پر لدہیانہ سے بفاصلہ پندرہ میل کے واقع ہی مقیم ہوا اور کشتیان جمع کرنے لگا ہرچند باعث اس کوچ کا کچہہ دریافت نہین ہی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سکہون نے بسبب کمی اپنی فوج کے بدوال کو چہوڑدیا کیونکہ اُنکے ساتہہ اسوقت پلٹن نواعدان بہت ہی کم تہین

یہان پر سکہون کے مدد کیواسطے چار پلٹنین اور چند ضرب توپین پہنچین اور بعہ اس

تھے کے انکی کل فوج اسوقت قریب پندرہ ہزار کے ہوئی
فوج انگریزی بغور خالی ہونے بدوال کے اُسپر قابض ہوگئی اور استحکام پر اُسکے مدد کے
واسطے بھی کچھہ اور فوج آگئی تھی
تاریخ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۴۶ع کو سپہ سالار انگریزی معہ گیارہ ہزار سپاہیون کے
واسطے مقابلہ سکھونکے روانہ ہوا۔ فاصلہ سکھون کے کیمپ کا دس میل تھا چنانچہ جب
فوج انگریزی نصف فاصلہ پر پہنچی اُسکو خبر ہوئی کہ سکھونکا ارادہ واسطے استحکام
قلعہ گونگرانا یا قبضہ کرنے شہر جگراون کے جو کہ اُسکے متصل ہی مصمم ہے
فوج انگریزی راستہ مین فوج سکھون کے مقابل ہوئی اور سکھون نے بمجرد دیکھنی سپاہ
حریف کے توپین لگادین اور امادہ جنگ کے ہوئی
فوج سکھہ کے دست راست کیطرف دیہہ بُندری اور دست چپ کیطرف دیہہ الیوال تھا
دونو فوجین اسوقت ایک میدان کھدست مین تھین اور دشمنونکو ایک دوسری کے
فوج کا ایک ایک آدمی نظر پڑتا تھا۔ القصہ دونو طرف سے گولہ اندازی شروع ہوئی اور
پہاڑی یعنی ڈوگرہ سپاہی جو کہ سکھون کی تباہی و بربادی بدل چاہتے تھے بسر کردگی
رنجور سنگھ کے میدان جنگ سے ایک باڑ چھوڑ کر بھاگ گئی۔ فوج سکھہ اور نیز سکھہ
گولہ اندازیہہ دیکھکر ہراسان نہوئی بلکہ دلیرانہ مقابل فوج انگریزی کے ڈٹی رہے —
غرضکہ ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور سکھہ بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے
لیکن آخرش کو تاب مقابلہ کی نلاکر زیادہ پچاس ضرب توپ سی میدان جنگ مین چھوڑکر

دریا کے اُس پار بھاگ گئے

دریا کو عبور کرتے وقت بہت سکھہ ستلج مین غرق ہو گئے اور باعث اسکا یہہ تہا کہ دریا پہ پُل نہین تہا اور فوج سکھہ دو ایک پایاب مقامون سے اسطرف آکر خیمہ زن ہوئی تہی۔ جبکہ وہ شکست کہا کر بھاگی اُسکو وہ مقامات معلوم نرہے اور اِس باعث سے دریاے عمیق مین بہت لوگ ڈوب کر مر گئے

بعض یہہ روایت کرتے ہین کہ رات کیوقت دریا بر سر طغیانی ہو گیا تہا اِس لڑای مین فوج انگریزی کے ایک سو اکیاون آدمی مقتول اور چار سو تیرہ مجروح اور پچیس مفقود الخبر ہوئے

جبکہ اِس لڑائی کی خبر گلاب سنگہ کو پہنچی اُسنے سکھون پہ انگریزون سے ناحق کو لڑنے کا الزام رکہا

بعد ازین گلاب سنگہ نے آمد و رفت خط و کتابت کی واسطے مقرر ہونے صلح کے انگریزون سے جاری کی

گورنر جنرل کو بہی بدل و جان یہہ ہی منظور تہا کہ سکھون سے صلح ہو جاوے کیونکہ وہ جانتے تہے کہ ایک موسم مین بالکل پنجاب کو فتح کرنا ایک امر غیر ممکن تہا۔ ماسوا اسکے سرکار انگریزی کو لڑائی مین فوج کی بڑی تقویت ہوتی ہے اور چونکہ موسم گرما اب قریب آتا جاتا تہا انکو اسبات کا یقین تہا کہ بسبب حرارت آفتاب کے گوڑون اور نیز انگریزی عہدہ دارون کو کمال

تکلیف ہوگی اور نوبت جان تک پہنچیگی

بنظر وجوہات بالا سرکار انگریزی نے راجہ گلاب سنگھ کو لکھا کہ ہم صلح کرنے

اور وزیر سلطنت سکھہ کی لاہور مین قایم رکھنے پر راضی ہین بشرطیکہ فوج خالصہ

موقوف کر دیجاوے

بجواب اسکے راجہ صاحب نے لکھا کہ یہہ امر میرے اور جمیع خیر خواہان خاندان مہاراجہ

رنجیت سنگھ کے حیطہ طاقت سے باہر ہے

بعد ازین انگریزون نے گلاب سنگھ کو یہہ لکھا کہ ہماری فوج سکھون پر حملہ اور ہوگی

جبکہ انکی شکست ہو تمکو چاہیے کہ تم انکو کسیطرح کی مدد نہ پہنچنے دو ستلج کے

عبور کرنے مین فوج انگریزی کا مقابلہ نکیا جاوے اور نیز ستلج سے دارالسلطنت تک

کسی طرح کی مزاحمت پیش نہ آوے

اسی عرصہ مین یعنی تاریخ اکتیس جنوری سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کو پنچون نے بلا رضامندی

گلاب سنگھ کے اسکو وزیر سلطنت مشہور کر دیا اور پروانجات بنام

صوبہ داران اور جاگیرداران اس مضمون سے جاری کیے کہ چونکہ راجہ

گلاب سنگھ وزیر سلطنت مقرر ہوئے تمکو چاہیے کہ انکی تابعداری مین

کسیطرح کا عذر نکرو اور موافق انکے حکم کے عمل کرو اور حسب دستور انکے

واسطے نذرین بھیجو — اور علی ہذا القیاس پروانجات بنام افسران فوج و توپخانہ

وغیرہ بھی اسی مضمون سے جاری ہوئے

پنچ فوج رانی صاحبہ اور اُنکے صلاح کار باندی منگلا پر بالکل الزام رکھتی تھے اور دوسرے اُنکے دغابازی کے بہت بُرا بھلا کہتی تھے

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تھی فوج سکھہ نے جو کہ کنارہ چپ دریای ستلج پر قریب سبراون کے جمعہ زن تھی ایک دیوار مستحکم واسطے اپنی حفاظت کے تعمیر کی اور اُسکے سامنی ایک خندق بھی کھدوایا اور سترہ ضرب توپ مورچہ پر قایم کرکے لگائین

یہہ مشہور ہی کہ اسوقت تعداد فوج سکھہ کی پین تیس ہزار تھی الاتحقیق یہہ ہی کہ اُنکی فوج بین بیس ہزار سکھہ سے زیادہ نہ تھے

جبکہ سکھونکو خبر لڑای الیوال کی پہنچی وہ باوجودیکہ شمار مین زیادہ اور مقام محفوظ اور مستحکم مین مقیم تھی نہایت ہراسان اور مایوس ہوگئی - برعکس اسکے انگریزون کی ہمت بڑھی ہوی تھی اور اُنکو یقین واثق تھا کہ ہم فتح حاصل کرینگے اور باعث اسکا یہہ تھا کہ اول تو فوج سرکاری نے جنگ الیوال مین فتح کُلی حاصل کی تھی اور دوم یہہ کہ شروع ماہ فروری مین سامان جنگ مسل گولہ بارود توپ وغیرہ کی دہلی سے لشکر مین داخل ہوا تھا

اب یہہ صلاح ہوئی کہ لشکر سکھون پر تاریخ دسنوین فروری کو حملہ کرنا چاہیی اور بہت تجویزین اسباب مین کی گین - عہدہ داران توپخانہ نے کہا کہ سکھون پر گولہ اندازی

اکثرین کا یہہ مقولہ ہی کہ سانیر ہربن باشندہ ملک اسپین اور موشیو موٹن فرانسیسی نے یہہ مورچہ بندیان کین تھین لیکن حقیقت مین یہہ بات بالکل پایہ اعتبار سے ساقط ہی - البتہ یہہ دو شخص لڑای مین موجود تھے اور ایک رجمنٹ یا ایک حصہ فوج کے سپہ سالار تھے

کرنا اور سامنی سے دیوار کو توڑنا چاہیے اور اول بارگان پر اور بعدہٗ شگافون کے
راہ سے غنیم پر حملہ کرنا مناسب ہی لیکن افسران فوج نے اس تجویز کو پسند نکیا اور کہا کہ اول
چند خاص موقعون پر گولہ اندازی کرنا چاہیے اور جبکہ دیوارین شگاف ہو جاوین تو اُسمقام پر
جہانکہ فوج سکھون کی کم ہووے سرکاری فوج کے تین حصونمین سے بڑی حصہ سے حملہ کرنا چاہیے
۔ اِن تینون حصّون فوج سرکاری مین پندرہ ہزار سپاہی تھے
بہت سی فوج سوار واسطے دیکھنی بھالنی اُس فوج کے جو کہ زیر حکم راجہ لال سنگھ کی تھی تعینات
کی گئی اور دو حصّون فوج انگریزی کو مقام فیروز پور مین حکم ہوا کہ بفور معلوم ہونے فتح کے
وہ دریا کو عبور کرین
نوین فروری کے رات کو تیاریان واسطے حملہ کرنے کے فوج سکھہ پر کی گئین چنانچہ تاریکی
شب مین فوج انگریزی متحرک ہوئی اور سکھونکے کمپو کے قریب پہنچی
فوج سکھہ جو کہ اب تک غافل تھی ہوشیار ہوئی اور مسلّح ہو کر جنگ کے لئی آمادہ ہوئی
وقت طلوع آفتاب کے انگریزی توپون پر بتی پڑی اور تین گھنٹون تک گولہ اندازی برابر
جاری رہی لیکن سکھہ ایسی آتشباری کو بھلا کب خیال مین لاتے تھے وہ بھی اسکا برابر جواب
دیتے گئے اور ایک قدم بھی پیچھے کو نہ ہٹے
جبکہ دن زیادہ گذر تا گیا فوج انگریزی نے دیکھا کہ بدون فوج پیادہ کے فتحیاب ہونا مشکل
ہی اسلئے فوج انگریزی اگے کو متحرک ہوئی لیکن فوج انگریزی مین سے بڑا حصہ بسبب
گولہ اندازی سکھونکے پیچھے کو ہٹ آیا ۔ دست چپ کیطرف سے کچھہ فوج انگریزی سکھونکے

کمپو مین داخل ہوئی اور باوجودیکہ انکو اسسے کچھہ فایدہ کثیر نہوا الا باقی فوج انگریزی یہہ دیکھکر اولی العزم ہوگئی۔ وہ نعرہ مارکر اور خندق کو پھلانگ کر مورچون پر جا گری سکھون نے بغور ہسکے باقی توپین حملہ آورون پر سر کین اور اس سے انگریزی سپاہی بہت سے ضایع ہوئی۔ کچھہ فوج انگریزی واسطے امداد اُس حصہ فوج کے جو کہ حملہ اور ہوئی تھی بھیجی گئی لیکن سکھون نے انکو پیچھے ہٹا دیا اور ایک نے انتظامی فوج سرکاری مین واقع ہوئی۔ لیکن دوبارہ فوج انگریزی نے دھاوہ کیا اور چند مورچہ سکھون کے چھین لئے

حقیقت یہہ ہی کہ افسر اور سپاہی فوج انگریزی کی اس لڑائی مین کمال دلیری سے لڑی ورنہ دشمنون پر جو کہ تعداد مین زیادہ اور جوانمردی مین اُنسے کم نہ تھی فتحیاب ہونا دشوار تھا

ہرچند کہ دیوار مین کئی مقام پر شگاف ہوگئے لیکن تاہم سکھون کی توپین چلتی تھین اور ہر ایک سکھہ ایک ایک ٹکڑی زمین پر اپنی جان دینے کے لئے کھڑا تھا

بعوض مدد دینے کے دغاباز تیج سنگھ جو کہ سکھون کی تباہی چاہتا تھا شروع لڑائی مین بھاگ گیا اور معلوم کہ اُسنے قصداً اپنے بیڑے کی ایک کشتی غرق کرادی یا اتفاقاً وہ کشتی دریا مین ڈوب گئی لیکن جوانمرد شیام سنگھ اٹاری والے نے نیت کی کہ گرو کے نام پر جان دونگا لیکن پیچھے کو منہہ نہ پھیرونگا۔ وہ سفید و سادہ پوشاک پہنے ہوئے تھا۔ اسنے اپنی سپاہیون کو پکار کر کہا "گرو کے نام پر لڑو اور اپنی جان نثار کرو اور اسکا ثمرہ تمکو عاقبت مین ملیگا" یہہ کہکر

وہ فوج انگریزی پر حملہ آور ہوا اور بعد بہت سے کشت وخون کے معہ اپنی ہمراہیون کے اپنی ہم وطنون
سے لا ملنے نہین پایا۔ اسطرح پر شیام سنگھ جو کہ حقیقت مین ایک بڑا عقیل جوانمرد و تجربہ کار
سپاہی تہا اپنی ملک کی خیر خواہی کے واسطے مارا گیا

سکھہ جو کہ مثل شیام سنگھ کے تہی دیوار پر شمشیر برہنہ لئی ہوئی مرنے مارنے پر مستعد کہڑے تہے
جہان کہین انکو انگریز نظر پڑتے تہے وہ گولہ انداز ونکو بتاتے تہے اور کہتے تہے کہ اُنپر گولے مارو
نصف گہنٹہ تک ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ اُسکا حال لکہا جاوے تو قلم سے خون ٹپکنے لگے
مختصراً یہہ ہی کہ خون کے نالے بہہ نکلے اور خندق نعشون سے پٹ گیا۔ اخر الامر ہر ایک
مورچہ انگریزون کے ہاتہہ لگا اور فوج سکھہ دریای عمیق کیطرف ہٹتی گئی

باوجودیکہ اسوقت فوج سکھہ پہ دو طرف سی سوار اور پیادہ حملہ کرتے تہے لیکن وہ لڑتے بہرتے
ہوئے چلے جاتے تہے اور ہرگز پناہ نہین چاہتے تہے۔ بہت سے دریا کو عبور کرکے چلے گئے
اور بہتیری دست بشمشیر فوج انگریزی پر حملہ آور ہوئی اور مارگئی

انگریز بہہ اُنکی جوانمردی دیکہکر نہایت متحیر تہے چنانچہ اُنہون نے طیش مین آکر اپنی
کئی توپین دریای ستلج مین قایم کرکے سکھون پر گولہ مارنے شروع کئے چنانچہ صدہا آدمی
اِس صدمہ سی ضایع ہوئے اور ماسوا اسکے بہتیرے آدمی ڈوب کرکے بہی مرگئے

اِس لڑائی مین سپاہ انگریزی کے تین سو بیس آدمی مقتول اور ۲۰۸۳ آدمی مجروح
ہوئے اور سکھون کے پانچہزار آدمیون سی زیادہ اِس لڑائی مین کام آئی یہہ لڑائی دیہہ سبراؤن مین

× حقیقت مین اُسمقام کا نام سبر ہن ہی اسمین ایک قوم سبرہ رہا کرتی تہی سبرہ کی جمع سبراہان ہوئی اور اسلئے یہہ کا

تاریخ دسویں فروری ۱۸۴۶ع کو واقع ہوئی

دسویں فروری کے رات کو کچھ فوج انگریزی نے محاذی فیروزپور کے دریا کو عبور کیا اور تاریخ بارہویں کو بدون مقابلہ کے قلعہ قصور میں داخل ہوئی اور اسی روز اس شہر قدیم پر قبضہ کر لیا

تاریخ چودھویں کو اشتہار مندرجہ ذیل پیشگاہ گورنر جنرل بہادر سے جاری ہوا

اشتہار

واضح ولایح باد کہ افواج سکھان را در ہریک مقابلہ ومحاربہ شکست فاحشہ وہزیمت پے در پے داده ازین روی آب ستلج عابر وخارج گردانیده شده وزیاده ازین وبست ضرب توپ انہا بم بضبط واخذ سرکار ظفر اقتدار در آمد فقط فوج ظفر موج انگلیشیہ از دریای ستلج عبور نموده داخل ملک پنجاب گردید لہذا از روی اشتہار ہذا نواب گورنر جنرل بہادر اظہار میفرمایند کہ عمل آوری چنین تدبیر از سرکار فرمان فرمای ہندوستان بموجب فحوای مضامینکہ در اشتہار مرقومہ سیزدہم[13] ماہ دسمبر گذشتہ مندرج شده کہ نواب گورنر جنرل بہادر بنابر اختیار تدبیر حفاظت ملک انگلیسیہ بخوبی واظہار واقتدار سرکار ممدوح وسزای عہد شکنان وبدان راحت وارام کافہ انام مجبور گردیده بوقوع آمده تا وقتیکہ مطالب ومقاصد یکہ انجاح آن بہ تجویز درآمده بالکلیہ حاصل نگردد اجرای این ہمہ تدابیر بوجہ احسن بر روی کار بظہور خواہد آمد چنانچہ ما دامیکہ سرکار انگلشیہ انتظام کامل بمعنی از شکستن عہد نامہ ۱۸۰۹ع وبورش وتاخت آوردن افواج لاہور بلا سبب بر مملکت

---

* ہمسایہ مہربان ہوگیا لیکن اب اسکو لوگ میرادن کہتے ہین

سرکار انگلیسیه سستی و خفت و توهین و حقارت بسرکار انگریزی عاید گردیده از سرکار لاهور نگیرد
فوج سرکار قبضه خود از ملک پنجاب نخواهد برداشت چنانچه منجمله مطلوبات مقصوده اینست
که بالکل اخراجات این هم بدست آید و انچنان تدابیر و بندوبست ها جهت انتظام و اتساق مملکت
لاهور مطابق مرضی سرکار انگلسی برای آینده بروی کار در آید که ازان اطمینان کلی سرکار انگلیسیه
گردد که بار ظهور چنین ضدع و دغا و بیچین تاخت و دوغا سر زد شدن نتواند فقط مخفی مباد که از فوج
کشی سرکار دولتمدار بر سرکار لاهور و نوجش مقصود و مطلوب همین نبود که افزایش مملکت
این سرکار گردد چنانچه در اشتهار مصدوره نواب گورنر جنرل بهادر مرقومه سیزدهم ماه دسمبر
یعنی سابقاً باعلام رفته که نواب گورنر جنرل بهادر را کمال خواهش و آرزوی این بود که در
ریاست لاهور باز انچنان بندوبست و انتظام بظهور رسد که افواج زیر حکومت و رعایا با امنیت
باشند بتصدیق این همه اقوال و صداقت همچنین احوال یعنی شاهد است که هیچگاه تدابیر جهت
جنگ و جدل ازین پیشتر بعمل نیامده بود لیکن هرگاه که سرکار لاهور یکایک بلا افشای هیچ
وجه تاخت و یورش بر مملکت انگلیسیه گردیده سرکار انگلیسیه بعمل آوری تدبیری بجهت جنگ
و حمله آوردن بر ملک لاهور مجبور شد لهذا انچه که از یعنی خرج و نقصان بر ریاست لاهور خواهد
افتاد محض بسبب حرکات ناهموار و افعال و اطوار ناهنجار سرکار لاهور و نوجش متصور است
سرکار انگلیسیه آرزو و خواهش یعنی نداشت که زیادتی مملکت سرکار بهمرسد فانما بجهت
حصول تلافی و تدارک مافات و اطمینان آینده ضرور و لازم گردیده که مقداری ازان ملک
که هنوز بتحت سرکار لاهور است بقبض و تصرف داشته شود چنانچه انمقدار یکه بمجانه حال

طور وطریق دربار لاهور وجهت حصول اطمینان حفاظت حدود سرکار انگلیسیه گرفتن مناسب
متصور خواهد گشت تجویز وتشخیص خواهد یافت لاجرم بهرصورت سرکار فرمانفرمای هندوستان
اضلاعی که درمیان دریای ستلج وبیاس معه کوهستان واقع است شامل مملکت انگلیسیه خواهد
ساخت ومال ومحاصل اضلاع بعوض قدری از مقدار مناسب مبالغی که از سرکار لاهور واجب الطلب
گردیده محسوب خواهد شد سرکار فرمان فرمای هندوستان بارها اظهار همچنی ساخته که هرگز
اراده تخریب ریاست خالصه مذکور نبوده واگرچه اطوار دربار لاهور چنان بوده که مستوجب
وسزاوار همچنی است که اشد تدابیر بجهت تلافی وتدارک که هنوز درصورت عدم یافتن تاوان کامل
حرکات گذشته درجوع نیاوردن بعجلت مقتضی سیاست حکومت است تعمیل درآید تاهم نواب
گورنر جنرل بهادر را الی زمان الحال انکار از همچنی نیست که دربار لاهور درروسای انجا را فرصت
وقت داده شود که بسرکار انگلیسیه بتبعیت واطاعت رجوع آرند که نواب گورنر جنرل بهادر را
بنظر ظهور عقیدتمندی وعاقبت اندیشی انها بحال وبرقرار داشتن ریاست بذات یکی از اولاد مهاراجه
رنجیت سنگه بیکینه باشی که بانی مبانی آن ریاست ومتعهد ومعتبر سرکار انگلیسیه بودند منظور و
ملحوظ شدن میتواند چنانچه ازجانب نواب گورنر جنرل بهادر کدام دلیل فایق تر از تحمل
وبردباری سرکار انگلیسیه خواهد بود که درین هنگام فتح کامل وغلبه تمام تر باظهار هیچو مرکوزات
باطنی خود پرداختند لیکن شرایط مستحکمه وطریق احسن همچو بندوبست متعاقب انفصال خواهد
پذیرفت انهمه روسا را که خیرخواهان اولاد مهاراجه رنجیت سنگه سرگاشی هستند بالتخصیص
کسانیکه شریک وشامل جنگ وجدل باسرکار انگلیسیه نبودند خبر داده می شود که باتفاق نواب

گورنر جنرل بہادر ہمچنان بندوبست بظہور در آرند کہ از روی ان ریاست اولاد مہاراجہ رنجیت سنگھ
در لاہور بہ نہجے قایم و برقرار باشد کہ فوج خود را در متابعت و رعایا را بحفاظت خود داشتن
تواند و اینده ہم رفاہ و راحت در ریاست خالصہ پدید آید و باز از وقوع چنین حرکات حدود مملکت
انگلسیہ محفوظ ماند و بنامی جہانیان حال انصفت و معدلت گستری زمان فرمای عظم ہندوستان ثابت
و متحقق شود اگر اندرین ہنگام وقت فرصت کہ برای نجات یافتن ریاست خالصہ از بدعملی و نے
انتظامی فوج کافی است غنیمت شمرده باز بمحاربہ و مقابلہ با فوج انگریزی پیش آیند پس سرکار انگلسیہ
بجہت ریاست پنجاب ہمچنان تدبیر دیگر کہ مقتضای ایفای کل حقوق بوجہ احسن و اطمینان سرکار
انگلسیہ خواہد بود بعمل خواہد آورد فقط

بمقام قصور بہ انگریزون کو یہہ خبر ملی کہ فوج سکھہ قریب بیس ہزار آدمیون کے
امرت سر کیطرف پڑی ہوئی ہی لیکن اب کیا ہو سکتا تہا - طاقت اصلی خالصہ کی جاتی رہی کیونکہ اب
مالک خزانہ خوراک اور آلات ضرب کے وہ لوگ نہی جو کہ سابق سے سکھون کی تباہی چاہتے تہے
اور اب وہ بخوشی تمام انگریزون سے ملگئے تہے

جبکہ ملک کی یہہ صورت تہی رانیصاحبہ نے پنچون اور اُن سردارون کو جو کہ اسوقت
لاہور مین موجود تہے جمع کیا اور اُنسے کہا کہ بصاحبندی فوج اور بشرط اسبات کے کہ وہ میرے
احکام کی تعمیل کرینگے کچھہ عذر نکری تو مین واسطے اظہار تابعداری اپنی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ
کے راجہ گلاب سنگھ کو گورنر جنرل بہادر کے پاس بہیجون کیونکہ اب صرف اس بات سے
حفاظت ملک کی متصور ہی

سب شخص اسبات پر راضی ہوئی اور تاریخ پندرہوین فروری کو راجہ صاحب معہ چند اور سرداروں کے واسطے ملاقات گورنر جنرل بہادر کے مقام قصور مین آئی اور آن سے کہا گیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ مہاراجہ لاہور رہینگے - ملک درمیان بیاس اور ستلج کے قبضہ سرکار مین رہیگا اور دربار کو عوض اخراجات لڑائی کے ڈیڑھ کرور روپیہ دینا پڑیگا بعد بہت سی رد وبدل کے یہہ شرایط قبول کی گیئن اور مہاراجہ صاحب بہی واسطے اظہار تابعداری کے کمپو سرکار گورنمنٹ انگریزی مین تشریف لائی اور بعد ازین تاریخ بیسون کو فوج انگریزی دار السلطنت پنجاب مین داخل ہوئی

دو روز بعد اسکے قلعہ مین انگریزی جشن تعینات کی گیئن

گورنر جنرل نے یہہ ارادہ کیا کہ سکہون کو صرف واسطے قصورات گذشتہ کے ہی سزا نہ دینی چاہئی بلکہ اینده کیواسطے بہی اُنکی طاقت کم کر دینی ضرور ہی اسلئے اُنہون نے یہہ تجویز کی کہ راجہ گلاب سنگہ کو خود مختار کر دینا چاہئے تاکہ اُسکو اینده سلطنت پنجاب سے کچھہ علاقہ نرہی چنانچہ اُنہون نے ایسا ہی کیا جیسا کہ عہدنامجات سے دریافت ہوگا

اسطرح پر پنجاب کی سلطنت جو کہ ایکدفعہ انگریزی سلطنت سی برابری کا دعوی رکہتی تہی بسبب بد انتظامی اور خودسری فوج اور دغابازی اور نامردی اپنی سرداروں کے تباہ و برباد ہوگئی

یہہ اوپر مذکور ہوچکا ہی کہ فوج سکہہ جو دریای ستلج پر خیمہ زن تہی اپنی سرداروں پر دغابازی کا شبہ رکہتی تہی اور وہ یہہ خوب جانتی تہی کہ بموجب احکام خفیہ کے وہ ہماری قتل کی تجویز کرتے ہین

سکہ سرداران

سب سرداران اور خصوصاً سرداران تیج سنگھ کی ایسے طور وطریق تھی کہ اُس سے
سکھون کو دغابازی کا گمان ہوتا تھا

بہت سی باتون سے سکھہ اپنے سردارون پر دغابازی کا شبہہ رکھتے تھے کیونکہ بجاے
اسکے کہ وہ اچھا موقع دیکھکر اپنی فوج کو انگریزون سے لڑاوین وہ اپنی فوج کو ایسے
موقع سے لڑانا چاہتے تھے کہ جس سے انگریزون کو آسانی سے فتح حاصل ہو
باوجودیکہ سکھہ اپنے افسرون پر دغابازی کا شبہہ رکھتے تھے لیکن تاہم اُنھون نے ایام لڑائی
مین اُنکی مطابعت اختیار کی تھی - وہ اپنے سردارون کو دشنام دیا کرتے تھے اور
کہتے تھے "ہم جانتے ہین کہ تمنے دربار سے سازش کرکے ہمکو انگریزون سے لڑنے کے لئے
بھیجا ہے - اور یہہ چاہتے ہو کہ ہم بھیڑونکی طرح ایک مکان مین بند رہین اور انگریز ہمکو وقت
فرصت کی آکر قتل کرڈالین لیکن یاد رکھو کہ ایسا کرنے مین تم صرف اپنی ملک کے لئے
دغاباز ہی نہین کہلاوگے بلکہ بیرحم قصاب اور قاتل بھی مشہور ہوگے - بالکل فوج
جسنے چاہون جیسے گناہ اور قصور کبیرہ سرزد ہوئے ہین ہمیشہ اپنی سلطنت اور اپنے
افسرون کے احکام کے مطیع رہی ہے - ہم اب بھی اس قابل ہین کہ تمکو سزا دیسکین لیکن
ہم تمکو خدا اور گرو کے سامنے جوابدہی کرنیکے لئے چھوڑتے ہین اور ہم نے یار اور مددگار
حتی الوسع اپنی ملک کی آزادی کیواسطے کوشش کرینگے"
ہرچند ایسی گفتگو سے اکثر سردار اُنکی ظاہر اشریک ہوجاتے تھے لیکن درپردہ
اُنکی تباہی اور بربادی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے تھے

تاریخ بائیسویں دسمبر کو تیج سنگھ کا مقام فیروز شہر سے تھکی ہوئی فوج انگریزی پر بدون حملہ کرنے کے چلا جانا صرف بسبب دغابازی کے تھا

جبکہ اس موقع پر تیج سنگھ اپنی فوج کو لوٹنے کے لئے ترغیب دیتا تھا اور مخاطب ہوکر یہہ کہہ رہا تھا کہ اگر تم نہ لوٹوگے تو کشتیون کے پل پر جو کہ تمہاری پیچھے ہے انگریز قبضہ کر لینگے اور پھر کوئی صورت بچنے کی نظر نہ آویگی ایک سوار رنجیت سنگھ کے وقت کا اپنی گھوڑے کو دوڑاکر اور برہنہ شمشیر ہاتھہ مین لیکر تیج سنگھ کے پاس آیا اور اسکو ڈراکر اور فوج انگریزی کیطرف اشارہ کرکے کہا "اس تھکی ہوئی فوج کو دیکھہ اگر ہم حملہ کرین تو وہ ہماری تازہ فوج کی ہرگز مقابلہ نکر سکے اور یقین کلی ہی کہ ہمکو آسانی سے فتح حاصل ہو" اس جوانمرد سپاہی کی یہہ بات دیکھکر تیج سنگھ نے ہاتھہ جوڑکر اسے قسمیہ کہا کہ میرا ارادہ لوٹنے سے سوائے حفاظت فوج کے اور کچھہ نہین ہے - لیکن بڈھے سوار کو سردار موصوف کی دغابازی کا یقین واثق تھا چنانچہ اسنے بالکل فوج کے سامنی بہت سی گالیان دین اور تب یہہ بیچارہ اپنی درجہ سے سوارون مین جاکر کھڑا ہو رہا

ہرچند کہ فوج کو اپنی سردارون کی دغابازی کا یقین واثق تھا لیکن تاہم وہ لڑائی مین انکی تابعدار رہی اور جہان کہین سردار انکو لے جاتے تھے وہ جاتی تھی کسواسطیکہ سکھون کے گروہ مین سے کوئی شخص افسر فوج نہ تھا اور بدون افسر کے یہہ غیر ممکن تھا کہ وہ کچھہ کر سکے آخرالامر فوج بدرجہ لاچاری اول معہ تیج سنگھ کے ستلج کیطرف اور بعد ازان اسکی پار چلی گئی

جوانمردی سردار تیج سنگھ کی ماجرہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگی۔ جبکہ فوج سکھہ کنارہ ستلج پر مقام ہری کے پٹن یا سبراون مین خیمہ زن تہی اور تیج سنگھ بہی بدرجہ مجبوری اُنکی ساتھہ تہا اُسنے باین خیال کہ بروقت حملہ کرنے فوج انگریزی کے شاید مین مارا جاؤن ایک گول برج اپنی رہنے کے لئے بنوانکی تجویز کی چنانچہ اُسکا تعمیر ہونا بہی شروع ہوگیا تہا کہ ایک برہمن نجومی نے اُنسے کہا کہ جب تک آپ اِس عمارت کو بموافق چند قواعد کے جو کہ مینے آپکی گرہ دیکھہ کر دریافت کرین ہین نہ بنواوینگے اِس سے آپکو کسیطرح کی پناہ نہین ملیگی اور جب تک آپ مجھکو کچھہ نہ دینگی مین وہ قواعد ہرگز نہ بتاونگا چنانچہ سردار موصوف نے اُسکو پانچ سو روپیہ دئے اور برہمن دیونا نے کہا کہ اِس عمارت کی دیوارین تین سو ۳۳۳ تینتیس دانون چاول کے برابر یا انگریزی گز سے قریب سوا تین گز کے چوڑی ہونا چاہئین اور وہ برج جہانکہ سردار تیج سنگھ بوقت ضرورت چلے جاوین بشکل دایرہ ہووے اور اُسکا قطر خاص سردار موصوف کے بالشت سے ساڑہے تیرہ بالشت ہو۔ جوقت کہ بالکل فوج سکھہ انگریزی فوج کے سامنے مورچہ بندی کرتی تہی اور اپنی کمپو کے قلعہ بندی کرنے مین نہایت سرگرم تہی سردار موصوف اپنی بالشت سے زمین ناپا کرتے تہی اور اپنی قلعہ کے نقشہ بنایا کرتے تہے۔ ایک روز کا ذکر ہی کہ وہ اسیطرح پر اپنی عمارت کے تعمیر مین مشغول تہی کہ ایک فرنگی گڈہ کپتان اُنکے پاس آیا اور بعد دریافت حال کے اُسنے اُس مکان کا نقشہ بنا دیا اور وہ قلعہ جلد بنکر طیار ہوگیا

جبکہ فوج انگریزی کی حملہ آوری کی خبر سردار مذکور کو پہنچی اُسنے قریب پچاس سوارون کے

واسطے حفاظت کشتیون کے پُل کے روانہ کئی کیونکہ اُسنے ارادہ کیا تھا کہ تھوڑی دیر
مین ہم بھاگین گے کبھی ایسا نہو کہ فوج سرکاری پل پر قبضہ کرلے۔ چنانچہ جبکہ لڑائی شروع
ہوئی سپہ سالار فتح خان بھی اپنی فوج سمیت داخل ہوئے اور منتظر رہے کہ دیکھین کیا پیش آتی ہے ظہور مین
آوے اور ہمکو کب بھاگنا پڑے

اسی عرصہ مین کچھہ سردار رنجیت سنگھ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ آپ چلکر میدان جنگ مین تشریف لاوین
تاکہ آپکے سبب سے اُس فوج کو جو کہ زیر حکم شیام سنگھ کے لڑ رہی ہے تقویت ہو لیکن
بجواب اسکے اُسنے کہا کہ تم شیام سنگھ سے جاکر میرا سلام کہو اور کہو کہ جب تک ممکن ہو
خوب لڑی مین بھی پل کے حفاظت کرنیکے بعد جلد تمہاری مدد کو آتا ہون بعد اسکے وہ دریاے
ستلج کو معہ پندرہ بیس سوارونکے پل سے عبور کرگیا اور اول میدان جنگ کو چھوڑ کر بھاگا

بعض یہہ روایت کرتے ہین کہ بعد اسکے اُسنے اٹھہ یا دس ضرب توپ خاص پل پر لگاوین
تاکہ وہ پل کو توڑ دین اور اگر فوج سکھہ بھاگے تو اُسکو فوراً اوڑا دین چنانچہ اسی باعث سے
فوج سکھہ مین سے جو کہ لڑائی سے شکست کھاکر بھاگے بہت سی آدمی دریا مین غرق ہوگئے

بعض یہہ بھی کہتے ہین کہ اس سردار نے بعد عبور کرنے دریا کے کشتیون کی رسیان کٹوا ڈالین
اور چونکہ دریا پایاب نہ تھا اس باعث سے عبور کرنین بہت سکھہ ڈوب گئے واللہ اعلم بالصواب
اب ہم اس طول کلامی سے درگذر کرکے یہہ لکھتے ہین کہ بعد ملاقات گورنر جنرل اور مہاراجہ دلیپ سنگھ
کے عہدنامہ مفصلہ ذیل فیما بین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے ہوا اور اُسپر مہاراجہ
اور جمیع سردارون کے دستخط ہوئے

شرایط صلح کہ فیما بین سرکار انگریزی اور والی لاہور کے قرار پائین

از انجا کہ عہد نامہ سابق کہ ۱۸۰۹ع مین درمیان سرکار انگلیسیہ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سرگ باشی کے لکھا گیا تہا ماہ دسمبر ۱۸۴۵ع مین بلا وجہ خصومت منجانب فوج سکہان بیقلم شکست ہوا اور اس پہ نواب گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ تیرہوین دسمبر حکم عالی صادر فرمایا کہ ملک والی لاہور واقع این روی ستلج فرق ہوکر داخل علاقہ سرکار کمپنی بہادر کیا جاوے چنانچہ بعد اسکے سامان جنگ طرفین سے روز بروز در تزاید رہا اور عاقبت کار فتح نصیب اولیای دولت انگریزی ہوکر فوج منصورہ ہماری داخل شہر و قلعہ لاہور ہوئی اور باہم قرار پایا کہ اوپر شرایط چند کے صلحنامہ جدید موثق کیا جاوی پس عہد نامہ مندرجہ ذیل درمیان سرکار انگلیسیہ اور مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کے نقش توثیق پاتاہی اور معتمدان طرفین کے حاضر وقت ہین اسم بااسم درج ذیل کیے جاتے ہین یعنی منجانب کمپنی بہادر فریڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر ہینری منٹگمری لارنس صاحب کہ حضور ہینری ہارڈنگ صاحب سابق ایک اہل پروی کونسل جنابہ ملکہ انگلستان اور حال گورنر جنرل متعینہ ملک ہند سے بطور معتمد علیہ قرار پائے تہے اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر بہائی رام سنگھ و راجہ لال سنگھ و سردار تیج سنگھ و سردار چتر سنگھ اٹاری والا و سردار رنجور سنگھ مجیٹھہ و دیوان دینا ناتھ و فقیر نورالدین

شرط اول

رابطہ اتحاد و موافقت کا درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ والی لاہور اور

اُسکے وارثون اور جانشینون کے بطور دوام مربوط رہیگا

شرط دوم

مہاراجہ لاہور پنجاب اپنی اور اپنی وارثون اور جانشینون کے اقبال کرتے ہین کہ تمام ملک واقع این روی ستلج ہمیشہ بالکل چھوڑا اور لچھہ سروکار اس علاقہ سے اور وہان کے باشندون سے نہ رکھینگے

شرط تیسری

اور تمام علاقہ کوہستانی وغیر کوہستانی کہ مابین دوآب یعنی بیاس اور ستلج کے واقع ہے سمیت تمام قلعجات اور تمام حقیقون کے مہاراجہ ممدوح نے بنام سرکار کمپنی بہادر واسطے دوام کے منتقل کیا

شرط چوتھی

سرکار انگریزی نے علاوہ ملک بالا کے ڈیڑھ کروڑ روپیہ بابت مصارف جنگ کے سرکار لاہور سے طلب کیا تھا مگر از انجاکہ اسقدر روپیہ اُنسے بہم نہو سکتا تھا اور نہ ضمانت معتبر اُسکی دی سکتے تھی پس مہاراجہ ممدوح نے عوض ایک کروڑ روپیہ کے اضلاع کشمیر و ہزارہ سمیت تمام علاقہ کوہستانی واقعہ مابین بیاس و اٹنڈس کے اور تمام قلعجات اور کل حقوق و مرافق اپنے بیچ اُس علاقہ کے بطور دوام بنام کمپنی بہادر تفویض کر دی

شرط پانچوین

باقی پچاس لاکھہ روپیہ حضور مہاراجہ بہادر سے بوقت یا پیشتر تصدیق صلحنامہ کے ادا کر دیا جائیگا

شرط چھٹی

مہاراجہ ممدوح بہبہی اقرار کرتے ہین کہ تمام فوج سرکش بعد لینی ہتیارون کے برطرف کردیجاویگی اور انتظام فوج آیندہ مابقی کا کرکے دستور عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ کا درباب تنخواہ وغیرہ کے داخل کیا جائیگا اور تنخواہ سپاہ معزول کی دام وام چکادی جاویگی

شرط ساتوین

پچیس پلٹنین آجنی کہ ہر کوئی اُنمین سی زیادہ آٹھ سو سنگین بردارون سے نہو معہ بارہ ہزار سوار کے کُل سپاہ سکھان ہوگی اور زیادہ کرنا انکا جائز نہوگا الا حسب رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے اور جب کہ ضرورت زیادہ کرنے سپاہ کی پڑی چاہئی کہ حقیقت حال سرکار انگریزی مین لکھی جاوی اور بعد منظوری دہان کے بھرتی سپاہ زاید کی کیجاوی اور جب کہ کام نکل چکے پھر جوانان سپاہ بقدر تعداد مندرجہ شرط ہذا کے رکھہ لیے جاوین

شرط اٹھوین

مہاراجہ ممدوح مابقی تمام ضرب توپ سکھان کہ مقابل فوج انگریزی لائی گئی تہین سپرد سرکار انگریزی کردینگے اور وہ ظاہرا چھتیس ۳۶ توپین ہین کہ بسبب ہونے آندی اب ستلج کے جنگ سبراؤن مین ہاتھہ نہ آئی تہین

شرط نوین

دریای بیاس و ستلج معہ شعبہ ہای ستلج کے کہ موسوم بہ گرا وینج ندہین تا شمول بہ انڈس بمقام متھن کوٹ اور دریای انڈس بمقام متھن کوٹ سی تا حدود بلوچستان درباب محصول پل

وکشتی کے سپرد سرکار انگریزی ہوئی مگر کشتی ہای سرکار لاہور کہ بسواری مسافران
یا بنا بر اسباب تجارت آمد و رفت کرینگی کچھہ ممانعت اُسکی نہین ہی اور جو محصول پل
کہ تمامی گہاٹون سے وصول سرکار انگریزی ہوگا بعد ادای خرچہ بندوبست کے نصفی
سرکار لاہور کو پہنچا دیا جائیگا اور جزو دریای ستلج کہ مابین علاقہ لاہور و بہاولپور کے
واقع ہی سرکار انگریزی کو اُسسے کچھہ سروکار نہین ہے

شرط دسوین

اگر سرکار انگریزی کو بپاس حفاظت علاقہ اپنی یا کسی دوستدار اپنی کے گذر کرانا اپنی
سپاہ کا ملک سکھہ مین سی ہو تو بشرط اطلاع دہی بموقع کے گنجایش چون وچرا کی
نہوگی اور ملازمان ملک مذکور کو واجب ہوگا کہ سامان رسد و کشتی وغیرہ جو کچھہ کہ مطلوب ہو
سرانجام کردین کہ روپیہ اُسکا سرکار انگریزی وام وام ادا کریگی اور بلکہ جو نقصان رعایا
کہ عبور فوج انگریزی سے واقع ہوگا بھر دینا اُسکا ذمہ سرکار انگریزی ہی اور پاس مذاہب رعایا
کا درمیان ملکون کے کہ جہان سی عبور فوج ہو بہرصورت ملحوظ مد نظر رہیگا

شرط گیارہوین

مہاراجہ ممدوح کوئی انگلستانی یا باشندہ امریکا بدون منظوری گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نرکہینگے

شرط بارہوین

بپاس اِسکے کہ مہاراجہ گلاب سنگہ موجب رفع فساد ہمدیگر اور باعث مصالحت و رفع شور و شر
ہوا تہا مہاراجہ دلیپ سنگہ بہادر نے راجگی علیحدہ بنام انکی نامزد فرمای اور علاقہ انکا شامل

اوپر انہین اضلاع کو ہستاقی کے ہوگا کہ عہد مہاراجہ کہرگ سنگھ بہادر باحشمت رہگئے تہا اور
تفصیل اس علاقہ کی درمیان ایک عہدنامہ جداگانہ کے فیمابین مہاراجہ گلاب سنگھ معزالیہ
وسرکار انگریزی کے قرار پاویگی اور سرکار انگریزی نے عوض حسن خدمت مہاراجہ ممدوح کے
راجگی انکی علیحدہ منظور فرمائی اور استحقاق انکا درباب ترتیب ایک عہدنامہ جداگانہ کی مسلم کہا

شرط تیرہوین

اگر کوئی تنازع درمیان سرکار لاہور اور مہاراجہ گلاب سنگھ کے واقع ہوگا حسب تجویز گورنمنٹ
انگریزی فیصلہ پائیگا اور تجویز یہان کی مہاراجہ وقت کو منظور ومقبول ہوگی

شرط چودہوین

حدود علاقہ سرکار لاہور کی بدون منظوری سرکار انگریزی کی تغیر وتبدیل نہوسکین گی

شرط پندرہوین

سرکار انگریزی کچھہ مداخلت انتظام ملک لاہور مین نکریگی لیکن اگر کسی باب مین صلاح پوچھی
جائیگی تو نواب گورنر جنرل درباب دینی صلاح نیک کی دریغ نکرین گے

شرط سولہوین

رعایا سرکارین کی اوپر داخل ہونے علاقہ سرکارین کے بسلوک شایستہ ومناسب
سلوک کیجاویگی

یہہ عہدنامہ آج کے روز درمیان فرڈرک کری صاحب اور بریوٹ میجر منٹگمری لارنس صاحب
معتمدان نواب گورنر جنرل بہادر سرہنری ہارڈنگ صاحب منجانب سرکار انگریزی اور

بہائی رام سنگھ و راجہ لال سنگھ و سردار تیج سنگھ و سردار چتر سنگھ اٹاری والا و سردار رنجور سنگھ مجتہد و دیوان دینا ناتھ و فقیر نورالدین معتمدان مہاراجہ لاہور کے لکھا گیا اور دونو طرف یعنی نواب گورنر جنرل بہادر سر ہنری ہارڈنگ صاحب و مہاراجہ دلیپ سنگھ سے بہ ثبت مہر زین ہوا

بمقام لاہور بتاریخ نوین مارچ سنہ ۱۸۴۶ع مطابق دہم ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری مکتوب و مصدقہ ہا

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ	مہر	دستخط ہنری ہارڈنگ	مہر
بہائی رام سنگھ	مہر	الیف کری	مہر
راجہ لال سنگھ	مہر	ایچ ایم لارنس	مہر
سردار تیج سنگھ	مہر	سردار چتر سنگھ اٹاری والا	مہر
سردار رنجور سنگھ مجتہد	مہر	دیوان دینا ناتھ	مہر
فقیر نورالدین	مہر		

دسوین مارچ کو بوقت سہ پہر نواب گورنر جنرل بہادر بہراہی کمانڈر نچیف صاحب یعنی سپہ سالار افواج ہند اور گورنر ملک سندہ کے اور معہ تمام افسران انگریزی کے کہ نوین تاریخ وقت تشیید و توثیق عہد نامہ کے موجود تھے بتقویت دینی مبارکباد صلح کے مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کو شہر لاہور میں بیچ محل خاص مہاراجہ ممدوح کے رونق افروز ہوئے اسوقت دیوان دینا ناتھ نے باشارہ وزیر اور سرداران شریک جلسہ کے کچھ عبارت کہ متضمن شکریہ لکھہ رکھی تھی روبرو حاضرین کے

پوری ترجمہ اس عبارت کا یہہ ہی کہ ہم نہایت ممنون و مشکور ہین نواب گورنر جنرل بہادر کیواسطے
نگاہ رکھنی رابطہ اتحاد دیگانگت کی کہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ بیکنٹھہ
باسی قدیم الایام سے مربوط تہا اور نواب ممدوح نے کہ اپنی لطف و کرم سی ہماری ریاست کو برقرار
رکہا فی الحقیقت یہہ ایک احسان ہی کہ ہم ادای شکر اسکے سی ہرگز عہدہ برا نہین ہوسکتے ہین علاوہ اسکے
کلمات مصالحت آمیز و عبرت انگیز کہ انہون نے ازراہ مہربانی و اتحاد کل کے زور و دسر داران
حاضرین کے اپنی زبان مبارک سے فرمائی ہین اور ہدایت کہ درباب اتفاق آپس کے اور تدبیر و
انتظام ملک کے کی ہی موجب کمال احسانمندی ہماری کا ہوئی اور یقین واثق ہی کہ یہہ صلاح نیک باعث
استحکام تازہ اس ریاست کی ہوگی اور جب درخواست ہماری متعین کرنا ایک سپاہ انگریزی کا
بیچ قلعہ لاہور کے اور مامور فرمانا میجر لارنس صاحب وغیرہ افسران بادیانت و صاحب اعتبار
کا واسطے حفاظت و صیانت ہم لوگون اور تمام شہر کے یہہ بہی ایک احسان ہی
کہ ادای شکر اسکا احاطہ تقریر سے باہر اور نواب ممدوح خاطر جمع رکہین کہ جو سپاہ یہان
متعین کی گئی ہی بعد انتظام امورات ریاست کے عرصہ مقررہ کی اندر باعزاز تمام طرف دریاے
ستلج کی رخصت کردی جاویگی اور ذات والاصفات نواب گورنر جنرل بہادر سے امید قوی ہی کہ جسطرح
ہمکو اسوقت مین اپنے فضل و کرم سے ممنون عنایات نے پایان کا فرمایا ہی ہمیشہ اسطرح
نظر لطف و احسان کی طرف اس ریاست کے رکہینگے اور رحم اوپر طفولیت مہاراجہ
بہادر کے فرمانے کے سلسلہ یکجہتی و اتحاد کو کہ عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ بیکنٹھہ باسی سے
جاری ہی ہاتہہ سے نہ دینگے فقط بعد ختم ہونے اس کاغذ کے حضور پرنور مہاراجہ بہادر سے پیشکش معمولی

مرحمت ہوئی اور نواب گورنر جنرل بہادر نے معہ تمام صاحبون کے کہ انکی ہمرکابی مین تھے
مراجعت طرف لشکر کے فرمائی

بعدہ بتاریخ یازدہم ماہ مذکور قبل دوپہر وزیر اور دیگر سردار دربار لاہور کے بیچ خیمہ ایجنٹ
گورنر جنرل بہادر کے آئی اور زبان عہدنامہ مندرجہ ذیل پر دستخط کئی گئی بعد اسکے اُس
عہدنامہ نے حضور نواب گورنر جنرل بہادر سے بھی زینت توثیق پائی

شرایط عہدنامہ کی کہ بتاریخ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع درمیان گورنمنٹ انگریزی اور دربار لاہور کے موثق ہوا

از انجاکہ درخواست سرکار لاہور کی نواب گورنر جنرل بہادر سے یہہ ہی کہ جب تک ترتیب
وانتظام سپاہ نو سرکار لاہور کا حسب شرایط مندرجہ دفعہ ۶ عہدنامہ مورخہ ۹ ماہ مسطور کے
صورت اختتام کی پاوے کچھہ سپاہ انگریزی واسطے حفاظت ذات مہاراجہ اُس ریاست کے
اور صیانت شہر کے لاہور مین چھوڑی جاوے اور از انجاکہ نواب گورنر جنرل بہادر نے اس
درخواست کو شروط بچند شرایط منظور فرمایا ہی اور مقتضی وقت ہی کہ بعضے مراتب درباب اُن
ملکون کے کہ بموجب دفعون ۳ و ۴ عہدنامہ مذکور کے مفوض بہ سرکار ہوئی ہین منقح اور طے
ہوجاوین اسواسطے ۸ شرایط مفصلہ ذیل بالمشافہ طرفین کے مقرر و موثق ہوئین

شرط اول

جسقدر فوج انگریزی کہ نواب گورنر جنرل بہادر واسطے حفظ وصیانت ذات مہاراجہ اور ساکنان
شہر لاہور کے تا ترتیب وانتظام سپاہ نو کہ بموجب دفعہ ۶ عہدنامہ سرکار لاہور کے

رکھی جاویگی مناسب اور کافی تصور کرینگے شہر لاہور مین چھوڑینگے اور بہنہ سپاہ بعد اختتام
سنہ ۱۸۴۶ع کے ہرگز وہان نہ رہیگی بلکہ جو وقت درمیان اس عرصہ کے نزدیک دربار لاہور
کے انتظام شایستہ ہوجائیگا اور مطلب اُسکے وہان رکھنی کا پورا ہوگا وہ فوج وہان سے
طلب کرلیجائیگی

شرط دوم

سرکار لاہور نے قبول کیا کہ سپاہ انگریزی کہ واسطے مطالب مذکورہ دفعہ بالا کے
لاہور مین چھوڑی جائیگی بیچ قلعہ اور شہر لاہور کے اہتمام اُسیکا رہیگا اور وہان سے
فوج سرکار لاہور کی ہٹادی جاویگی اور مکانات شایستہ واسطے افسرون اور سپاہیون
فوج انگریزی کے دیدئی جاوینگے اور جو خرچہ زاید کہ بسبب رہنی سپاہ کے بیچ ملک جنب اور ماہر
مکانات معینہ چھاونی کے عاید سرکار ہوگا لاہور سے ملیگا

شرط سوم

سرکار لاہور نے اقرار کیا کہ جب شرایط مندرجہ عہد نامہ کے بیچ ترتیب و انتظام فوج تونکے
جلد تر سعی و تردد کیا جاویگا اور جسقدر فوج ارسنہ ہوتی جائیگی اور جہان جہان متعین کیجاویگی
سارا حال اُسکا اُن صاحبان مختار کو کہ لاہور مین چھوڑی گئے ہین لکھہ بھیجا جایا کریگا

شرط چہارم

اگر بیچ بجا آوری شرایط بالا کے منجانب سرکار لاہور کچھہ قصور ہو اختیار ہی سرکار انگریزی کو
کہ درمیان مدت مذکورہ شرط اول کے جب چاہی اپنی فوج کو وہان سے طلب کرلے

شرط پنجم

جاگیردار کہ منجملہ لواحقان و متعلقان مہاراجہ رنجیت سنگھ و کھڑک سنگھ و شیر سنگھ و پشورا سنگھ پوتے پاسیون کی جاگیرین اپنی بیچ علاقجات مفوضہ حسب دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ مورخہ نوین ماہ حال کے رکھتی ہونگے حقوق و مرافق اُن جاگیرداروں کے تاحین حیات اُنکے بدستور قایم و برقرار رہینگے

شرط ششم

روپیہ مالگذاری کا کہ سرکار لاہور کو اپنی کارداران و سربراہ کاران علاقجات مفوضہ حسب دفعہ ۳ و ۴ عہدنامہ مذکور سے تا آخر فصل خریف سموت ۱۹۰۲ واجب الطلب ہوگا باعانت حاکمان مال متعینہ سرکار انگریز بہادر کے وصول کرا دیا جائیگا

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار ہی کہ سوای توپون کے جو خزانہ اور اسباب سرکاری بیچ قلعون علاقجات مذکورہ دفعہ بالا کے ہو منگوالے اور اگر سرکار انگریزی کوئی چیز اُن چیزون مین سے قابل رکھنی کے جانے تو رکھہ سکتی ہی لیکن قیمت واجب اُسکی دیدیجاویگی اور جس چیز کو کہ سرکار لاہور اُن قلعون مین سے اُٹھوا منگوانا نہ چاہی اور قابل پسند سرکار انگریز بہادر کے بھی نہو وہ چیز باعانت اہلکاران سرکار انگریز کے بیچ ڈالی جاویگی

شرط ہشتم

کچھہ اہلکار منجانب دونو سرکارون کے بلا وقوع تاخیر مقرر کئے جاوینگے کہ تا بموجب مندرجہ دفعہ ۴ عہدنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع کے حدبندی دونو علاقون کی کرکے قلمبند کرلین

دستخط و مہر مہاراجہ دلیپ سنگھ

دستخط و مہر مہانی رام سنگھ

دستخط و مہر راجہ لال سنگھ

دستخط و مہر سردار تیج سنگھ

دستخط و مہر سردار چتر سنگھ اٹاری والہ

دستخط و مہر سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ

دستخط و مہر دیوان دینا ناتھہ

دستخط و مہر فقیر نور الدین

دستخط و مہر

ایچ ہارڈنگ

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

چونکہ خزانہ سرکار لاہور مین ڈیڑھ کروڑ روپیہ واسطے دینی سرکار انگریزی کے جو کہ بموجب شرط چوتھی عہدنامہ نوین مارچ ۱۸۴۶ء کے قرار پایا تہا موجود نہین تہا اس باعث سے پچاس لاکھہ روپیہ تو اسطرح پر جمع کئے گئے یعنی صوبہ ملتان سے تیرہ لاکھہ اور صوبہ کشمیر سے اٹھہ لاکھہ اور موتی مندر سے بائیس لاکھہ روپیہ منگوائے اور باقی تین لاکھہ روپیہ کا جواہرات و ظروف طلائی و نقدی بھیجکر کل پچاس لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی کو دئے اور عوض باقی ایک کروڑ روپیہ کے صوبہ کشمیر وغیرہ انگریزون کو دیا چنانچہ انہون نے بعوض اسی قدر روپیہ کے ملک مذکور گلاب سنگھ کے حوالہ کیا اور پندرہوین مارچ کو بمقام امرتسر مین خطاب مہاراجہ کا گلاب سنگھ کو دیا گیا اور عہدنامہ مندرجہ ذیل تاریخ سولہوین کو فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کی اسمقام مین مرتب ہوا

عہدنامہ کہ درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ کے امرت سر مین بتاریخ ۱۶ مارچ ۱۸۴۶ع کے لکہا گیا

عہدنامہ کہ فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگہ والی جمو کے لکہا گیا اور مزین ہوا منجانب سرکار انگریزی بدستخط فریڈرک کری صاحب اور بروٹ بیجر سنری مانگمری لارنس صاحب کے حسب الحکم نواب سر ہنری ہارڈنگ صاحب بہادر کہ منجملہ اتالیقان خاص کونسل شاہی ہین اور سرکار کمپنی بہادر کے حضور سے مقرر ہوئی ہین واسطے ضبط و ربط امورات ملک ہند کے بطریق گورنر جنرل اور تصدیق کیا گیا منجانب مہاراجہ گلاب سنگہ بدستخط خاص مہاراجہ ممدوح کے

دفعہ اول

سرکار انگریز بہادر نے مہاراجہ گلاب سنگہ اور اُنکے بیٹون پوتون وغیرہ یعنی اولاد ذکور کو قبضہ تمام اُس ملک کوہستانی اور اُسکے متعلقات اور مضافات کا کہ واقع ہے مشرق رویہ دریاے انڈس کے اور مغرب رویہ دریاے راوی کے بشمول علاقہ چمبا عنایت فرمایا اور اپنی طرف سے مہاراجہ ممدوح کو ایک راجہ خود سر بنایا مگر واضح ہو کہ بیچ حدود محروسہ مہاراجہ ممدوح کے مقام لہول داخل نہین ہی کسواسطے کہ وہ حسب دفعہ ۴ عہدنامہ مرقومہ دربار لاہور مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع کے دربار لاہور سے عوض بہ سرکار کیا گیا ہے اور بیچ عملداری سرکار انگریز بہادر کے شامل ہی

دفعہ دوم

واسطے جد بندی سمت شرقی ملک محروسہ مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر کے کچھہ اہلکار پنجاب
طرفین یعنی مہاراجہ ممدوح اور سرکار انگریز بہادر مقرر کئے جاوینگے اور جب وہ حدین
بعد پیمایش کے مقرر ہونگی قلمبند کر دی جاوینگی

دفعہ سوم

بعوض اس سلوک کے کہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر اور اُنکے وارثان کے حسب وقعات
بالا کیا گیا ہی مہاراجہ ممدوح پچھتر لاکھہ روپیہ نانک شاہی مدر سرکار کرینگے اسطرح پر کہ
پچاس لاکھہ بوقت تصدیق و توثیق اس عہدنامہ کے اور پچیس لاکھہ بتاریخ یکم اکتوبر
سنہ ۱۸۴۶ ع یا قبل اُسکے

دفعہ چہارم

حدین عملداری مہاراجہ گلاب سنگھ کی کسی صورت میں بدون منظوری سرکار کی بدلی نہ جاوینگی

دفعہ پنجم

اگر کبھی کچھہ نزاع و فساد درمیان مہاراجہ ممدوح اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست
قریب و جوار کے واقع ہوگا سرکار اُسمیں بطریق ثالث مقرر ہوگی اور جو کچھہ سرکار
تجویز کریگی وہ اُنکو ماننا پڑیگا

دفعہ ششم

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر نے یہہ بھی اقرار کیا کہ جسوقت افواج سرکار بیچ کسی ملک کوہستانی
یا اور ملک متصلہ اُنکے ریاست کی برسر جنگ متعین ہوگی تو وہ خود اور اُنکے وارث تمام

اپنی فوج کے معاون ہونگے

دفعہ ہفتم

مہاراجہ ممدوح نے یہہ بھی قبول کیا کہ بدون اجازت ضمار سرکار کے کبھی کسی انگلستانی اور اہل ولایت یورپ اور امریکا کو اپنی ملازمت مین نرکھین گے

دفعہ ہشتم

شرایط مندرجہ دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ مرقومہ دربار لاہور منسوخ گیا (کیا) ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع کو مہاراجہ ممدوح نے بھی منظور کیا

دفعہ نہم

اگر کوئی رئیس بہ نسبت مہاراجہ گلاب سنگھ کے برسر عناد و خصومت ہو کر قصد جنگ کریگا سرکار مہاراجہ ممدوح کی مدد کرنے مین قاصر نہوگی

دفعہ دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر ہر سال ایک گھوڑا اور بارہ میش کہ جنکی اون سے شالین بنتی ہین اس تفصیل سے کہ چھہ نر و چھہ ماہون اور تین پارچہ شال کشمیری سرکار مین گذرانا کرینگے کہ دلیل بزرگی و برتری سرکار کی ہووے

اس عہدنامہ کو کہ مشتمل اوپر دس دفعون کے ہے بروز مسطور فریڈرک کری صاحب اور بروٹن سیجر ہنری مانگمری لارنس صاحب نے حسب الحکم نواب گورنر جنرل

بہادر کے اور مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر نے باہمد گر قبول و منظور کر کے بدستخط خاص
مرتب و مزین کیا اور نواب گورنر جنرل بہادر نے بھی اپنی مہر خاص سے
زینت توثیق کی بخشی

واقعہ مقام امرتسر تاریخ سولھویں ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع مطابق ۲ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری

دستخط و مہر
گلاب سنگھ بہادر

دستخط و مہر
ایچ ماڑنگ صاحب بہادر

دستخط و مہر
ایف کری صاحب

دستخط و مہر
ایچ ایم لارنس صاحب

ملاحظہ تاریخ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ تک سلطنت پنجاب خوب
اور کبھی کسی سردار یا فوج نے سر نہ اٹھایا لیکن اسکے مرتے ہی سرداروں
میں نفاق پیدا ہوا جو کہ احر الامر باعث سرکشی فوج اور نابودی سلطنت کا ہوا
؎ دولت ہمہ از اتفاق خیزد ۔ دشمنی از نفاق خیزد

حال قبضہ قلعہ کوٹ کانگڑہ

چونکہ موافق شرائط عہدنامہ کے کوٹ کانگڑہ پر انگریزوں کا قبضہ ہونا چاہیے تھا
اس باعث سے قلعہ دار مقام مذکور کو لکھا گیا کہ وہ قلعہ کو خالی کر دے لیکن اسنے اسکے

(1764)

Maxahrib

جواب مین یہہ لکھا کہ تا دمقدور ہم جان سے نہ ماری جاوینگے قلعہ کو ہرگز خالی نہین کرینگے

دیوان دینا ناتہہ واسطے فہمایش مسماۃ قلعہ دار کے روانہ ہوا چنانچہ اسنے اسکو بہت

سمجھایا اور کہا کہ انگریزون سے لڑنا اچھا نہین ہی لیکن اسکے خیال مین کچھہ نگذرا اور وہ

یہہ بھی کہی گیا کہ بدون لڑے بھڑے قلعہ خالی نہین کرونگا

اخر کو فوج انگریزی واسطے تسخیر قلعہ کے روانہ ہوی اور اسنے اٹھایسوین مئی کو قلعہ کا محاصرہ

شروع کیا

قلعہ دار نے اپنی تئین مقابلہ کے ناقابل سمجھا اور دیوان دینا ناتہہ کو لکھا کہ اگر ہماری

جان بچے تو ہم اپنی تئین سرکار انگریزی کے حوالہ کرین چنانچہ اسکے جواب مین صاحب

ایجنٹ نے یہہ کہلا بھیجا کہ جب تک تم قلعہ خالی نکروگے اسکا کچھہ جواب نہین دیا جاویگا

بغور پہنچے جواب کے قلعہ دار خود چلا آیا اور اسسے کہا گیا کہ تم قلعہ کی فوج سے کہو کہ وہ اپنا

اسباب ضروری لیکر اور ہتیار دیکر قلعہ خالی کردی چنانچہ ایسا ہی ہوا اور علم انگریزی قلعہ

کے اوپر گاڑدی گئے - اسطرح قلعہ کوٹ کانگڑہ جو کہ پنجاب مین ایک مستحکم قلعہ مشہور تھا

انگریزونکے قبضہ مین آیا

حال تسخیر کشمیر جنت نظیر اور معزولی راجہ لال سنگہ کا عہدہ وزارت سے

اوپر مذکور ہوچکا کہ بعوض ایک کروڑ روپیہ کے انگریزون نے صوبہ کشمیر وغیرہ گلاب سنگہ کے

حوالہ کیا لیکن جبکہ والی جمو نے واسطے قبضہ کرنے صوبہ مذکور کے کچھہ فوج وہان بھیجی

شیخ امام الدین صوبہ کشمیر مقابلہ پیش آیا اور فوج گلاب سنگہ کو شکست دیکر نکال دیا

واضح ہو کہ شیخ غلام محی الدین باپ شیخ امام الدین ذات کا سوچی اور رہنے والا جلندر دوآبہ کا
تہا۔ وہ چند مدت تک دیوان کرپارام کے پاس بطور متصدیون کے نوکر رہا اور عہد
نونہال سنگہ مین انکا بڑا معتمد علیہ ہوگیا یہان تک کہ انرش کو صوبہ دار کشمیر ہوگیا
بعد اسکے وفات کی اسکا ارکا امام الدین صوبہ دار مقرر ہوا اور اسنے موقت علم ریاضت کا بلند کیا
کئی لڑائیان فوج گلاب سنگہ اور شیخ جی مین واقع ہوئین لیکن ہر ایک مین والی جموی کی شکست
ہوئی اور ایک لڑائی مین اسکا سپہ سالار لکھپت رای بہی مارا گیا
جبکہ انگریزون نے یہہ دیکہا کہ امام الدین کشمیر کو خالی نہین کرتا ہی اور گلاب سنگہ کی فوج سے
اسکا فتح ہونا غیر ممکن ہی اُنہون نے کچھہ انگریزی فوج زیر حکم کرنیل لارنس صاحب بہادر بٹ
لاہور اور لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب کی اور کچھہ فوج سکھہ زیر حکم سردار تیج سنگہ کی اُس
طرف کو بہیجی
جبکہ یہہ بالکل فوج مع فوج گلاب سنگہ کی درہ پیر پنجال سی ایک منزل پر پہنچی اُسنے یہہ سُنا کہ شیخ صاحب
لارنس صاحب کے حضور مین حاضر ہونے کے لئی کشمیر سے روانہ ہوچکے ہین
بمجرد سُننے اسبات کے ایڈورڈ صاحب واسطے استقبال صوبہ دار موصوف کے
روانہ ہوئی اور تاریخ اکتیسوین ۳۱ اکتوبر کو شیخ جی مقام بہرام گلی مین ملاقی ہوئی اور روز
دویم اُنکو اپنی لشکر مین لے آئی
اسطرح فوج گلاب سنگہ کو قبضہ کشمیر حاصل ہوا اور بعد ازین فوج انگریزی معہ شیخ امام الدین کے
لاہور کیطرف واپس آئی

جبکہ امام الدین سے باعث نہ قبضہ کرنے فوج راجہ گلاب سنگھ کا کشمیر پر پوچھا گیا اُسنے
کہا کہ مین نوکر سرکار لاہور کا تھا اور چونکہ راجہ لال سنگھ وزیر سلطنت تھی اس باعث سے
میںنے اُنکے لکھنے کے مطابق عمل کیا۔ الخ

واسطے تحقیقات مقدمہ کے حکم گورنر جنرل بہادر کے تیسری دسمبر کو ایک کمیٹی جمع سردا ن
سرکار انگریزی اہل سیف وقلم کی مقام لاہور مین جمع ہوئی اور اُسمین شیخ امام الدین نے
حاضر ہوکر اور راجہ لال سنگھ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ بالکل اس لڑائی کی بانی مبانی یہہ ہے
اور واسطے صدقت کلام کے تین خط جن پر کہ مہر دربار لاہور کی ثبت تھی پیش کئے اور مضمون
اُن خطون کا یہہ تھا کہ چونکہ تم بنکھوا قدیم اس سرکار کے ہو تمکو چاہئے کہ کشمیر کو ہر گز خالی نکرو
اور اگر اس امر مین تمہاری جان بھی جاتی رہی تو عین سعادت ہی۔ انمین سے ایک خط کے
لکھنے کے تو لال سنگھ مقر ہوئی اور کہا کہ باقی دو خطون کے حال سے مین مطلقاً واقف نہین ہون
روز اول اسی سوال و جواب مین صرف ہوا۔ روز دوم سب سردار جمع ہوئے اور مقدمہ پیش
ہوا بعد تحقیقات مقدمہ کے کرنیل صاحب میر مجلس اپنی جگہہ سے اُٹھہ کہڑی ہوئی اور اعلان
مجلس کو اپنی خیمہ مین لیجاکر یون لب کشا ہوئی کہ ہماری دانست مین جرم وزیر سلطنت پر بالکل
ثابت ہی اور قابل موقوفی کے ہی۔ اگر مہاراجہ اور رانیصاحبہ اُسکو اس عہدہ جلیل القدر
سے موقوف نکرینگی تو سرکار انگریزی معاملات لاہور مین کسیطرح پر دستاندار نہوگی
سب سردارون نے اُسمین صلاح کرکے کرنیل صاحب سے کہا کہ جو آپ نے فرمایا

* بعد چلے جانے کرنیل لارنس صاحب کے ولایت کو یہہ صاحب بجای اُنکے رزیڈنٹ لاہور مقرر ہوئی ہے

ہمکو بدل وجان منظور ہی فی الحقیقت لال سنگھ قابل موتونی کے ہی اور تا تقرر وزیر ثانی کے
عہدہ وزارت کے کام کا انجام سردار تیج سنگھ و سردار شیر سنگھ اور دیوان دینا ناتھہ اور
خلیفہ نورالدین کیا کرین - چنانچہ سب سردارا ن سکھہ نے متفق ہوکر عہدہ وزارت اُن
چار سردارون کے حوالہ کیا اور لال سنگھ کو عہدہ وزارت سے معزول

جسوقت خبر معزولی راجہ لال سنگھ کی رانیصاحبہ کو پہنچی وہ نہایت غمگین ہوئین اور بلکہ
کرہی صاحب کو یہہ کہلا بہیجا کہ اگر آپ ازراہ عنایت کے لال سنگھ کو بدستور عہدہ وزارت
بحال فرمادین تو مین آپکو کوہ نور نذر کرون اسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کہلا بہیجا
کہ ہمکو آپ سے کوہ نور سی کچھہ غرض نہین ہی وہ آپکو مبارک ہی ہم صرف آپکی اور آپکی رعیت کی بہبودی
چاہتے ہین غرضکہ راجہ لال سنگھ اپنی عہدہ سے معزول ہوکر اگرہ کو بہیجے گئی جہان کہ وہ اٹک مین

حال قیام فوج انگریزی کا لاہور مین جسپر درخواست سردارونکے

چونکہ اب فوج انگریزی کو لاہور مین ایام معہودہ سے زیادہ ہوگئی تہے اسلئے احکام انگریزی واسطے خالی
کرنے شہر مذکور کے جاری ہوئی اور عنقریب فوج لاہور کو چہوڑنے کو تہی کہ سب سردارا ن سکھہ نے
متفق ہوکر اسباب مین صلاح کی اور یہہ تجویز ٹہری کہ سرکار انگریزی فوج قلیل واسطے انتظام شہر کے
رکہی اور باقی فوج کو وہان سی نکال لے لیکن گورنر جنرل بہادر نے یہہ درخواست قبول نکی اور لکہہ
بہیجا کہ اگر آہالیان دربار لاہور کو اینده کو رکہنا فوج انگریزی کا قبول ہووی تو وہ شرایط
مندرجہ ذیل قبول کرین

اول یہہ کہ جتنی فوج سرکار انگریزی چاہی لاہور مین رکہے

دویم یہہ کہ اُسکو بالکل اختیار مالی وملکی حاصل ہووے

سوم یہہ کہ دربار لاہور واسطے اخراجات فوج کے چوبیس لاکھہ روپیہ سالانہ دیا کرے

چہارم یہہ کہ انگریز جہان چاہین وہان اپنی چھاونی مقرر کرین

جبکہ اہالیان دربار کو اِس مضمون سے اطلاع ہوئی اُنہون نے کہا کہ چوبیس لاکھہ روپیہ سالانہ ادا ہونا سرکار لاہور سے غیر ممکن ہی اُسکے جواب مین کری صاحب نے کہا خیر اگر چوبیس لاکھہ روپیہ ادا نہو سکیگا تو سرکار انگریزی صرف بائیس لاکھہ روپیہ پر قناعت کریگی چنانچہ اِن شرایط پر سب سردار راضی ہوئی اور اُنہون نے بلا صلاح و اجازت مہارانی صاحبہ کے دستخط کردئے

مہارانی صاحبہ اِس بات سے بہت ناراض ہوئین لیکن کیا کر سکتی تہین - اُنہون نے سردارون سی بہت غصہ ہوکر کہا کہ تمہاری شرارت سی لال سنگھ ہندوستان کو بہیجا گیا اور تمہاری ہی سبب سے بالکل سلطنت تباہ ہوئی - اب جو تمہارا جی چاہی سو کرو غرضکہ رزیڈنٹ صاحب سلطنت لاہور مین بطور وزیر مقرر ہوی اور سردار تیج سنگھ اور شیر سنگھ اور دیوان دینا ناتہہ اور سردار شمشیر سنگھ اور رندہان سنگھ اور عطر سنگھ کالی والہ اور خلیفہ نورالدین اور رنجور سنگھ اُنکے نایب مقرر ہوئی اور اُنکو حکم ہوا کہ یہہ اٹہوین روز حال انتظام سلطنت اور امورات ضروری سے رزیڈنٹ صاحب کو اطلاع دیا کرین

بعد ازین اقرارنامہ کی تین نقلین ہوئین اور یہہ ہر تین دستخط اہالیان دربار سی ہوئین اُنمین سے ایک نقل رزیڈنٹ صاحب کے پاس رہی دوسری نقل دربار لاہور کو دیگئی اور تیسری

نقل واسطے ملاحظہ نواب گورنر جنرل بہادر کے مرسل ہوئی چنانچہ نقل عہدنامہ اور اشتہار
کی جو پیشگاہ جناب گورنر جنرل بہادر سے تاریخ بائیسوین دسمبر ۱۸۴۶ء کو بہروال گہاٹ
سے جاری ہوا ذیل مین درج ہوتی ہین

اشتہار

معلوم ہو کہ شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر آمادہ کارزار ہوکر مہاراجہ گلاب سنگھ کو اوپر صوبہ
کشمیر کے دخل نہ دیتا تھا بنا علیہ دربار لاہور کو سرکار ابد پایدار انگریزی سے بتاکید لکھا گیا
کہ بایفای شرایط صلحنامہ مرقومہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ء کے دخل مہاراجہ مخشم الیہ کا کہ نیابت
سرکار انگریزی ہی اوپر صوبہ مذکور کے جسطرح بنے دلادو

علاوہ برین کچھہ فوج قاہرہ سرکار متعین ہوئی کہ اگر ضرورت پڑے تو سپاہ مشمولہ لاہور
و مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد و معاون رہے

اس پر شیخ امام الدین خدمت سرکار انگلسیہ مین عرض کیا ہوا کہ یہہ سرکشی خود بارادہ میرے
نہین بلکہ بہدایت وارشاد دربار لاہور کے ہی چنانچہ تحریرات راجہ لال سنگھ وزیر مملکت
کی موجود رکھتا ہون

صاحب ایجنٹ بہادر نے درجواب یہہ لکھا کہ اگر تم ثابت کردو کہ یہہ فساد درحقیقت حسب الارشاد
دربار لاہور اور اغوای راجہ لال سنگھ کے ہوا ہی تو ہم ضامن ہوتے ہین کہ دربار لاہور سے
کوئی حرکت نسبت تمہاری ذات یا مال کے نہونے پاویگی اور صاحب ممدوح نے بنام سرکار
ضمانت اسبات کی بہی کی کہ تم بخاطر جمع درپے ثبوت اظہار اپنے کے ہو کہ تحقیقات حال

بلا روی و رعایت کیجا بیگی

چنانچہ مقدمہ محکمہ عام مین پیش ہوا اور تحقیقات اظہار شیخ امام الدین کی عمل مین آئی اور آخر کار ثابت ہوا کہ راجہ لال سنگھ نے درباب مدخل ملنے مہاراجہ گلاب سنگھ کی کشمیر پر درحقیقت اغوا کیا تہا

اوپر دریافت ہونے اس حال کے نواب گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ مصاحبین ادر مرجع کار ریاست لاہور راجہ لال سنگھ کو عہدہ وزارت سے برطرف کرکے علاقہ سرکار انگریزی مین جلاوطن کردین

چونکہ صرف راجہ لال سنگھ بسازش پنہانی اپنی موجب نقص شرایط صلح نامہ ہونیوالا تہا نواب گورنر جنرل بہادر نے فرمایا کہ اوپر معمولی راجہ مذکور کے ہی اکتفا کیا جائیگا از انجاکہ سازش کسی دوسرے کی مصاحبین وغیرہ مین بیسے مطلق نہ پائی گئی اور سرداران وسپاہ لاہور واسطے دبانی فساد کشمیر اور رفع کرنے موانع ایفای شرایط عہدنامہ کے از بس ساعی و سرگرم رہی تہے اسسے صاف ثابت ہوکہ وزیر مذکور بدون امیزش اور سازش کسی دوسری شخص کے قوم سکہہ سے مرتکب اس فتنہ کا ہوا تہا

مصاحبین ریاست مذکور نے برطبق ارشاد نواب گورنر جنرل بہادر کے بالاتفاق عزل وزیر مذکور کا مناسب دیکھکر تعمیل اسکی کردی

اہالی دربار لاہور بعد تجویز چند روز کے کہ جب کچھہ انتظام ریاست نہوسکا بشمول تمامی سرداران دیگر کے خدمت گورنمنٹ انگریزی مین ملتجی ہوئے کہ وہ کچھہ بندوبست

ایسا کردین کہ ملک مین امن و آسایش ہو اور مہاراجہ دلیپ سنگھ ایام خورد سالی تک بیخوف و خطر بسر فرماوین

بنظر اس مستدعا کے اہالیان دربار کی کچھ شرایط جدید بتریم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ سنہ روان کے مابین سرکارین براے چند سی قرار پائی ہین

شرایط جدید کہ بتریم موافق سابقہ قرار پائی ہین بعہد نامہ مندرجہ ذیل پیش و مقرر ہین

از انجاکہ دربار لاہور سے تمام مرجع کاران ریاست کے سرکار انگریزی سے بملاستدعی اسبات کے ہین کہ نواب گورنر جنرل بہادر از راہ عنایت درباب انتظام ریاست لاہور کے در اثناء نابالغی مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ہر طرح پر مدد و معاون ہون ورنہ تہا شما اس ریاست کا انکو از جملہ مشکلات ہوگا اور چونکہ نواب ممدوح نے بشرایط چند اقرار واثق اپنی اعانت کا کیا ہے پس بتریم شرایط صلح کے کہ بتاریخ گیارہوین مارچ گذشتہ بمقام لاہور مین لکھی گئی تہین شرایط مندرجہ ذیل قرار پائی ہین وقت تجویز ان شرطون کے منجانب گورنمنٹ دو صاحب تہے یعنی فریڈرک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ و دوم لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب ایجنٹ کہ جنکو گورنر جنرل بہادر نے اپنی طرف سے مختار کل کیا تہا اور تفصیل انکی کہ جو منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ اسوقت موجود تہی یہہ ہی سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتہہ فقیر نورالدین رای کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹہیا سردار عطر سنگھ کالی والا بہائی ندہان سنگھ سردار کہان سنگھ مجیٹہیا سردار شمشیر سنگھ سردار لال سنگھ مراریا سردار کہیر سنگھ سندہان والا اور سردار ارجن سنگھ گنگا لیا اور یہہ سب انتخاب کی گئی تہی

جو خاندانی تمام رئیسون اور سردارون ریاست لاہور کے

نقل عہدنامہ کہ فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے تاریخ سولہوین دسمبر ۱۸۴۶ء کو ہوا

شرط اول

صلحنامہ کہ فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ نوین مارچ ۱۸۴۶ء لکھا گیا ہے اسکا ہر ایک جزو دونو سرکارون سے واجب الرعایت ہوگا سوای دفعہ اسکے کہ ترمیم اسکی داخلی ایک مدت معین کے حسب شرایط ہذا کیجائیگی

شرط دوسری

نائب گورنر جنرل بہادر ایک صاحب معہ چند اسسٹنٹون کے معین فرماوینگے لاہور میں رہین اور اُن صاحب کو اختیار تام ہر کام کے نظم ونسق کا حاصل ہوگا

شرط تیسری

درمیان تمام نظم ونسق کے ہمیشہ لحاظ اس امر کا مدنظر رہیگا کہ کوئی بات خلاف طریقہ رعایا کے ظہور میں نہ آوے اور ہر ایک فرقہ رعیت اپنی ملازمت بجالاوی اور حق قرار ایک کا قایم رہے

شرط چوتھی

طریقہ انتظام کا معہ تمام جزئیات کے بدستور برقرار رہیگا الا اگر بنظر آمدہ درجہ شرط بالا کے یا واسطے حاصل کرنے حق واجب سرکار لاہور کے کچھ نقص ہو تو بتسلیم اسکی کر لیجاویگی اور امور جزئیہ ریاست جسطرح کہ ابتک باہتمام ملازمان ہندوستانی کے ہوتے تھے آیندہ بھی

اسیطرح ہوا کرینگے اور تقرران ملازمون کا متعلق ہوگا ایک کونسل ہو کہ جو بنائی جاویگی
منجملہ سرداران کلان کے اور رینگی بتنا بیت حکم صاحب رزیڈنٹ انگریزی کے

شرط پانچوین

بالفعل واسطے اس کونسل کے اشخاص مندرجہ ذیل تجویز ہوئے ہین سردار رنجیت سنگھ سردار
شیر سنگھ اٹاری والا دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین سردار بچور سنگھ مجیٹھیا بھائی مہتاب سنگھ
سردار اودے سنگھ کالی والا سردار شیر سنگھ سندھن والا فقط اور انہین تغیر و تبدیل نہوگی
الا بامندی صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کہ جو ہر امر مین تابع حکم گورنر جنرل بہادر ہین

شرط چھٹی

انتظام ملک تمام اس کونسل کے ہوگا اور صاحبان کونسل ہر امر مین باخود ہا اور باصاحب
رزیڈنٹ بہادر کے کر لیا کرینگے اور ارشاد صاحب رزیڈنٹ ممدوح نسبت ہر بات کی قطعی ہوگا

شرط ساتوین

ایک جمعیت سپاہ انگریزی کی کہ بدانست نواب گورنر جنرل بہادر مناسب متصور ہو مقام لاہور
مین مقیم کیجائیگی کہ مہاجہ محفوظ رہین اور آسایش ملک قایم رہی

شرط اٹھوین

نواب گورنر جنرل بہادر کو اختیار ہوگا کہ واسطے امن و امان ملک یا محافظت دار الخلافت لاہور
کے مقیم کرنا سپاہ انگریزی کا جس جس گڈھی و قلعہ علاقہ سرکار لاہور پر مناسب جانین مقیم کردین

شرط نوین

سلطنت لاہور کی ادا کریگی بائیس لاکھ روپیہ سال نیا نانک شاہی پوری وزن کا واسطے
خرچ فوج انگریزی کے اور بہتر روپیہ ادا کیا جاویگا درمیان دو قسطوں کے اس طرح پر کہ تیرہ
لاکھ بہتر ہزار روپیہ بیچ مہینے مئی یا جون کے اور آٹھ لاکھ اسی ہزار بیچ مہینے نومبر
یا دسمبر ہر ایک سال کے

شرط دسویں

ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالیانہ واسطے خرچ مہارانی صاحبہ والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ اور انکے
تابعین کے مقرر کیا گیا اور ہر سال واسطے خرچ مہارانی صاحبہ کے انکو سونپ دیا جاوے

شرط گیارہویں

شرطین اس اقرارنامہ کی جاری رہین گی جب تک کہ عمر مہاراج کی
یا چوتھی دسمبر ۱۸۵۴ع تک بعد اسکی نواب گورنر جنرل بہادر موقوف
جب کہ مہاراج خود قابل ہونگے کرنیکو کاروبار سلطنت کا اور تبکو
کہ پھر صاحبان عالیشان کو ضرور تکلیف اٹھانیکی نہین ہوسی گی
یہ اقرارنامہ لکھا گیا بیچ شہر لاہور کے درمیان افسران او
دستخط فریڈرک کری صاحب اور دستخط ہنری مونٹگومری لارنس صا

واسطے سلطنت لاہور کیطرف سے دستخط

سردار شیر سنگھ — دیوان دینا ناتھ
رائے کشن چند — سردار رنجور سنگھ مجیٹھا

سردار شمشیر سنگھ — سردار کان سنگھ مینیجر — بہادر مدہان سنگھ

سندھانوالہ — سردار کبیر سنگھ — سردار لعل سنگھ مراریہ

سردار ارجن سنگھ رنگ رنگالیہ

۸۔ حال سنیہے جانے رانی چندا کا لاہور سے قلعہ شیخوپورہ کو

جیسا کہ بعد تحریر عہدنامہ مذکورہ بالا صدر کے تعمیل اسکی کما حقہ ہوئی لیکن

بعد جیسے راجہ لال سنگھ عہدہ وزارت سے معزول ہو کر آگرہ کو روانہ گیا مہارانی

ارکان دولت سلطنت میں کم ہو گیا تھا اور اسلئے وہ دربار سے ناخوش کو تھیں

سرگرم رہتی تھیں اور برخلاف اسکے سازشیں کرتی تھیں چنانچہ

اسی بنا میں جو کہ ماہ فروری ۱۸۴۷ع میں واسطے قتل سردار دلیپ

راجہ دلیپ سنگھ کے ہوئی تھی رانی صاحبہ کا منشی بھی شریک تھا

سلاح مہارانی صاحبہ کے نہوا ہو۔ ماسوا اسکے مہارانی صاحبہ

خان سلطنت کے طرف سے دلغلانی تھیں۔ ماہ اگست سنہ مذکورہ

کو حسب تفصیل ذیل جاگیریں عنایت ہوئیں

سازش کا بانی تھا اسلئے یہ سازش بھی بنام پریا کی مشہور ہوئی۔ یہ شخص

سینگھ کہاتا تھا۔ جب کہ بروقت فاش سازش کے احکام واسطے ضبطی مال

ہوا تو یہ شخص بھاگ گیا اور اس واقعہ سے پہلے اسنے اپنا بالکل مال

کہتے ہیں کہ گلاب سنگھ بھی اسمیں شریک تھا

راجہ تیج سنگھ	تیس ہزار	سردار شیر سنگھ	اکیس ہزار
سردار چتر سنگھ معہ لنگی و ہنبو سنگھ	اکیس ہزار	عطر سنگھ اکالیہ والا	بیس ہزار
سردار لہنا سنگھ	پچیس ہزار	سردار شمشیر سنگھ	گیارہ ہزار
بھائی مذہان سنگھ	بارہ ہزار	دیوان دینا ناتھ	اکیس ہزار
رام سنگھ	گیارہ ہزار	لال سنگھ برادر	گیارہ ہزار
سردار گلاب سنگھ پوندیہ	اٹھارہ ہزار	فقیر نورالدین	اکیس ہزار
دیوان اجودھیا پرشاد	گیارہ ہزار	دیوان شنگر ناتھ	ہزار
بخشی کنہیا لال	چار ہزار	متصدیل	دو ہزار
امرناتھ فرزند دیوان دینا ناتھ	پانچ ہزار	عطر مل	دو ہزار
لچھمن پرشاد	چودہ سو	مول سنگھ	
رتن چند	دو ہزار	رتن چند رسالہ دار	
رای کشن چند	دو ہزار	سردار کرپال سنگھ	
بخشی جگت رام	چودہ روپیہ روز	جیسنت رای	
دیبال سنگھ	نو روپیہ روز	رام چند رپوٹ نو	
رام چند مہروالہ	دو روپیہ روز		

جبکہ راجہ تیج سنگھ کو بعد عنایت ہونے جاگیر سیالکوٹ کے

مہاراجہ دلیپ سنگھ نے بسبب نابالغی اپنی والدہ کے راجہ تیج

نہار کیا۔ جب سرداروں نے طور وطریقہ رانی صاحبہ کے اپنی نے اور نیز انتظام سلطنت کو
نہایت سفر خیال کی رانی صاحبہ نے بالکل حال پیشگاہ صاحب زریدنٹ بہادر میں ظاہر کیا چنانچہ یہہ بالکل
حال جناب گورنر جنرل بہادر کو لکھا گیا اور پیشگاہ جناب محتشم الیہ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ رانی صاحبہ کو
بصلاح اراکین سلطنت کے مہاراجہ صاحب ہی علیحدہ کرنا بہت مناسب ہے چنانچہ حسب التجویز
انکے تاریخ بیسویں ماہ اگست کو بوقت نو بجے شب نو گھنٹہ رات کے رانی صاحبہ قلعہ شیخوپورہ کو
جو کہ لاہور سے بفاصلہ پچیس میل کے واقع ہے واسطے نظر بند رہنے کے روانہ کی گئیں اور رعایا
کو کچھ ناگوار نہ ہوا

جنگ ہای جدید پنجاب

واضح ہو کہ صوبہ ملتان جسکو بت سنگھ نے مسلمانوں سے فتح کیا تھا متعلق پنجاب کے تھا
عام مذکور ماہ ستمبر ۱۸۴۴ء میں ایک سپاہی کے ہاتھ سے مارا گیا۔
ہوبہ دار ملتان کا رہا اور اُس کے وقت میں اِس شہر نے رونق

صوبہ داری عنایت ہوئی یہہ شخص صلح پسند آدمی تھا اور تجارت

نے اِس شخص کو صوبہ داری سے علیحدہ کرنا چاہا۔
اں سے نفاق تھا اور جبکہ ایک عہدنامہ درمیان سلطنت

جب کنور شیر سنگھ کی بھی دم واپسین تک قید میں تھیں

انگلیسیہ اور دربار لاہور کے برادر راجہ لال سنگھ وزیر سلطنت مقرر ہوا اُسنے کچھ فوج سکھہ
واسطے وصول کرنے زرجرمانہ اور محاصل ملک کے ملتان کو بھیجی چنانچہ ایک لڑائی
قریب جھنگ کے واقع ہوئی اور اسمیں راجہ لال سنگھ کی فوج کی شکست ہوئی - بعد اسکے
صاحب انچیف گورنر جنرل بہادر مقام لاہور واسطے تصفیہ اس منقدمہ کے ثالث مقرر ہوئے
اور یہہ قرار پایا کہ مولراج علاقہ جھنگ پھیر دیوے بیس لاکھہ روپیہ بابت جرمانہ گذشتہ
وزر بقایا کے دربار کو ادا کرے اور آیندہ کو بقیہ ملک محاصل پر ایک ثلث زیادہ کہتا دے
یہہ بندوبست سمت ۱۹۰۲ سے واسطے تین برسکے قرار پایا تھا

دیوان مولراج اس تصفیہ سے انگریزون کا بڑا ممنون و شکور ہوا اور کہے لگا کہ باوجودیکہ
جمع زیادہ ہوگئی لیکن بوسیلہ انگریزون کے اسکا عہدہ اور اسکی جان و مال محفوظ رہا
واضح ہو کہ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ع مین ایک عہدنامہ جسکا ذکر اوپر لکھا مین درمیان
دربار لاہور اور سرکار انگریزی کے ہوا تھا اور اس سے صاحب ریذیڈنٹ کو اختیار کل
درباب امورات ملکی و مالی کے حاصل ہوا تھا

آخر ۱۸۴۷ع مین مولراج واسطے ملاقات سر ہنری لارنس صاحب ریذیڈنٹ کے جو دلی کو
جانے کو تھے لاہور مین آیا لیکن قبل اسکے آنے کی صاحب موصوف چلی گئی تھے
اسنے جان لارنس صاحب سے جو کہ انکے بعد قایم مقام ریذیڈنٹ لاہور مقرر ہوئی تھے ملاقات
کی اور شروع ماہ دسمبر ۱۸۴۷ع مین اسنے کہا کہ میرا ارادہ واسطے استعفا دینے کے
ٹہیکہ صوبہ ملتان سے ہی اور باعث اسکے اسنے دو ظاہر کئی - اول یہہ کہ قواعد ریذیڈنٹ کے

تمام پنجاب مین تبدیل ہوگئے اور اس سے آمدنی پوسٹ کی کم ہوگئی الا ملتان مین بسبب
میعادی تین برس میری کے وہ قواعد تبدیل نہین ہوئی اور اس باعث سے بیڑا نقصان
ہوا۔ اسنے یہہ بہی کہا کہ دربار لاہور سے بہت سی اجناس پر محصول معاف کردیا گیا اور اس
باعث سے باشندگان ملتان میری فہرست کے مطابق محصول دینے مین انکار کرتے ہین
۔ ماسوا اسکے اسنے اپنی نارضامندی بسبب اضافہ جمع صوبہ ملتان کے ظاہر کی۔ دوسرا
باعث اسنے یہہ ظاہر کیا کہ بیڑا رعب بسبت سابق کے وقت تقرر عہدنامہ سے جواب ہوا ہے
باشندگان ملتان پر کم ہوگیا ہی کیونکہ اب سب شخصون کو میری حکم کے مراغہ کرنے کا اختیار
ہوگیا ہے

مقدمہ مین مولراج۔ جان لارنس صاحب سے بہت رد و بدل کی اور اخر الامر اسنے دربار
مین اپنا استعفا پیش کیا اور بعد ازین اپ لاہور سے ملتان کو چلا گیا اور فوج کی تخفیف کی
اور الات حرب و ضرب کے بیچنے لگا اور ماہ اپریل ۱۸۴۸ع مین قسط منفرہ ادا کی
بعد منظوری استعفا کی تاریخ پانزدہین ماہ اپریل ۱۸۴۸ع کو سترونیس اگنو اور لفٹنٹ انڈرسن معہ سردار
خان سنگھ کے جو کہ قایم مقام دیوان مولراج کا تجویز ہوا تھا براہ تری ملتان کو روانہ
ہوئے اُنکے ساتھہ تیرہ سو سپاہی یعنی چھہ سو پیادہ گورکھیہ کے پلٹن کے اور چھہ سو
سوار اور سو گولہ انداز معہ چھہ ضرب توپ کے براہ خشکی کے ملتان کو گئے
تاریخ ۱۹ ماہ کو کشتیان قریب قلعہ ملتان کے لنگر انداز ہوئین اور روز دوم صاحبان موصوفین
معہ اپنی فوج قلیل کے عیدگاہ مین جو کہ قلعہ اور نیز عام خاص سے جہانکہ مولراج رہا کرتا تھا ڈیرہ

بیس کے فاصلہ پر واقع ہی تعمیم ہوگا

مسٹر ولیس اگنو صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب مولاج سے تاریخ ۱۰ تک دو ملاقاتیں ہوئیں اور اخیر ملاقات میں اُسنے کہا کہ کل قلعہ آپکے حوالہ کردونگا

تاریخ ۱۱ کو بوقت نو بجت سات بجے صبح کے عہدہ داران انگریزی معہ خان سنگھ اور مولاج کے قلعہ میں داخل ہوئی اور بعد ملاحظہ فوج اور قلعہ کے مسٹر اگنو صاحب دو کمپنان گورکھ رجمنٹ کی قلعہ میں چھوڑ کر معہ باقی فوج کے اپنے قیام گاہ کے طرف روانہ ہوئی

رہستہ دو دروازون میں ہوکر کے تھا پہلا دروازہ تو سکھی اور دوسرا جو کہ باہر کیطرف تھا کمرکوٹہ کہلاتا تھا۔ درمیان اس دروازہ اور قلعہ کے خندق کے ایک پل بنا تھا چنانچہ اس مقام پر یا قریب اس مکان کے جسکہ صاحبان موصوفین معہ مولاج اور خان سنگھ وغیرہ کے لوٹے اٹھتے تھے ایک شخص نے مسٹر اگنو صاحب پر برچھی چلائی۔ بسبب صدمہ برچھی کے صاحب موصوف اپنے گھوڑی پر سے گر پڑے اور قاتل نے دو تین ہاتھ تلوار کے صاحب موصوف پر صاف کئے اور بعد ازیں خندق میں کود کر بھاگ گیا

مولاج سے یہہ دیکھکر اپنے گھوڑے کو بھگایا اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب نے بھی گھوڑے کو اٹھایا لیکن خان سنگھ معہ رنگ رام کے جو کہ مولاج کا ایک رشتہ دار تھا واسطے حفاظت مسٹر اگنو صاحب کے پیچھے رہگیا

لفٹنٹ انڈرسن کو بھی بھاگتی وقت کسی شخص نے زخمی کیا۔ چنانچہ وہ سات زخم کھاکر قریب دولت دروازہ کی گر پڑے اور گھوڑے کی بھی چار زخم لگے اور بعد ازیں انکو اٹھکے

بوجھ اٹھا لائے

جبکہ اسطرح پر دونو انگریز مجروح ہوئے مولراج سے رنگ رام نے کہا کہ تم انگریزی کمپو کو چلو تاکہ تمہاری اوپر یہہ الزام عاید نہو چنانچہ وہ جہی چلنے کے لئے مستعد ہوا اور دونو شخص گھوڑون پر سوار ہونیکو تہے کہ ایک سپاہی نے رنگ رام کو زخمی کیا

مولراج یہہ دیکھکر عام خاص کو چلا گیا اور وہان سے اسنے اپنی منشی مسمی تلسی رام کو معہ ایک خط معذرت کے صاحبان مجروحین کی پاس بہیجا اور اسمین یہہ لکھا کہ میرا ابتدا سے خود آنیکا ارادہ تہا لیکن مجبوراً مین نہ آسکا اور رنگ رام بہی اسی ارادہ مین مجروح ہوا

اسوقت دوپہر دن چڑہا تہا اور فوج سامنی عام خاص کے پڑی تہی

مسٹر اگنو صاحب نے چند آدمی مولراج کے پاس بہیجے لیکن چونکہ اُن پر فوج نے بندوقین سر کین وہ زخمی ہوکر لوٹ آئی اور رنگ رام نے بہی اُنکو کہلا بہیجا کہ میرا ارادہ بہی عیدگاہ مین آنے کا تہا لیکن کیا کرون مین اسی ارادہ مین زخمی ہوا

بعد اسکے ایک مجلس عام واسطے اصلاح ومشورہ لڑائی کے محل مولراج مین جمع ہوئی چنانچہ اسمین پٹہانون نے قران اور سکہون نے گرنتہہ اُٹہاکر قسمین کہائین کہ ہم تادم زیست انگریزون سے لڑینگے اور ماسوا اسکے سکہون نے لڑائی کا گلہنہ مولراج کے ہاتہہ مین باندہا

تاریخ ۱۹ اگست کو شام کے وقت ملتانی شتر دہیل اور ایک ہاتہی کو جو کہ چارہ اور پانی کیواسطے گئے تہے پہین کر لیگئے

تاریخ ۲۰ کو علی الصباح بوقت سات بجے کے عام خاص سے اشتہارات کل صوبہ ملتان مین

انگریزون سے سرکش ہو جانے کیواسطے جاری ہوئی اور مولراج نے اپنی خاندان کو معہ اسباب
وغیرہ کے عام خاص سے قلعہ کو بھیجدیا

بعدازین ایلچی مرسلہ سترانگو صاحب کی روبرو مولراج کے حاضر ہوئے انہون نے وہ نوشتجات
جوکہ بمقدمہ خالی کرنے قلعہ کے اُسکے نام تھے دکھلائی لیکن اُسنے اُنکو کچھہ جواب نہ دیا اور اُنکو
انعام دیکر رخصت کیا

اٹھہ بجے صبح کے قلعہ اور عام خاص سے عیدگاہ پر گولہ اندازی ہونے لگی چنانچہ یہہ کہا گیا ہی
کہ دونو مقامون مین اُسوقت اونیس ۱۹ ضرب توپ اور تیس ۳۰ زنبورک تھین - اِس گولہ اندازی
سے کچھہ نقصان نہوا البتہ ایک سوار کی ٹانگ توگولہ کی صدمہ سے اوڑ گئی

گولہ انداز جوکہ فوج انگریزی کے ساتھہ تھے چھہ توپون سے ایک فیر کرکے بیٹھہ رہی اور
اُنھون نے گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا

کرم الہی نے جوکہ بڑا وفادار نوکر تھا یہہ دریافت کیا کہ بالکل فوج دشمن سے ملگئی چنانچہ
اُسنے اِس امر کی اطلاع سترونیس انگو صاحب سے کی لیکن اُسے کچھہ فایدہ نہوا - اول
سوار اور بعدازین پیادہ مولراج کیطرف جاکر ملگئے اور دوپہر پر چار بجے سوای کرم الہی اور
چند اُسکے ہمراہیون کے جوکہ تیس ۳۰ آدمیون سے زیادہ نتھے اور سب دشمنون سے جا ملے
خانسامہ بھی عیدگاہ ہی مین رہا

دوسرے روز بوقت طلوع آفتاب کے کچھہ فوج حریف عیدگاہ پر حملہ آور ہوئی اور صاحبان
محرورین کو قتل کیا اور یہہ کہا گیا ہے کہ سترانگو صاحب کو ایک سکھہ مہتر نے قتل کیا

جبکہ مسٹر ونس اگنو و لفٹنٹ اندرسن صاحب مجروح ہوئے ہے انہون نے ایک چٹھی شعر
اس واردات کے جو کہ واقع ہوئی تھی رزیڈنٹ لاہور کو لکھی چنانچہ وہان سے نواب بہاولپور کو
لکھا گیا کہ وہ فوراً سے اپنی فوج کے ملتان کو روانہ ہون اور سر ہربرٹ ایڈورڈ صاحب کو جو کہ اس وقت
سے تخت سلیمان کے قریب شکار میں تھے احکام ہمشمون کے جاری ہوئے کہ بعد عبور دریا سندھ کے
صدہ جہان بجروحین کے رکھوا سطے فوراً ملتان کو جاوین لیکن قبل پہنچنے مدد کے دونو صاحبون کا
کام تمام ہوگیا اور جیسا اوپر مذکور ہوچکا کل فوج دشمنون سے جا کر ملگئی

جبکہ خبر قتل مسٹر ونس اگنو اور لفٹنٹ اندرسن کی اور دغابازی اور نمکحرامی فوج کی لاہور مین
پہنچی کچھہ فوج بسرکردگی سردار شیر سنگھ کی تاریخ تیسوین اپریل سنہ ۴۸ع کو بطرف ملتان
روانہ ہوئی اور احکام واسطے روانگی کچھہ فوج کے فیروزپور کو بھیجی گئی اور بالعوض فوج فیروزپور کے
کچھہ فوج لدہیانہ سے اس چھاونی مین آکر داخل ہوئی

اسوقت ملک ہزارہ مین بھی سرکشی کا احتمال تھا اور شہر لاہور مین بھی ایک تہلکہ پڑا ہوا تھا
چنانچہ اس باعث سے قصبون کی مضبوطی اور دیگہ کارخانجات جنگی کی درستی دارالسلطنت
مین ہونے لگی

احکام واسطے روانگی ملتان کے پاس لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب کے جو کہ سابق جاری ہوئے تھے
تاریخ بائیسوین اپریل کو جبکہ وہ دیرہ فتح خان مین تھے پہنچے چنانچہ صاحب موصوف نے
اسی روز بوقت شب معہ ایک پلٹن پیادون اور تین سو سوارون اور چند توپون اور
زنبورکون کے واسطے جانے ملتان اور عبور دریا ے اٹک کے کوچ کیا

اکثر کشتیان مولراج کی اہلکارون کے قبضہ مین نہین لیکن جو کچھہ بہم پہنچ سکین بوسیلہ
اُنکی فوج سرکاری نے تاریخ چوبیسوین کو بوقت شام بدقت تمام دریا کو عبور کیا
تاریخ پچیسوین کو مقام لیاہ کیطرف جو کہ دارالسلطنت سندہ ساگر دواب کا ہی کوچ کیا
اہلکاران مولراج بمجرد پہنچنے فوج انگریزی کے بہاگ گئے اور اس باعث سے فوج
سرکاری اُسپر آسانی سے قابض ہوگئی
اسی مقام پر صاحب موصوف نے خبر قتل ہونے مسٹر ونیس اگنو صاحب اور لفٹنٹ طرٹن
کی سُنی
جبکہ پنجاب مین کاروبار کیہہ صورت تہی ایک سازش واسطے قتل جمیع انگریزون کے لاہور مین
ہوئی لیکن الحمدللہ کہ وہ ظاہر ہوگئی اور کسی انگریز کی جان و مال کو کسیطرح کا خطرہ نہ پہنچا
حال اسکا اسطرح پر ہی کہ گنگارام منشی مہارانی صاحبہ والدہ مہاراجہ دلیپ سنگہ اور کہان سنگہ
اور گلاب سنگہ چابک سوار وغیرہ فوج انگریزی مین اکثر سپاہیونکو آکر ورغلاتے تہے۔ بہہ سب
شخص اکثر رات کو ایک مکان مین جمع ہوتے تہے اور درباب قتل انگریزون کے
صلاحین کرتے تہے چنانچہ بہہ تجویز ہوئی تہی کہ تاریخ ۱۳ مئی ۱۸۴۸ع کو سب شخص جو کہ اس
راز مین شریک تہے ایک مقام مین جمع ہون اور اُنمین سے ہر بنگلہ انگریزی پر دس دس آدمی
متعین ہون اور اُنکو قتل کرین۔ سپاہی جو کہ اس سازش مین شریک تہے دو تین طرف کے

* قبل اس سے کہان سنگہ سردار توپخانہ لاہور کا تہا لیکن چونکہ وہ بدوضع شخص تہا اسلئے
اپنے عہدہ سے موقوف کردیا گیا تہا

دروازہ کھولدین اور ظاہرا خالی کارتوس بھرکر مفسدین پر چھوڑین - بلوہ پر وازدن نے
سپاہیون کو ساٹھہ روپیہ ماہواری دینے کا اقرار کیا تہا اور اُنسے کمال دوستی اور اتحاد
پیدا کیا تہا اور بعض کو اُنہون نے کچھہ روپیہ بہی دیا تہا
مفسدون نے ایک سوار رجمنٹ مفتم سواران ہندوستانی کو بہی لالچ دیکر اپنی آیمن کا تہا
تہا چنانچہ وہ ہر روز اُنکے یہان جاتا تہا اور ظاہرا اُنمین بہت ملتا جلتا تہا - جبکہ وہ اُنکے
راز سے خوب واقف ہوگیا اُسنے بالکل حال اپنے افسر سے آکر کہا
صاحب رزیڈنٹ کو بہی اِس امر کی اطلاع ہوئی چنانچہ اُنہون نے تاریخ ستائین مئی روز
یکشنبہ کو لفٹنٹ لمسڈن صاحب کو معہ چند ہمراہیون کے جبکہ مفسدین ایک مکان مین
بیٹہے رات کو مشورہ کر رہے تہے بہیجا چنانچہ لفٹنٹ موصوف نے اُس مکان کا محاصرہ اِس
ہوشیاری سے کیا کہ کوئی شخص بہاگ نہ سکا اور سب کے سب گرفتار ہوئے
گنگارام کہانسنگہ اور گلاب سنگہ اس سازش کے بانی مبانی تہے
واسطے دریافت حال اور ثبوت اِس سازش کے تاریخ نوین مئی روز سہ شنبہ کو ایک دربار
ہوا اور بعد ثبوت جرم کے تینون سرغنون کو حکم پہانسی کا ملا
تاریخ گیارہوین کو گنگارام اور کہان سنگہ کو قریب دہلی دروازہ کے پہانسی ملی
جبکہ گلاب سنگہ کو پہانسی لگنی کی نوبت پہنچی اور وہ مقتل مین آیا اور بلکہ پہانسی کی رسی اُسکے
گردن کے قریب پہنچی اُسنے کہا کہ مین بالکل حال اِس سازش کا بیان کرونگا چنانچہ اُسکو
پہانسی نہ لگی اور اُسنے حال اِس سازش کا ظاہر کیا اور اُن سپاہیونکو جنہون نے کہ اُسکا ساتھہ

دنیکا اقرار کیا تھا بتا دیا

چند سپاہی جو کہ اس سازش میں شریک تھے قبل شناخت کرنے کلاب سنگھ کے بھاگ گئے اور چند گرفتار ہوئے

چونکہ دو ہی مہینے اور بیس دن فصل رسانوین رجمنٹ سواروں ہندوستانی اور ایک شخص پلٹن ہندوستانی کے کمانڈر لفٹنٹ لسلڈن کے تھی اول اس سازش کو ظاہر کیا تھا اسلئے سر فریڈرک کری صاحب رزیڈنٹ لاہور نے بجلد دہی حسن کارگذاری اور نمک حلالی کے تاریخ بارہوین اور جمعہ کو وقت صبح کے کل فوج کو جمع کرکے سب کے روبرو انکو انعام تقسیم کیا۔ انکو انعام مین ایک عمدہ تلوار اور ایک نفیس اور بیش قیمتی جوڑی پستول کی اور ایک دوشالہ اور دو ہزار ایک سو روپیہ نقد ملی اور رزیڈنٹ صاحب نے روبرو جمیع فوج کے انکی نمک حلالی اور وفاداری اور نیک نیتی کی تعریف کی

بعد ازین عند التحقیقات دریافت ہوا کہ مہارانی صاحبہ یعنی والدہ مہاراجہ صاحب کی اجازت سے جو کہ شیخوپورہ مین نظر بند تھین معرفت انکے منشی گنگارام کے فوج مین روپیہ تقسیم ہوا تھا اور وہ خود اس سازش مین شریک تھین اسلئے یہہ تجویز ہوئی کہ مہارانی موصوفہ بنارس کو بھیجی جاوین تاکہ اینده کو وہ کسی طرح کی سازش برخلاف سلطنت انگریزی کے نکرین۔ واسطے انجام اس کام کے لسلڈن صاحب اور ہاجسن صاحب رانیصاحبہ کے پاس گئے اور انسے کہا کہ آپ تشریف لیچلئے۔ صاحبان موصوفین کے ہمراہ کچھہ فوج بھی گئی تھی تاکہ اگر رانیصاحبہ چلنے سے انکار کرین یا انکے رفیق انکو آنے نہ دین تو وہ بزور شمشیر

انکو اپنے ساتھہ لے آوین - رانی صاحبہ لاچار ہوکر انکے ساتھہ ہولین اور وہ بخیریت تمام
تاریخ ستروین مئی کو فیروزپور مین داخل ہوئین یہانسے وہ لدھیانہ میرٹھہ ہوتی ہوئین بنارس مین
اگست کو داخل ہوئین اور انکو تحریر خط و کتابت سے سکنای پنجاب سے مانعت ہوئی

جبکہ ملک کی یہہ صورت تہی ایک شخص مسمی مہاراج سنگھہ گرد و نواح سیالکوٹ مین لوٹ کسوٹ
کرنے لگا اور اپنے ساتھہ اسنے بہت سے ہمراہی بہی جمع کرلئی چنانچہ اشتہار انعام پانچہزار
روپیہ کا واسطے اسکے گرفتاری کے مشتہر کردیا گیا اور نیز کچھہ فوج واسطے اسکے تنبیہ کے
متعین کی گئی

اوپر لکہا گیا ہی کہ احکام بنام نواب بہاولپور واسطے بہیجنے کمک کے ملتان کو جاری ہوی تہے
چنانچہ فوج نوابصاحب نے تاریخ تیسوین مئی کو معہ چھہ ہزار سوار و پیادہ کے بسرکردگی
فتح محمد غوری کے دریاکو بکری گہاٹ سے عبور کیا اور یکم ماہ جون کو کچھہ اور فوج زیر حکم میر محمد خان
کے دریاکو اتر کر سرحد صوبہ ملتان مین داخل ہوی اور قریب شجاع آباد کے خیمہ زن ہوی فوج
دیوانجی بہی مقام کنیرا پر کہ شجاع آباد سے کچھہ بہی دور نہین ہی اراستہ ہوکر مقیم ہوی
تاریخ ستروین جون کو ایڈورڈ صاحب بہی معہ تین ہزار افغانون کے فوج بہاولپور سے شریک
ہوے - تاریخ اٹہارہوین کو بوقت صبح کچھہ فوج زیر حکم جنرل کورٹ لنڈ صاحب کی جو کہ سابق
ملتان کے قرب و جوار مین قریب ڈیرہ اسمعیل خان کے مصروف و مشغول تہی فوج ایڈورڈ صاحب
اور نواب بہاولپور سے آملی اور کل فوج واسطے مقابلہ دشمن کے جو کہ ہنوز فوج انگریزی سے
بفاصلہ قلیل لڑائی کے منتظر تہی متحرک ہوئی

نو گھنٹہ تک متواتر لڑائی رہی اور دونوطرف کی فوج کمال دلاوری اور جوانمردی سے لڑی
لیکن آخرش کو فوج مولراج شکست کھا کر اور نقصان عظیم اٹھا کر سوائے اور اسباب کے توپ
کی ضرب توپ چھوڑ کر بھاگ گئی

ہر چند کہ سپاہیان انگریزی نے فتح حاصل کی لیکن حقیقت یہہ ہی کہ فوج دیوانجی کمال دلاوری
سے لڑی اور گولہ انداز جب تک زندہ رہے برابر توپین سر کرتے رہے یہان تک کہ توپین
چھوڑ کر نہ بھاگے اور وہان ہی قتل ہوئے

اس لڑائی مین فوج دیوانجی کی قریب اٹھہ ہزار کے اور فوج نواب بہاولپور کی قریب گیارہ
ہزار کے تھی اس لڑائی مین کئی دفعہ طرفین سے نوبت دست بشمشیر پہنچی

انہین ایام مین ایک اشتہار لاہور سے جاری ہوا اور بالکل ملک پنجاب اور بہاولپور مین مشتہر
کر دیا گیا چنانچہ نقل اسکی واسطے مطالعہ ناظرین کے درج ہوتی ہے

اشتہار

درینولا آن برگشتہ بختگون اختر مولراج سر اسیمہ سر باسر کالاتفاوت کلی خشیار کردہ
بلوای عظیم برداشتہ است پس سیاست این فتنہ انگیز نیز لازم افتاد لہذا ہر کس کہ در مدد و
سعادت و خدمت او باشد باید کہ بزود از و جدا شود والا جان و مال او بتاراج خواہد رفت
واز نواح لاہور ہر کہ در نوکری مولراج باشد بہ تعجیل ہر چہ تمام تر از مراجعت بوطن خود نمودہ
در کار خویش بہ آسایش مشغول شود وگرنہ لشکر انگریزی دمار از روزگار ایشان خواہد برآورد
وجمیع شریکان و مددگاران او را سزای سخت خواہد رسانید

بعد شکست ہونے فوج مولراج کے فوج انگریزی ملتان کیطرف متحرک ہوئی اور اُسکے قریب
پہنچکر قریب دیہہ سادھو رام کے خیمہ انداز ہوئی

تاریخ یکم جولای ۱۸۴۸ع کو فوج دیوان موصوف کی افواج نواب بہاولپور و انگریزون
اور فوج سکھہ زیر حکم شیخ امام الدین پر جو کہ تعداد مین قریب اٹھارہ ہزار کے ہوگی حملہ آور ہوئی
فوج انگریزی معہ فوج رفقا کے دیہہ مذکور سے بہ ارادہ مقابلہ برآمد ہوئی اور ایک سخت لڑای
واقع ہوئی۔ چھہ گھنٹہ تک خوب لڑای رہی اور ہر ایک سپاہی مثل شیر دلیرانہ لڑا اور
آخرش کو فوج دیوانجی کی شکست کھاکر بھاگ گئی

دیوانجی بذات خود اس لڑای مین شریک تھے اور بعد بہت سی لڑای کے وہ ملتان کو
بھاگ گئے

اس لڑای سے اسقدر رعب ہراسیان دیوانجی پر طاری ہوا کہ بہت سے سپاہی سکھی
نوکری چھوڑکر بھاگ گئی اور سیدہی میدان جنگ سے اپنی اپنی گھرون کو چلے گئی

اسطرح پر فوج سرکاری قریب ملتان کے پہنچی اور فوج سکھہ زیر حکم شیر سنگھ کی کہ جسکے
روانگی کا حال لاہور سے سابق لکھا گیا ہی یہان کپتان ایڈورڈ صاحب سے ملاقی ہوئے
اور مقام سورج کند خیمہ زن ہوئی

تاریخ ستر دین کو فوج دیوان مولراج فوج زیر حکم جنرل وش صاحب پر جو کہ واسطی مدد فوج
متعینہ جنگ ملتان کے بھیجی گئی تھی بوقت شب حملہ آور ہوئی اور ایک گھنٹہ تک میدان
جنگ گرم رہا لیکن اخر کو فوج دیوانجی کی بھاگ گئی

اگر اسوقت انواب قلعہ شکن لشکر انگریزی مین موجود ہوتین تو فوراً قلعہ و شہر پر حملہ کیا جاتا اور یقین نہا کر وہ جلد فتح ہو جاتا لیکن چونکہ توپون کے آنے مین دیر تہی اس سبب سے فوج سرکاری قلعہ کا محاصرہ کئی ہفتے پڑی رہی

تاریخ یکم ستمبر روز جمعہ کو بوقت نو بجے سات بجے صبح کے فوج مولراج واسطے مقابلہ فوج انگریزی کے جو مقام ماری استہل مین تقسیم تہی قلعہ سے باہر آئی اور ایک خفیف لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ ملتانی موافق اپنی عادت کے شکست کہا کر بہاگ گئے

واضح ہو کہ قبل اس لڑائی سے فوج سکہہ متعینہ ملک ہزارہ نے سرکشی کی تہی اور بانی اس بات کا چتر سنگہ اٹاری والہ باپ راجہ شیر سنگہ کا تہا چنانچہ وہ تاریخ ۲۶ اگست کو کپتان ایبٹ صاحب پر جو کہ اس نواح مین تہے معہ پندرہ سو سواریون کے حملہ اور ہوا لیکن چونکہ صاحب موصوف کے ہمراہ توپین موجود نہین اس باعث سے وہ بلا مقابلہ کے حسن ابدال کو لوٹ آئی

جبکہ خبر اس بلوہ کی فوج سرکاری کو جو کہ ملتان مین تہی پہنچی جنرل وش صاحب نے بخوف اس بات کی کہ شاید شیر سنگہ بہی منحرف نہ ہو جاوی اوفوج سرکاری مین آثار سرکشی کے ظاہر کری اسکو چھتیس ۳۶ میل پیچہے ہٹ جانیکا حکم دیا

واضح ہو کہ تاریخ چوتہی ستمبر کو محاصرہ کی توپین معہ تین سو اسی ۳۸۰ چہکڑون اور تین ہزار پانسو شتر ون محمولہ سامان حرب و ضرب کے کمپو ملتان مین داخل ہوئین اور اس روز ایک اشتہار اس مضمون کا ملتان مین معرفت اخبار نویسون کے منظر خاص و عام پر چسپان کیا گیا کہ کل

یعنی تاریخ پانچوین ستمبر کو بعد سر ہونے سلامی کے چوبیس گھنٹہ کی مہلت سکنار شہر
اور فوج کو دیجاویگی کہ جو شخص اپنی جان بچانا چاہے وہ شہر یا قلعہ کو چھوڑ کر چلا جاوے
اُسے کسیطرح کی مزاحمت نکی جاویگی لیکن جو لوگ ملتان مین رہینگے اُنکو مصایب و شدائد
محاصرہ کا متحمل ہونا پڑے گا چنانچہ اِس امر کی اطلاع دیوانجی کے پاس بھی پہنچی

تاریخ پانچوین کو سلامی سر ہوئی اور طیاربان والے حملہ آوری شہر کے عمل مین آئین
اور تاریخ چھٹی کو بوقت سہ پہر زنجیری گولہ کمپ سرکاری سے شہر ملتان کیطرف
چھوڑی گئے اور اِس باعث سے اکثر آدمی بہت ہراسان ہوئے اور بہتیری شہر چھوڑ کر
بھاگ گئے

تاریخ ساتوین ستمبر کو فوج سرکار انگریزی نے فوج دیوان مولراج پر جو کہ قریب ایک
کانون کے خیمہ زن تھی حملہ کیا اور اُسکو وہان سے مار کر ہٹا دیا اور اُس گانون پر خود
قابض ہو گئے

فوج مولراج ایک باغچہ مین جاکر خیمہ زن ہوئی اور وہان سے دن بھر گولہ اندازی کرتی رہی
— رات کو بھی فوج غنیم نے گولہ اندازی جاری رکھی اور اِس سے فوج انگریزی کو بہت
تکلیف پہنچی اور اخر الامر وہ اِس باغچہ پر حملہ آور ہوئی — ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک سخت
لڑائی واقع ہوئی اور بہت سی جانین معرض تلف مین آئین

عہدہ داران تجربہ کار جو کہ جنگ ہای سابق پنجاب مین شریک تھے اور نیز اِس لڑائی
مین بھی موجود تھے یہہ لکھتے ہین کہ سکھہ اِس جوانمردی سے کبھی نہین لڑے اور نہ کبھی

انکی توپین اس تیزی سے چلین

کئی عہدہ دار انگریزی اس لڑائی مین کام آئی اور کئی ایک مجروح بھی ہوئے

چونکہ اسوقت حال دیوان مولراج کا بہت تنگ تہا اور یقین تہا کہ جلد قلعہ فتح ہوجاتا لیکن دفعتاً شیر سنگہ معہ اپنی تمام فوج اور توپخانہ کے مولراج سے جاملا چنانچہ اس باعث سے محاصرہ قلعہ کا ملتوی رہا بلکہ فوج سرکاری کو جو کہ ملتان پہنچ گئی تہی اپنی مقام سے پیچھے ہٹ آنا پڑا

جبکہ خبر ملجانے شیر سنگہ کی مولراج سے معلوم ہوئی فوراً فوج جرار فیروز پور لہیانہ اور سندہ اور بمبئی وغیرہ سے ملتان کو روانہ ہوئی

تاریخ پندرہوین ماہ مذکور تک راجہ شیر سنگہ اور دیوان مولراج مین کئی ملاقاتین شوالہ مین ہوئین اور طرفین سے تحفہ و تحایف دیگئی

تاریخ اوننیسوین ۱۹ کو شیر سنگہ معہ اپنی فوج اور کچہہ فوج مولراج کے بہ ارادہ لڑائی کے قریب کمپو فوج انگریزی کے آیا چنانچہ جب اسطرف سے توپین واسطے اسکے مقابلہ کے سر ہوئین وہ چپ چاپ چلا گیا

تاریخ تئیسوین ۲۳ ستمبر کو شیر سنگہ معہ اپنی اور منتخب فوج مولراج کے واسطے مقابلہ انگریزون کے فیض باغ مین آیا اور فوج سرکاری پر گولہ اندازی شروع کی اور چونکہ اسکے گولی کمپ انگریزی کو نگے اس باعث سے ملتانی اسکو لعنت ملامت کرنے لگے اور انکو یہہ گمان ہوا کہ یہہ شخص انگریزونکا شریک ہی اور ہماری یہان کی خبر لینے آیا ہی اور باجرہ مندرجہ

ذیل سے انکو دغابازی شیر سنگھ کا شک قوی ہوا اور وہ یہہ ہے کہ ایڈورڈ صاحب نے
ازراہ چالاکی واسطے استحکام شبہہ مولراج ملتانیون کے ایک خط مبارکباد کا بنام شیر سنگھ
ہمضمون کا کہ تم اپنے مطلب مین کامیاب ہوی لکھہ کر ہرکارہ کو دیا اور واسطے پہنچانے خط مذکور کے
پاس مولراج کے ہدایت کی چنانچہ ہرکارہ نے ایسا ہی کیا اور مولراج کو بملاحظہ اُس خط کے
کمال رنج ہوا اور اُسکو یقین واثق ہوگیا کہ شیر سنگھ فی الحقیقت دوستدار سرکار انگریزی کا
ہے اور صرف ہمسے دغا کرنے کے لئے ملتان مین آیا ہے چنانچہ اُسنے ایک مجلس سردارون کی
جمع کرکے حکم دیا کہ شیر سنگھ بعد ادای جرمانہ اپنی دغابازی کے جہان چاہے چلا جاوے
چنانچہ تاریخ نوین ماہ اکتوبر کو بعد بہت سی ردوبدل اور پس وپیش کے شیر سنگھ معہ اپنی
فوج کے ہزارہ کیطرف روانہ ہوا

راوی بیان کرتا ہے کہ مولراج کو شیر سنگھ کے چلے جانے سے بہت رنج ہوا کیونکہ اُسکے
بہت سے سپاہی نوکری چھوڑکر شیر سنگھ کے ساتھہ چلے گئے اور سابق سے اُسکو اپنی
فوج سے یہہ توقع نتھی ورنہ وہ شیر سنگھ کو ہرگز نجانے دیتا

جبکہ بالکل پنجاب مین غدر مچ رہا تھا سکھون نے واسطے ترغیب وتحریص اپنی ہم مذہبون کے
چند اشتہارات اِس مضمون کے مقام امرتسر مین اویزان کئے قولہٗ ہرکہ ومہ پر روشن
ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے رنجیت سنگھ اور خالصہ والون اور سکنہ پنجاب پر کس قدر ظلم کئے ہین
اول اُنہون نے مہارانی صاحبہ کو قید کرکر ہندوستان مین بھیجا جو کہ اُنکے عہد وپیمان کے برخلاف تھا
دوم سکھون کا کہ فرزندگرو خالصہ جی کے ہین انگریزون نے بہت ہی قافیہ تنگ کیا ہی کیونکہ وہ

برخلاف اُنکے مذہب کے کام کرتے ہین سبوم خالصہ والون کا بالکل اختیار اُنہون نے
کم کردیا ہی اسلئے حسب الحکم سری اکال پرشن جی اور سری واہ گروجی کے راجہ شیر سنگھ بہادر
اور تمام حکام اور کنور اور ایک بڑی فوج بنام راجہ دلیپ سنگھ کے واسطے بیخ کنی اُن ظالمون کے
مامور ہوئی ہین - اور نمک حلال دیوان مولراج بھی ان دغابازون اور ظالمون کے استیصال
کیواسطے تیار ہوا ہی اور بدل و جان اُنہین معاون ہی پس لازم ہے
کہ جملے نوابین سرکار خالصہ جی کی حتی المقدور فوج مولراج کی شریک ہون اور جہان
کہین ملین تمام انگریزون کو تہ تیغ کرین اور ڈاک بند کردین - بجلدی ایسی نمک حلالی اور وفاداری
کے یہہ لوگ مورد عنایت گروجی اور باعث خوشنودی خلایق پنجاب ہونگے اور جو کوئی اس اشتہار
پر عمل کرکر اپنی جان عزیز نثار کریگا وہ ثمرہ اپنی نمک حلالی کا دنیا و عقبی مین پاویگا اور جو کوئی خلاف
اسکے عمل کریگا وہ اصل سکھہ متصور نہ کیا جائیگا"

واضح ہو کہ جب پنجاب کی یہہ صورت تہی تاریخ بیسوین ۲۳ اکتوبر کو کچھہ سکھون نے پل پر جو کہ دریاے
راوی پر قریب شاہدرہ کے طیار ہوا تہا فوج دربار پر جو کہ اُسکے حفاظت کیواسطے متعین تہی
حملہ کیا اور دو چار آدمیونکو زخمی کرکر پندرہ بیس زنبورک چھین لے گئی اور دو ایک کشتیون
مین آگ لگادی

انہین ایام مین رام سنگھ نے گرد نواح نورپور مین مفسدہ برپا کیا اور جب کچھہ فوج انگریزی
اُسکے گرفتاری کیواسطے گئی وہ بہاگ گیا چنانچہ اخرش کو سرکار نے ایک اشتہار
انعام تعدادی ہزار روپیہ کا واسطے اُسکے گرفتاری کی جاری کیا - بعد ازین رام سنگھ نے

بہت سے ہرا ہی جمع کر کے ہوشیار پور مین لوٹ کھسوٹ مچائی اور کچھہ فوج انگریزی واسطے
اُسکے تلاش کے روانہ کی گئی

اب ہم پہر حال ملتان کا لکھتے ہین - چونکہ فوج مولراج کی ایسے موقع پر تہی کہ فوج سرکار
انگریزی کو اُسسے بہت تکلیف پہنچتی تہی اسلئے جنرل وشش صاحب نے بنظر مناسب اور دور اندیشی
کے کچھہ فوج معہ چھہ ضرب توپ کے واسطے نہ بڑہنے دینے فوج دیوانجی کے متعین کی چنانچہ
اس فوج نے مورچون دیوانجی پر گولہ اندازی کی اور اخر الامر تاریخ چھٹی نومبر سنہ ۴۸ء کو
صبح کیوقت اس فوج اور فوج حریف مین لڑائی ہوئی اور طرفین سے کچھہ آدمی مجروح و
مقتول ہوئے

بعد وقوع اس لڑائی کے یہہ تجویز ہوئی کہ فوج انگریزی اور طرف سے فوج غنیم پر حملہ اور
ہو چنانچہ اس مقصد سے فوج سابق جو کہ واسطے مقابلہ دشمن کے گئی تہی معہ کل اتوا پ کے
طلب کر لی گئی اور فوج زیر حکم کورٹ لنڈ صاحب اور ایڈورڈ صاحب معہ کچھہ اور فوج کے
بجای اُسکے بہیجی گئی چنانچہ وقت نو ساعت گیارہ بجے رات کی یہہ فوج اُسمقام پر پہنچی
اور کورٹ لنڈ صاحب کی رجمنٹ مین سے چھہ سو آدمی جنمین سے کہ اکثر پوربیہ تہی فوج مولراج
سے ملگئی

دوسری روز صبح کو وقت نو ساعت نو بجے دن کے فوج حریف فوج ایڈورڈ صاحب پر
حملہ اور ہوئی اور ایک سخت لڑائی ہوئی

اس لڑائی مین فوج انگریزی نے کمال دادمردانگی کی دی اور حریف کے مورچون

اور توپون پر قابض ہوگئی

کوئی عہدہ دار انگریزی اس لڑائی مین مارا نہ گیا اور حوصلہ دشمن کا اس لڑائی سے پست ہوگیا

واضح ہو کہ جسوقت ملتان مین یہہ معاملات ہو رہی تہے جس مل کاردار جہنگ کو کہ جو مولراج کیطرف سے اُس مقام مین تہا دہان کی بغاوت سرکش ہوکر قلعہ مین محاصرہ کرلیا اور شہر منگیانا پر کہ جہنگ سے بفاصلہ ایک کوس کے ہی دخل کرلیا تہا

جبکہ خبر اس سرکشی کی مولراج کو پہنچی اُسنے فوراً نراین سنگہ کو معہ دو ہزار سوار اور دو ضرب توپ کے واسطے مدد کاردار مذکور کے جہنگ کو روانہ کیا اور اسطرف سے ایڈورڈ صاحب نے بہی شیخ امام الدین کو کہ جو اسوقت ہمراہ اُنکے کمپ ملتان مین تہا معہ کچہہ فوج کے واسطے فتح جہنگ کے بہیجا چنانچہ اُسنے قلعہ مذکور کو آسانی سے فتح کیا اور بعد ازین اُنہون نے قلعہ جیونت کا جسمین کہ نراین سنگہ جو واسطے مدد کاردار کی گیا تہا محاصرہ کیا چنانچہ گولہ اندازی سے بعض مقامات قلعہ کے شکست ہوگئی اور محصورین نے اُسکی مرمت کرلی لیکن ایڈورڈ صاحب نے سرنگ کے قلعہ والون کا بڑا نقصان ہوا اور آخر کو تاریخ نوین فروری ۱۸۴۸ء کو نراین سنگہ نے اطاعت قبول کی اور اُسکے اٹہارہ سو ہمراہیون نے بہی ہتیار ڈالدئی - بعد ازین نراین سنگہ لاہور کو بہیجے گئے اور یہان تاریخ سترہوین فروری کو داخل اور پابزنجیر قید ہوئی

واضح ہو کہ بعد فتح ہونے قلعہ ملتان کے کچہہ فوج دہان سے بہی زیر حکم جنرل وش صاحب کے واسطے مدد شیخ امام الدین کے بہیجی گئی تہی

جبکہ خبر بلوہ ملتان اور فساد ہزارہ کی فوج سکھہ کو جو پشاور مین متعین تہی پہنچی انہون نے
واسطے تقلید اور پیروی اپنے ہم وطنون کے ارادہ کیا چنانچہ تاریخ
چوبیسوین اکتوبر ۱۸۴۸ء کو وہ سرکش ہوکر مکان رزیڈنٹی پر توپین سر کرنے لگی اور ایک گھنٹہ
بعد میجر لارنس صاحب اور لفٹنٹ بوی صاحب وغیرہ جو کہ وہان موجود تہے مناسب وقت
جانکر معہ پچاس افغانون کے بمنزل تمام شہر کو چہوڑکر بہاگ گئے اور تاریخ پچیسوین کو
قلعہ کو بہات مین داخل ہوئی لیکن آخرش کو سلطان محمد خان بہائی دوست محمد خان والی
کابل نے جسکو رنجیت سنگہ نے صوبہ دار پشاور مقرر کیا تہا انگریزون کو سکہون کے حوالہ کیا
جبکہ معاملات کی یہہ صورت تہی سکہون نے تمام ملک پنجاب مین غدر مچا دیا اور اکثرین
قلعجات پر قبضہ کرلیا تہا لیکن اخر الامر سب قلعہ قبضہ فوج سرکاری مین آئی

حال سرکشی فوج پشاور اور ہزارہ کو چہوڑکر ہم حال ملتان کا پہر لکہتے ہین کہ بعد آنے
کمک کے بمبئی سندہ فیروز پور وغیرہ سے تاریخ ستائیسوین دسمبر کو فوج انگریزی دامنڈی
پر جو کہ مقابل خونی برج کے ہی حملہ اور ہوئی چنانچہ بعد ایک سخت لڑائی کے مقام مذکور
قبضہ فوج سرکاری مین آیا اور دشمن بہاگ گئے

اس لڑائی مین بیس عہدہ دار انگریزی اور چار سو آدمی مجروح و مقتول ہوئی

مقام مقبوضہ پر انگریزون نے مورچہ قایم کئے اور وہان سے گولہ اندازی کرنے لگے
اتفاقاً تاریخ اکتیسوین ماہ مذکور کو ایک گولہ توپ انگریزی کا میگزین مولراج مین جاگرا
چنانچہ اسکے صدمہ سے قلعہ کی جنوب کیطرف کی دیوار گر پڑی اور سوائے اسکی اور بہت سا نقصان ہوا

بعدازین فوج نے شہر پر براہ دہلی دروازہ حملہ کیا لیکن چونکہ فوج مولراج متعنہ اس دروازہ
نے فوج سرکاری کا سخت مقابلہ کیا اس باعث سے فوج سرکاری دوسری دروازہ سے
تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۴۹ع کو شہر مین داخل ہوئی اور فوج مولراج کی شہر کو چھوڑ کر قلعہ
اور سردار پور کو بھاگ گئی اور غنیم کی چودہ ضرب توپ اور بہت سا اسباب قیمتی
بیش لاکھ روپیہ سے زیادہ قبضہ فوج منصورہ مین آیا
رات کو دشمن نے ایک سرنگ لگائی اور اُسسے فوج بمبئی کا قدری نقصان ہوا
اس لڑائی کے بعد دونوطرف سے اکثر گولہ اندازیان ہوتی رہین اور اُنکے صدمہ سے
بعض جگہہ سے دیوار قلعہ مین نقصان بھی پہنچا لیکن جبکہ انگریزون نے واسطے اڑانے
قلعہ کے سرنگ لگانا شروع کی اور نیز فوج دیوانجی کی ہراسان ہونے لگی تب لاچار ہوکر
مولراج نے بجز اطاعت کے اور کچھہ چارہ نہ دیکھکر تاریخ اکیسوین کو ایک اپنا وکیل کمپو سرکار
انگریزی مین بھیجا چنانچہ اُسنے آکر ظاہر کیا کہ کل دیوانجی بھی آکر اپنے تئین حوالہ سرکار کے کرینگے
روز دوم یعنی تاریخ بائیسوین جنوری سنہ ۱۸۴۹ع کو بوقت نواحت دس بجے دن کے قریب چار ہزار
سپاہی کے قلعہ سے برامد ہوئی اور اُنہون نے اپنی سلاح کمپ سرکاری مین رکھدی
بعدازین دیوانجی بھی ایک گھوڑے پر سوار ہوکر کمپو انگریزی مین آئی اور قلعہ پر فوراً داخل ہوگئی
اسطرح پر قلعہ ملتان بعد بہت سی کشت وخون کے انگریزون کے قبضہ مین آیا
بعد فتح قلعہ ملتان کے دیوانجی وزیر آباد کو بھیجے گئی اور وہان سے لاہور کو روانہ ہوئے
جہانکہ وہ انیسوین ۱۹ فروری کو قلعہ مین مقید ہوئے

دیوانجی کا خاندان قلعہ مین ایک محفوظ جگہہ پر رکہا گیا اور اُنپر پہرہ تعینات ہوا

بعد ختم ہونے جنگ ملتان کے بہت سی فوج انگریزی قلعہ ملتان سے کمپو گف صاحب کمنڈر انچیف بہادر مین واسطے مقابلہ شیر سنگہ کے روانہ ہوئی اور صرف تہوڑی سی فوج واسطے خبر گیری شہر و قلعہ کے ملتان مین رہی اور اسی فوج مین سے تہوڑی سی فوج زیر حکم جنرل وشس صاحب کے واسطے امداد شیخ امام الدین کے بہی روانہ ہوئی تہی

اب حال شیر سنگہ کا وقت اُسکے جانے سے ملتان سے لکہتے ہین

واضح ہو کہ جبکہ شیر سنگہ ملتان سے چلا گیا وہ گردادری فوج مین مصروف و مشغول ہوا چنانچہ بعد اجتماع فوج کے وہ رام نگر مین جو کہ دریای چناب پر واقع ہے معہ اپنی فوج کے آکر خیمہ زن ہوا

تاریخ بائیسوین نومبر کو وقت نو بجہ ڈیرہ بجے رات کے ایک لڑائی فوج انگریزی سی جو اُسکے روکنی کیواسطے گئی تہی واقع ہوئی اور تہوڑی دیر تک قایم رہی چنانچہ اس لڑائی مین جنرل کیورٹن صاحب اور چند اور عہدہ دار انگریزی مجروح و مقتول ہوئی اور ایک توپ بہی رگیستان مین رہگئی اس لڑائی مین بسبب نہ موجود ہونے بڑی توپون کے فوج سرکاری کا بہ نسبت فوج حریف کے زیادہ نقصان ہوا اور یہہ برخلاف توقع کے ظہور مین آیا

ابتک چتر سنگہ گرد و نواح پشاور مین پہرتا تہا اور ہنوز اپنے لڑکے شیر سنگہ سے ملاقی نہین ہوا تہا

چتر سنگہ نے دوست محمد خان کو جو کہ اُسکے مدد کیواسطے معہ اپنے تین لڑکون اور اٹہہ ہزار

ادیسون کے کابل سی آیا تہا پشاور حوالہ کر دیا اور خان موصوف نے باتفاق چتر سنگہ کے
قلعہ اٹک پر قبضہ کر لیا اور لفٹنٹ ہربرٹ صاحب اور بوی صاحب کو جو کہ اُس قلعہ مین تہے
وقت عبور کرنے دریا کے قید کر لیا

پٹہان لوگ جو کہ اِس قلعہ مین ہمراہ صاحبان موصوف کے تہے دوست محمد خان سے ملگئے
اور اِس باعث سے یہہ قلعہ باسانی اُسکے قبضہ مین آگیا

تاریخ تیری دسمبر کو ایک اور لڑائی مقام سعداللہ پور مین شیر سنگہ اور انگریزون سے واقع ہوئی
اور اِس لڑائی مین میدان جنگ انگریزون کے ہاتہہ رہا اور شیر سنگہ معہ اپنی فوج کے
مونگ کو جو کہ دریای جہلم کے اِس پار ہے چلا گیا

بعد ازین تاریخ بارہوین جنوری ۱۸۴۹ع کو فوج سرکاری نے زیر حکم جناب کمنڈر انچیف
صاحب بہادر کے (کہ جو واسطے انتظام لڑائی کے بذات خود ہندوستان سے آئی تہی)
کیمپ لسوری سے ڈنگی کو کوچ کیا اور تاریخ تیرہوین کو طرف مونگ کے روانہ ہوئی
بعد دوپہر کے کمنڈر انچیف صاحب بہادر نے بدون خیال کرنے اِس بات کی کہ فوج حریف
کدہر سے اور کسطریق پر حملہ کرنا چاہئی یکایک حملہ کرنے کا حکم دیا چنانچہ فوج انگریزی بمقابلہ
سکہون کے روانہ ہوئی

سکہون نے یہہ دیکہکر دہانہ توپون کے کہول دئی اور اِس باعث سی فوج انگریزی آگی کو
نہ بڑہ سکی بلکہ بڑی بے انتظامی سے پیچہی کو ہٹ کر اپنی توپخانہ اسپی پر آگری فوج حریف
بہی پاشنہ کوب اُنکے پیچہے چلی آئی اور بعد قتل کرنے بہت سے گولہ اندازون کے

چھہ توپین سرکاری لیگئی مگران چھہ توپون مین فوج سرکاری دو توپین چھین لائی
ہرچند کہ اس لڑائی مین فوج سرکاری کو فتح حاصل ہوئی الا اسمین اسکا بہت سا نقصان ہوا
اس لڑائی مین چوبیس افسر انگریزی مقتول اور ترسیٹھہ افسر مجروح اور چھہ سو ترپن ۶۵۳ افسر
ہندوستانی اور سپاہی گورہ اور ہندوستانی مقتول اور قریب پندرہ سپاہیون کے مجروح
ہوئی یعنی کل نقصان قریب چوبیس سو ۲۴ آدمیون کے ہوا اور بحساب اوسط فوج کے کہ جو اس
لڑائی مین موجود تہی فیصد چودہ آدمی مجروح و مقتول ہوئی اور فوج مخالف مین اسسے زیادہ
نقصان ہوا

باوجود گولہ اندازی شدید سکہون اور چلنے گولیون اور چھرون کے فوج انگریزی نے سکہون
کو ہٹا دیا اور انکی چھتیس ۳۶ توپین بیکار کردین اور ان توپون مین سے بارہ ضرب توپ
کمپو انگریزی مین آئین

یہہ لڑائی بنام جنگ چلیانوالے کے مشہور ہے

بعد اس لڑائی کے فوج سکہہ رسول پور کو چلی گئی چودہوین جنوری کو چھتر سنگہ راولپنڈی
سے روانہ ہوکر تاریخ چوبیسوین ۲۴ جنوری کو اس مقام پر شیر سنگہ سے آن ملا

تاریخ ستائیسوین ۲۷ جنوری کو لفٹنٹ بوئی صاحب کہ جو قید چھتر سنگہ مین تہے بعد حصول اجازت
چوبیس گہنٹہ کی ۲۴ واسطے ملاقات کی کمپو کمنڈر انچیف صاحب مین آئی اور تاریخ اٹہاسوین ۲۸ کو
لشکر سکہون کو واپس گئے

تاریخ اٹہوین فروری کو ایک اشتہار پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ بہادر سے جاری ہوا کہ نقل

اُسکی کیجاتی ہے

اشتہار

پیشگاہ سر ہنری لارنس صاحب بہادر رزیڈنٹ لاہور سے حسب الحکم
جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل بہادر دام شوکتہ کی اسلے اطلاع تمام سرکشون اور ہمراہیون
لشکر سکھان بغاوت نشان کے اشتہار دیا جاتا ہی کہ سب ہمراہیان لشکر سکھون کو سوائے
سلطان محمد خان کے اختیار ہی کہ چلے آوین جو لوگ بلا تامل چلے آوینگے وہ محفوظ رہینگے
بجرم سرکشی کے اُن سی کچھہ مزاحمت نہین کیجاویگی اور سپاہ مین سے جو کوئی کہ ہتیار رکھہ دین
اُنکو نے ایزا اور بلا اندیشہ نقصان کے گہر جانیکی اجازت دیجاویگی اور جاگیردارون کو اُنکی جاگیرون
سے خارج نہین کیا جاویگا اور حاجت روائی اُنکی کیجاویگی مگر معلوم رہی کہ وے لوگ مستحق
اِس رحم کے اُس حالت مین ہونگے کہ جو بلا تامل چلے آوین گے

تاریخ بارہوین فروری کو سکھون نے باوجود مورچہ بندی مضبوط کے رسول پور کو چھوڑ دیا
اور تاریخ چودہوین کو گجرات پر حملہ اور ہوئی اور افغان جو زیر حکم نکلسن صاحب کے اُسمقام پر
متعین تہی شیر سنگہ سے ملگئے

آخر لڑائی درمیان سکھون اور انگریزون کے تاریخ اکیسوین فروری کو مقام گجرات مین
واقع ہوئی اور اسمین سکھہ ہراسان ہوکر بہاگ نکلے

وہ اِس بے ترتیبی سے میدان جنگ سے بہاگے کہ اُنکے بہت سے آدمی اس لڑائی
مین کام آئے اور سوای ڈیرہ خیمہ و اسباب لشکر وغیرہ کے اُنکی بہت سی توپین انگریزون

کے ہاتھہ لگین

اس لڑائی مین محمد اکرم خان لڑکا دوست محمد خان والی کابل کا جسکے ساتھہ ڈیرہ ہزار افغان نے مارا گیا اور سردار چھتر سنگھہ بھی زخمی ہوا

اس لڑائی مین انگریزون کی دو سو ساٹھہ آدمی مجروح ومقتول ہوئی اور سکھون کے تین ہزار آدمیون سے زیادہ مارے گئے

بعدہ فوج انگریزی نے زیر حکم کپتان گلبرٹ صاحب کے فوج دشمن کا سخت تعاقب کیا اور اس ہی دشمن کا اور بہت سا نقصان ہوا

تاریخ یکم مارچ کو فوج سرکاری نے جہلم کو عبور کیا اور مقام رہتاس مین پہنچی جہانکہ اسکو یہہ دریافت ہوا کہ سکھہ معہ پانچ ضرب توپ کی راول پنڈی کو چلے گئی

یہان سے گلبرٹ صاحب نے بھی معہ اپنی فوج کے راول پنڈی کو کوچ کیا اور اکثر سرداران سکھہ نے اسمقام مین اپنی تین معہ اکیس ضرب توپ کے حوالہ سرکار انگریزی کے کیا اور قیدیان انگریزی کو بھی رہا کیا

تاریخ چودہ مارچ کو سردار چھتر سنگھہ اور راجہ شیر سنگھہ نے سوای مہاراج سنگھہ کے جسکا حال سابق لکھا گیا ہی اور جو شیر سنگھہ سے آکر ملگیا تہا اپنی تلوارین گلبرٹ صاحب بہادر کے حوالہ کین اور مہاراج سنگھہ معلوم کہ ہر کو چلا گیا اور اکتالیس ضرب توپ بھی انکی لشکر کارگزار مین آئین چنانچہ وقت پہنچنے اس خبر کے فیروزپور مین ایک اشتہار پیشگاہ گورنر جنرل بہادر سے

تاریخ تیسرے مارچ کو جاری ہوا کہ نقل اسکی کیجاتی ہے

اشتہار

نواب معلی القاب جناب گورنر جنرل بہادر مقام فیروز پور سے واسطے اطلاع خاص و عام کے
بحوالہ چٹھی جناب کمنڈر انچیف صاحب مورخہ سولھوین ماہ حال مقام کمپ کلالہ و چٹھی
سر والٹر گلبرٹ صاحب محررہ چودھوین ماہ رواں مقام راول پنڈی کی مشتہر فرماتے
ہین کہ چودھوین ماہ حال کو سردار چہتر سنگھ اور راجہ شیر سنگھ اور دیگر سرداران سکھہ
نے اپنی تلوارین میجر جنرل سر والٹر گلبرٹ صاحب بہادر کے حوالہ کین - اکتالیس
ضرب توپ بھی اُسوقت حوالہ کی گئین اور مابقی فوج سکھہ نے کہ قریب سولہ ہزار کے تھی
اپنی ہتیار انگریزی فوج کے حضور مین ڈالدی - نواب گورنر جنرل بہادر جناب کمنڈر انچیف
اور میجر جنرل گلبرٹ صاحب بہادر اور تمام فوج کو مبارکبادی دی گجرات کی لڑائی کے انجام
کے واسطے اور جو معاملے کہ بعد اسکے حسب ارشاد جناب کمنڈر انچیف صاحب کی عمل مین
دیتی ہین - مگر گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ لڑائی ابھی تمام نہین ہوئی ہے اور نہ ختم ہوگی
جب تک دوست محمد خان اور فوج افغان صوبہ پشاور سے خارج نہ کیجاوے یا وہین تباہ کر دیجاوے
— فوج سرکاری اٹک کی طرف روانہ ہوئی ہے اور یقین کہ فضل خدا سے
جلد کامیابی حاصل ہو فقط

اُن سکھونکو جنہون نے کہ اپنی ہتیار دئی تہے ایک ایک روپیہ واسطے زادراہ کے دیا گیا
اور اُنہون نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی - بعد وقوع اس معاملہ کے میجر گلبرٹ
صاحب کو حکم واسطے تعاقب دوست محمد خان کے جو بعد لڑائی گجرات کے

معہ اپنے ہمراہیون کے پشاور کو چلا گیا تہا حکم ہوا چنانچہ صاحب موصوف نے تاریخ
سترہین مارچ کو بوقت قریب دوپہر کے قلعہ اٹک پر قبضہ کرلیا اور درانی جو اسمقام
مین چہ ہزار سے زیادہ تہے بہاگ گئے اور دو توپین انکی قبضہ فوج سرکاری مین آئین
بعد اسکے ان صاحب نے دریا کو واسطے جانے پشاور کے عبور کیا چنانچہ وہ تاریخ بیسوین کو
نوشہر مین پہنچے

واضح ہو کہ جسدن گلبرٹ صاحب اٹک مین پہنچے تہے اُسی روز دوست محمد خان پشاور مین
داخل ہوا تہا اور جسکہ اُسکو خبر عبور فوج سرکاری کی دریا کو پہنچی وہ معہ اپنے بہائی سلطان محمد خان
اور اپنے ہمراہیونکے بڑی نامردی سے کابل کو بہاگ گیا

تاریخ اکیسوین کو فوج سرکاری پشاور مین پہنچی اور قلعہ اور چہاونی پر جسکو کہ پٹہانون نے
وقت اپنے جانے کے جلا دیا تہا بلا مقابلہ اور کشت خون کے قابض ہوئی اور سکہ
وہان کے داخل ہونے فوج ہی اسقدر خوش ہوئی کہ انہون نے گورون کے سر پر پہول نچہاور
بعد اسکے گلبرٹ صاحب لاہور کو واپس آئے

حال گرفتاری رام سنگہ

حال فساد انگیزی رام سنگہ کا نواح نور پور وغیرہ مین درج ہو چکا ہے اب یہہ بات
قابل اندراج اس کتاب کے ہی کہ اُسکو مہاراجہ گلاب سنگہ کے نوکرون نے گرفتار کیا اور وہ
لاہور کو بہیجا گیا

حال شامل ہونے پنجاب کا ممالک محروسہ مین

بعد اسکے جناب ایلیٹ صاحب سکرٹر گورنر جنرل بہادر واسطے سُنانے احکام گورنر جنرل بہادر کے لاہور مین تشریف لیگئے اور دربار مین جلوس کیا اور اُنکے دست چپ کیطرف مہاراجہ دلیپ سنگہ رونق افروز تھے چنانچہ اول تمام عہدنامہ جو عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ مین ہوا تھا پڑھا گیا اور بعدہ باعث اِن لڑائیونکے جو بعد وفات مہاراجہ مرحوم کے سکھون اور سرکار انگریزی مین ہوئی تھی بیان کی گئی اور بعد اسکے حکم جناب گورنر جنرل بہادر کا واسطے شامل کرنے پنجاب کی ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین اور تقرر چار لاکھ روپیہ سالانہ پنشن کا واسطے مہاراجہ دلیپ سنگہ کے اور بھیجا جانا اُنکا ہندوستان کو اور معافی قصورات کی جو آج تک ہوئی تھی سُنایا گیا اور تمام جواہرات اور توشہ خانہ لاہور کا ضبط کیا گیا اور ہیرا کوہ نور کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بطور نذر کے ملکہ معظمہ کیوین وکٹوریہ فرمان فرمای انگلستان کو دیا

ہر چند مہاراجہ دلیپ سنگہ نے ظاہرا استغنائی سے کاغذ ترک ریاست پر دستخط کیے الا اُسکو اور تمام سرداران حاضرین جلسہ کو کمال رنج ہوا۔

ڈاکٹر لوگن صاحب واسطے تعلیم مہاراجہ دلیپ سنگہ کے بمشاہرہ بارہ سو روپیہ ماہواری کے مقرر ہوئی اور بالکل خبر گیری مہاراجہ موصوف اور انتظام خرچ وغیرہ کا تعلق اُنکے ہوا

حال فساد انگریزی چھتر سنگہ وغیرہ اور مقید ہونا اُنکا

واضح ہو کہ بعد لڑائی گجرات کے چھتر سنگہ اور شیر سنگہ کو شتر ہزار روپیہ سالانہ پنشن مقرر ہو کر حکم ہوا تھا کہ اپنے مسکن قدیم مین جا کر بود باش کرین اور تین میل سے باہر نجاوین

اور کسی رئیس پنجاب سے خط و کتابت جاری نہ رکھین اور اگر اس دستور العمل کے برخلاف کرینگے تو قید کیجاوینگے چنانچہ اس پر انہون نے دستخط کر کر اپنی اپنی سکنون کی راہ لی۔ لیکن یہہ لوگ کب باز آتے تھے چنانچہ انہون نے ایک خط مہاراجہ گلاب سنگھ کو لکھا کہ آپ میلہ مین جو کشمیر مین ہوتا ہی تشریف لاوین اور ہم بہی وہان پہنچکر درباب ملک پنجاب کے کچھہ صلاح و مشورہ کرینگے اور اگر تم ہمکو مدد دوگے تو ہم ایک دفعہ پہر قسمت آزمائی کرینگے چنانچہ والی جمو نے وہ خط بجنسہ پاس رزیڈنٹ لاہور کے بہیجدیا۔ انہون نے ایک خط دوست محمد خان والی کابل کو بہی لکہہ بہیجا کہ تم انگریزون سے لڑائی شروع کرو اور جب فوج انگریزی کابل کو جاویگی تو ہم ملک پنجاب مین فساد کرینگے اور اسپر قبضہ کر لینگے اور نیز انہون نے ارادہ و اسطے جمع کرنے سکہون اور فساد انگیزی کے کیا

۳۱

جبکہ خط مرسلہ گلاب سنگہ پاس صاحب رزیڈنٹ بہادر کے پہنچا انہون نے فوراً تاریخ اکتیسوین ستمبر ۱۸۴۹ع کو معہ کچھہ فوج کے اٹاری کو جو لاہور سے دس کوس کے فاصلہ پر ہی اور مولد و وطن راجہ شیر سنگہ و چتر سنگہ کا تہا کوچ کیا اور دوسری روز چتر سنگہ اور اسکے پسران شیر سنگہ و گلاب سنگہ و عطر سنگہ و تیج سنگہ اور ہیرا سنگہ برادر زادہ اسکے کو معہ رتن سنگہ اسکے رشتہ دار کے گرفتار کر لاہور مین لے آئی اور انکو مقید کیا۔ انکے بالکل مکانات مسمار کر دیگئے اور کچھہ فوج واسطے گرفتاری سردار لال سنگہ مرار یا اور اسکے بہائی سردار مہتاب سنگہ مرار یا جو باغی مفسدہ پشاور کا تہا اور شام سنگہ مجیتہہ اور

سردار صورت سنگھ مجیٹھہ کے ایک گانون کو جو قریب امرت سر کے واقع تہا بھیجی گئی
چنانچہ یہہ لوگ بہی گرفتار ہوکر لاہور مین آئی اور ایک گروہ سیالکوٹ کو واسطے
گرفتاری دیوان حاکم رای کے روانہ ہوا کہ وہ بہی معہ اپنے بیٹی کشن کنور اور ارجن سنگھ کے
گرفتار ہوکر لاہور مین آیا اور واسطے بھیجے جانے بعض ان سردارون کی بطرف مشرق
کے تجویز ہوئی اور بموجب فہرست گذرانیدہ دیوان دینا ناتہہ کے جاگیرات جملہ سرداران
مفسدین کی ضبط ہوئین اور یہہ جاگیرات چودہ لاکھہ تہتر ہزار کے تہین

حال سزایابی مولراج

واضح ہو کہ پیشگاہ کورٹ سے جو واسطے تحقیقات مقدمہ قتل مسٹر ونس اگنو اور لفٹنٹ اندرسن
کی مقرر ہوئی تہی جرم قتل ان صاحبونکا مولراج پر ثابت ہوا اسلئے انہون نے رای قصاص
کی لکھہ کر خدمت گورنر جنرل بہادر کے بہیجی لیکن گورنر موصوف نے عوض قصاص کے حکم جلاوطنی
اور بھیجے جانے مولراج کا کالے پانی کو دیا

یہہ حکم کتیسوین جولای ۱۸۴۹ع کو لاہور مین سنایا گیا کہ اگرچہ ارباب عدالت
نے دیوان مذکور کو بجرم قتل قابل قصاص لکھا تہا لیکن نواب گورنر جنرل بہادر نے قصور
انکا معاف کیا اور عوض قصاص کے دیوان مذکور تاحین حیات کالے پانی مین رہین

حال بہاگ جانے رانی چندا کا بنارس سے

سابق اس سے ہم لکھہ چکے ہین کہ رانی صاحبہ قلعہ شیخوپورہ سے بنارس کو بھیجی گئین تہین

چونکہ اسمقام سے تاریخ تیسری ماہ اپریل سنہ مذکور کو دولونڈیون مہارانی صاحبہ نے واسطے بھاگنے کے ارادہ کیا تہا اس باعث سے بنظر دور اندیشی کے حکام نے واسطے قیام مہارانی صاحبہ کے مقام چنار گڈہ تجویز کیا اور وہان کو بہیجی گئین مگر وہ جس روز اسمقام مین پہنچی بیراگن کا بہیس کہکر اور جواہرات بیش قیمتی ہمراہ اپنے لیکر وہان سے بھاگ گئین اور اکیسوین اپریل کو نیپال مین پہنچین جہان کہ وہ اب تک ہین اور ایک ہزار روپیہ ماہواری والی نیپال انکو دیتا ہے

حال جانے گورنر جنرل ہندوستان کا پنجاب مین اور سازش کا جو اسمین مفہمین ہوئی

جبکہ تاریخ اٹہارہوین نومبر سنہ ۱۸۴۹ع کو جناب لارڈ ڈالہوسی صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے لاہور مین داخل ہوئے تہے بعض سکہون نے یہہ ارادہ کیا تہا کہ جسوقت فوج واسطے استقبال گورنر جنرل بہادر کے لاہور کے باہر جاوینگی اُسوقت مہاراجہ دلیپ سنگہ بہکا لیجاوینگے چنانچہ یہہ سازش دریافت ہوگئی اور سازشی گرفتار ہوئے

یہہ سازش بصلاح مہارانی چندا کے جو نیپال مین تہین ہوئی تہی یعنی اُنہون نے نوآدمیون کو واسطے ترغیب سپاہ متعینہ لاہور اور بہگانے دلیپ سنگہ کے بہیجا تہا

تاریخ یکم دسمبر کو جناب گورنر جنرل بہادر نے لاہور مین دربار کیا اور شیخ امام الدین کو لقب نوابی کا اور نہال سنگہ الوالہ کو لقب راجگی کا عنایت فرمایا

حال فساد علاقہ پشاور

جبکہ کاروبار کی یہہ صورت تہی سکنہای چند گانون علاقہ پشاور نے ادای زر محاصل مین

انکار کیا بلکہ ذبہات گردنواح پر لوٹ کہسوٹ مچادی چنانچہ تاریخ تیسوین دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع
کو برگیڈیر بریڈشا مع کچھہ فوج کے واسطے اُنکے سرکوبی کے روانہ ہوئی اور بعد عبور دریاے
کابل کے وہ موضع سگو مین جہان کہ مفسدین بجماعت دو ہزار آدمی کے تہے پہنچی اور تاریخ
گیارہوین دسمبر کو ایک لڑائی واقع ہوئی جسمین دس آدمی فوج سرکاری کے مجروح
اور چار آدمی مقتول ہوئی اور قریب سو آدمیون کے طرف مقابل سے مجروح اور مقتول ہوے
اخرالامر فوج سرکاری اُنکے دیہات پر قابض ہوگئی اور آگ لگادی

حال پہنچنے مہاراجہ دلیپ سنگہ کا فتحگڈہ مین

واضح ہو کہ واسطے قیام مہاراجہ دلیپ سنگہ کے مقام فتح گڈہ تجویز ہوا چنانچہ تاریخ
اکیسوین دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع کو مہاراجہ صاحب نے لاہور سے کوچ کیا اور تاریخ سولہوین فروری کو
فرخ آباد مین معہ یوسنگہ خلف مہاراجہ شیر سنگہ بیکنہٹہ باشی اور اُنکی رانی کے
فتح گڈہ مین داخل ہوئی

حال گرفتاری گرو مہاراج سنگہ

یہہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ گرو مہاراج سنگہ نے نواح سیالکوٹ مین فساد مچایا تہا اور
بعدہ یہہ شخص شیر سنگہ کا شریک ہوگیا تہا اور جسوقت شیر سنگہ نے اطاعت گورنمنٹ قبول کی
تہی یہہ شخص بہاگ گیا تہا لیکن تاریخ اٹہائیسوین دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع کو قریب ادم پور کے
جو کہ مابین ہوشیار پور اور جلندر کے واقع ہی معہ اپنے بیس رفقا کے گرفتار ہوکر مقید
ہوا اور طرف مشرق کے بہیجا گیا

حال بھیجے جانی سرداران مفسدین لاہور کا طرف مشرق کے

جہاں اپنا کیہہ بیگانہ بہن کر واسطے روانگی بعض سرداران مفسدین کے بطرف مشرق کے
تجویز ہوئی تہی چنانچہ دوسری جنوری نشتہ کو چتر سنگہ معہ شیر سنگہ اپنے بیٹے کے
اور دیوان مولراج اور دیوان حاکم رای سیالکوٹیا معہ کشن کنور اور ارجن سنگہ اپنے بیٹون کے
اور لال سنگہ مراریہ اور شام سنگہ مجیٹھیہ مقام لاہور سے روانہ ہوئے
اور پہرہ شدید اُنپر تعینات ہوئے اور خط و کتابت کی ممانعت ہوئی
تاریخ بارہوین مارچ کو یہہ سردار الہ آباد مین پہنچے جہان سے کہ تاریخ تیسری اپریل کو
مولراج بعد پہنچنے گروہ مہاراج سنگہ کے معہ اُسکے کلکتہ کو گیا

حال بری ہونی بعض سردارون کا

واضح ہو کہ صورت سنگہ مجیٹھیہ اور بشن سنگہ اٹاری والہ ہمشیرہ زادہ راجہ شیر سنگہ اور
گلاب سنگہ خلف اور نابر سنگہ برادر زادہ چتر سنگہ کو بسبب عدم ثبوت جرم کے رہا ہو کر اپنے
اپنے گہر دنکو گئے اور بابت قیمت اُنکی اسباب کی جو شمول اسباب چتر سنگہ کی نیلام
ہو گیا تہا اٹہہ ہزار روپیہ نقد دیا گیا

حال رام سنگہ مفسد

اوپر حال مفسدہ پردازی اور گرفتاری رام سنگہ کا لکہہ گیا ہی چنانچہ یہہ شخص ہی
مقید ہو کر طرف مشرق کے بہیجا گیا چنانچہ وہ کلکتہ مین پہنچا

حال سوا ان جاگیرداران

بعد اسکے سواروں جاگیرداروں کا جائزہ ہوا اور جس شخص نے نوکری سرکار کی قبول کی
نام اسکا فہرست مین لکھا گیا اور جسنے انکار کیا اسکو تین مہینے کی تنخواہ دیکر برخاست کیا

حال سرکشی چھاشٹھہ رجمنٹ

وقت شامل ہونے ملک پنجاب کے ممالک محروسہ سی فوج کو حکم نہ ملنے بہتہ کا صادر ہوا
تاریخ دوسری فروری کو چھاشٹھہ رجمنٹ سرکاری نے جو کہ گوبند گڈہ مین تھی اس سبب سے
سرکشی کی لیکن بسبب حسن سعی افسران فوج اور کرنیل براڈفورد صاحب کی بہہ فساد نہ ہوا
اور انکے ہتیار چھین لئے گئے اور بعد تحقیقات کے تین سپاہیونکو چودہ چودہ برس کی
اور اٹھائیس آدمیونکو سات سات برس کی اور چھ آدمیون کو چھہ چھہ مہینے کی قید دی گئی
اور بموجب حکم جناب کمنڈر انچیف صاحب کی بہہ پلٹن برخاست ہوئی چنانچہ وہ امرتسر
سے طرف مشرق کے روانہ ہوئی اور نمبر اسکا گورکھہ رجمنٹ کو دیا گیا

حال فساد کوہات

قوم افریدی نے ہمقام مین کچھہ فساد برپا کیا تہا چنانچہ نوین فروری کو کچھہ فوج پشاور سے
بھیجی گئی اور بعد لڑائی خفیف کے بارہ گانون مقدون کے پھونک دیگئے اور تین
آدمیون کو پھانسی دیگئی اور قوم یوسف زئی نے کہ جسنی سرکشی اختیار کی تہی اطاعت بجا
قبول کی

حال ہنزا نائی اُن لوگونکا جنہون نی ارادہ بہگانی دلیپ سنگہ کا کیا تہا

یہہ اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ وقت تشریف آوری گورنر جنرل بہادر کے نو شخصون نے

ارادہ بھگا بھی نے مہاراجہ دلیپ سنگھ کا کیا تھا چنانچہ تاریخ بیسویں مارچ کو انکو پیشگاہ
بورڈ دافِ پنجاب سے پانچ برس سی سات برس تک قید ہوئی

حال عطای جاگیرات

بموجب حکم گورنر جنرل بہادر کے جاگیرات مفصلہ ذیل سرداران کو پیشگاہ بورڈ دافِ
پنجاب سے عنایت ہوئیں

راجہ بیج سنگھ و بھگوان سنگھ جاگیر بقدر آمد سالانہ	یک لکھہ ہے ہزار
راجہ نہال سنگھ کپور تھلہ والہ ایضاً	ہے ہزار
سردار عطر سنگھ و لعل سنگھ ایضاً	ہے ملاکھ ہزار
سردار رام سنگھ اٹاری والہ ایضاً	ہے ہزار
سردار گلاب سنگھ پوندیا معہ اسکے فرزند کی ایضاً	ہے ہزار
کرپال سنگھ ملوئی ایضاً	ہے ہزار
نواب شیخ امام الدین خان بہادر	ہے ہزار جاگیر ہے ہزار پنشن ملاکھ ہزار
شمشیر سنگھ سندھانوالہ	ہے ملاکھ ہزار
رنجور سنگھ سندھانوالہ	ہے ہزار
کیہر سنگھ ایضاً	ہے ہزار
فتح سنگھ پنڈی والہ	ہے ہزار جاگیر ہے ہزار پنشن
ہرونت سنگھ بوڈہانیہ	ہے ہزار

شمس الدین قصور پنشن سالانہ ۱۰۰ ۰ ۰

قبیلہ ہای سرداران اٹاری مقیدان پنشن ۱۰۰ ۰ ۰

حال راجہ لاڈوا

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جنگ ہای سابق پنجاب مین راجہ لاڈوا نے چھاونی لدہیانہ کی پھونک دی تہی اور سکھون کے شریک ہوگیا تہا اور بعد اُسکے وہ گرفتار ہوکر الہ آباد کو بہیجا گیا تہا اور اسمقام سے بعد نقل کرنے [illegible] کے وہ بہاگ گیا تہا چنانچہ وہ ماہ جولای ۱۸۴۸ع کو نوشہر مین مرگیا اور اُسکے نوکرونکو ملازمین راجہ گلاب سنگہ نے گرفتار کرکر لاہور مین بہیجدیا فقط

تمت

تتمہ تاریخ پنجاب

حدود کل ممالک مقبوضہ قوم سکھہ

ممالک کہ قبضہ مین قوم سکھہ کے تھی مابین اٹھائیس ۲۸ اور چھتیس ۳۶ درجہ عرض شمالی کے اور مابین اکہتر اور ستتر ۷۷ درجہ طول شرقی کے واقع ہین - اگر ایک قاعدہ ایکسو پچاس میل کا پانی پت سے درہ خیبر تک فرض کیا جاوی تو اُسپر دو مثلث متساوی الاضلاع بنینگے اور اُنمین کل ممالک مقبوضہ قوم سکھہ و مفتوحہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ جو کہ بنام سلطنت پنجاب کے مشہور ہی شامل ہونگی

حدود پنجاب

ملک پنجاب شمال مغرب کیطرف ہندوستان کے واقع ہی اور اُسکی شکل مثلث ہی یعنی اِس مثلث کا قاعدہ ہماچل پہاڑ جو کہ شمال مین واقع ہی اور اُسکا مغربی ضلع دریای اٹک جو مغربی حد ہندوستان کی ہی اور دوسرا ضلع دریای ستلج ہی وجہ تسمیہ پنجاب کی یہہ ہی کہ اسمین پانچ دریا یعنی ستلج بیاس راوی چناب جہیلم بہتے ہین اور یہہ پانچون دریا دریاے سندہ یعنی اٹک مین ملکر خلیج سندہ مین گرتے ہین وہ حصہ ملک کا جو درمیان ستلج اور راوی کے واقع ہی بنام باری دواب کے مشہور ہی - اور حصہ ملک کا مابین دریای راوی اور چناب کے ہی رچنا دواب کہلاتا ہی - اُس حصہ ملک کو جو کہ چناب اور جہیلم کے بیچ مین ہی بیچ دواب* اور جہیلم اور اٹک کے مابین کے ملک کو ساگر دواب کہتی ہین

اب وہوا پنجاب

اب وہوا پنجاب کی مختلف حصون مین مختلف ہی شمال حصہ پنجاب کی اور خصوصاً کشمیر کی اب وہوا بسبب واقع ہونے پہاڑون کے اور نہایت خوشگوار ہی صوبہ ملتان کی اب وہوا بسبب قرب ریگستان کے

* اسکو سابق مین عہد اکبر بادشاہ مین بیچ دواب کہتی تھے

نہایت عمدہ ہی

حال شہر لاہور

دارالسلطنت پنجاب کا لاہور ہی اور یہہ دریای راوی پر واقع ہی۔ اس شہر کا عرض شمالی ۳۱ درجہ
۳۶ دقیقہ اور نصف النہار گرینوچ سے جو کہ انگلستان بن لندن سے نہوڑی دور پر واقع ہی ۷۴ درجہ
اور ۱۲ دقیقہ شرقی ہے

دریای راوی اس جگہہ پر قریب ۳۰۰ گز کے چوڑی ہی لیکن موسم برسات مین یہہ دریا بیحد
سے رواں رہتا ہی اور عمق مین بڑہ جاتا ہی اور اسکا پاٹ بہی زیادہ ہوجاتا ہی

پرانا قلعہ یہانکا شکست ہوگیا ہی

لاہور ایک وسیع شہر ہی لیکن متمول اور سوداگر امرت سر مین جو کہ سکہونکا معبد ہی رہتے ہین

محل یعنی مکان شاہی جو کہ لاہور مین موجود ہی شاہ اکبر نے بنوایا تہا

دریای راوی کے پار مقام شاہدرہ مین جو کہ لاہور سے دو میل کے فاصلہ پر شمال کیطرف واقع ہے
مقبرہ جہانگیر پسر شاہ اکبر کا موجود ہی اور اسکے گرد ایک احاطہ بہی کھینچا ہوا ہی ہر چند کہ یہہ عمارت عمدگی
مین تاج محل کے برابر نہین ہی لیکن تاہم بہت وسیع و عالیشان و نفیس اور مشہور عمارت ہی اس
عمارت کی جنوب کیطرف نورجہان بیگم کی بہی قبر ہی

اب بموجب حکم سرکار انگریزی کے شہر پناہ لاہور کی منہدم کیجاتی ہے

حال شہر امرت سر

دارالصابہ سکہونکا امرت سر ہے اور اسکا عرض شمالی ۳۱ درجہ ۳۳ دقیقہ اور طول شرقی

۳۲ درجہ ۴۰ دقیقہ شمالی اس شہر سے قریب ۲ میل کے ہے اس شہر کے کوہ تنگ اور
سنگلاخ ہیں اور اکثر ان عمارات خشت پختہ کی بنی ہوئی ہیں
کشمیر سے دوشالہ اور زعفران اکثر اسی مقام میں فروخت ہوتی ہے اور اجناس ہندوستان کی
بھی اسی مقام پر اکثر بکتے ہیں
تالاب امرت سر ایک وسیع تالاب اینٹوں سے بنا ہوا ہے اور اسکے وسط میں ایک معبد نما معبد
گرو گوبند سنگھ کے بنا ہوا ہے۔ عہد رنجیت سنگھ میں اس مقام پر ایک دار الضرب تھی
اور اسمیں نانک شاہی روپیہ بنتا تھا یہہ شہر لاہور سے مشرق کیطرف بفاصلہ ۴۴
میل کے واقع ہے۔ اس مقام میں رنجیت سنگھ کا خزانہ بھی رہا کرتا تھا اور وہ بنام
موتی مندر کے مشہور تھا

حال شہر جموں

شہر جموں کوہستان میں واقع ہے اسکا عرض شمالی ۳۲ درجہ ۵۶ دقیقہ اور طول شرقی
۷۴ درجہ ۳۸ دقیقہ
یہہ شہر معہ کچھ کوہستانی علاقہ کے قدیم الایام سے راجہ گلاب سنگھ کے بزرگون کی قبضہ
میں تھا اور اب راجہ گلاب سنگھ اسکا مالک ہے
سنہ ۱۸۳۲ع میں محاصل علاقہ جموں کا قریب پانچ لاکھ کے تھا شہر جموں ایک پہاڑ کے
کنارہ پر واقع ہے اور دو حصون میں منقسم ہے جو کہ بنام اونچے اور نیچے جموں کے
مشہور ہیں

اِس پہاڑ سے دریای راوی نکلتا ہے اور اسکا پاٹ اِسمقام پر قریب چالیس یا پچاس گز کے ہے - یہہ دریا اکثر پایاب رہتا ہی اور اسکے کنارہ پر پنچکیان بھی ہین

۱۸۳۳ع مین اِس شہر مین کثرت سے سوداگری ہوتی تہی اور اکثر اشیای کشمیر مثل دوشالہ زعفران وغیرہ کے اِسمقام مین آتی تہین لیکن بیچ مین بسبب واقع ہونے لڑائیون اور فتنہ فسادون کے سوداگری اِس شہر کی بہت کم ہوگئی تہی - اب پھر اِس شہر مین سوداگری ہوتی ہے اور کاروبار تجارت کا کسیطرح پر سدود ہے

یہہ شہر امرتسر سے شمال کیطرف ۹۷ میل پر واقع ہے

حال شہر کانگڑہ

ضلع کانگڑہ کوہستان مین واقع ہے - شہر کانگڑہ بنام کوٹ کانگڑہ اور نگر کوٹ کے مشہور ہے

قلعہ کانگڑہ کا عرض شمالی ۳۲ درجہ ۱۵ دقیقہ اور طول شرقی ۷۶ درجہ اور ۸ دقیقہ ہے

یہہ شہر امرتسر سے بفاصلہ ۹۰ میل کے واقع ہے

شہر کانگڑہ ایک وسیع شہر ہی اور سابق اسمین قریب دو ہزار گہرون کے تہے یہان ایک مندر ہی جسکو ہندو لوگ جوالا مکہی کہتے ہین اور اِس مقام پر لوگ سفر دور دراز اُٹھا کر واسطے پرستش کے آتے ہین

شاہ اکبر نے بعد محاصرہ ایک برس کے اِس قلعہ کو فتح کیا تہا اور اِس محاصرہ مین شاہ

موصوف خود موجود تھا

۱۸۳۸ء مین حاصل اس ضلع کا قریب سات لاکھ روپیہ کے تھا

اس ضلع مین جاٹ اکثر ہتے ہین اور شیکہ اور چاول کثرت سے پیدا ہوتے ہین

حال کشمیر

صوبہ کشمیر شمال کیطرف واقع ہے - یہہ ملک ایسا تر و تازہ ہی کہ وہان سدا بہار نظر پڑتی ہے اور پانی یہان کا بہت عمدہ ہی اور اشیا رین قابل دیکھنے کے ہین

جن ایام مین کہ تاتار اور ایران مین بارش ہوتی ہی اور برف پڑتی ہی انہین دنون مین اس ملک مین بھی مینہہ برستا ہی اور برف گرتی ہی اور جن دنون مین کہ ہندوستان مین موسم برسات ہوتا ہی اُن ایام مین اس ملک مین مینہہ کے ہلکے جھلی پڑتے ہین

کچھہ زمین اس ملک کی دلدلی ہی اور کچھہ مین بوسیلہ بڑی نالون اور چشمون کے بخوبی تمام اباشی ہوتی ہے

مختلف طرح کی خوبصورت پھول یہان خود ہوتے ہین

یہان زلزلہ اکثر آتا ہی اور اس باعث سے عمارات چوبی ہین

خوراک باشندون کی چانول تازہ اور خشک مچھلیان اور مختلف قسم کی ترکاریان ہین اور وہ اکثر شراب بھی پیتے ہین

ہرچند کہ اس مقام کے گھوڑے قد مین چھوٹے ہوتے ہین لیکن بہت مضبوط اور بردبار

سانپ بچھو نظر نہین پڑتے لیکن گیدون اور بھیڑون کے جھنڈ کے جھنڈ اودتے ہین

سوداگری اس ملک کی اکثر براہ تری ہوتی ہے لیکن تاہم کچھہ اسباب سوداگری کا
ایک جگہہ سی دوسری جگہہ کو پلہ دار لیجاتے ہین
کشمیر درحقیقت ایک بہت نفیس اور عمدہ جگہہ ہے اور اب وہوا اس مقام کی بہت
خوش گوار ہے - اوسی خوبصورت زمین دست اور تیز ہوتے ہین - غلہ سب قسم کے اور
میوہ جات نفیس اور لذیذ اور ادویات مختلف اور زعفران پیدا ہوتی ہی اور دوشالہ
بیش قیمتی اور عمدہ اس پشم سی جو کہ تبت سی آتی ہی یہان بنی جاتے ہین
عرصہ ایک برس مین قریب ایک لاکھہ روپیہ کی پشم لودہیانہ اور دہلی کو اتی ہی اور
خاص کشمیر مین سات لاکھہ پچھتر ہزار روپیہ کی صرف ہوتی ہی اور وہان سے قریب تیس لاکھہ
روپیہ سالیانہ کے دوشالہ وغیرہ بن کر فروخت ہوتے ہین
جبال کشمیر مین اکثر معدنی چیزین نکلتی ہین
کشمیر مین کاغذ بہت عمدہ بنتا ہی چنانچہ زمانہ سابق مین اس کاغذ کی ہندوستان مین بڑی قدر
ہوتی تہی اور بقیمت گران بکتا تہا
عہد سلطنت عالمگیر مین محاصل صوبہ کشمیر کا تین لاکھہ پچیس ہزار روپیہ تہا لیکن ۱۷۸۳ء مین جبکہ
افغانون کے قبضہ مین تہی محاصل اس ملک کا بیس لاکھہ روپیہ تہا
شہر کشمیر دارالسلطنت صوبہ کشمیر کا عرض شمالی ۳۴ درجہ اور ۲۳ دقیقہ اور طول شرقی
۷۴ درجہ ۴۷ دقیقہ ہے
زمانہ سابق مین اس شہر کو سری نگر کہتے تہے

اس شہر کے بیچ مین ہوکر دریای جہلم گذرتا ہی اور اسکے دونو طرف تین میل تک
شہر بستا ہے
عمارات شہر کی دو منزلہ اور سہ منزلہ ہین لیکن چونی
اس شہر مین ایک قلعہ بھی ہی اور بنام شیر گڈھ کے مشہور
کشمیر مین ایک بڑا تالاب ہی اور اسکو وہان کے باشندہ ڈل کہتے ہین - اسکے درمیان
مین کسی بادشاہ دہلی نے غالب ہی کہ شاہ جہان نے ایک باغ لگوایا تہا اور یہہ بنام
شالامار کے مشہور ہی - یہہ تالاب بڑی لطف کی جگہہ ہی اور دیکھنی والہ کو خوشی دیتا ہی
اور تر و تازگی بخشتا ہی

حال شہر ملتان

شہر ملتان کا عرض شمالی ۳۰ درجہ ۹ دقیقہ اور طول شرقی ۷۱ درجہ ۷
دقیقہ ہی
یہہ شہر قدیم شہرون ہندوستان مین سے ہی - شہر کی گرد شہر پناہ بنی ہوئی ہی اور ایک قلعہ مستحکم بھی ہی
یہہ شہر دریای چناب کے باہین کنارہ سی قریب چار میل کی فاصلہ پر واقع ہی اور اب وہوا اس مقام کی
نہایت گرم ہی - یہان ریشمی کپڑی اچھی بنے جاتے ہین بلکہ اور ملکون مین واسطی فروخت کی بہیجی جاتے
ہین اسکے گرد نواح کا ملک بہت سرسبز اور تر و تازہ اور اباوی کی بہی بہت کثرت ہی

حال پیداوار پنجاب

سوای اشیاء سبوق الذکر کی پنجاب مین کئی کانین نمک کی ہین اور وہانکی نمک کو ہندوستان مین نمک لاہوری کہتے ہین

تعداد آبادی مشہور شہرون پنجاب کی سنہ ۱۸۴۵ع میں

نام شہر	تعداد دوکان	تعداد گھر	تعداد آبادی
لاہور	۳۰۰۰	۱۴۵۰۰	۷۲۵۰۰
امرتسر	۴۵۰۰	۱۲۰۰۰	۶۰۰۰۰
کشمیر	۴۵۰۰	۱۲۰۰۰	۶۵۰۰۰
ملتان	۱۸۰۰	۹۰۰۰	۴۵۰۰۰
پشاور	۴۰۰۰	۱۰۰۰۰	۵۵۰۰۰
ڈیرہ اسماعیل خان	۴۰۰	۱۵۰۰	۸۰۰۰
جمو	۲۵۰۰	۱۶۰۰	۱۰۰۰۰

تعداد آبادی کل پنجاب کی سنہ ۱۸۴۵ع میں

جبال کشمیر معہ مظفرآباد وغیرہ	۵۵۰۰۰۰
صوبہ ملتان	۷۵۰۰۰۰
صوبہ پشاور	۶۰۰۰۰۰
ڈیرہ اسماعیل خان معہ ڈیرہ غازیخان و بنوں وغیرہ	۴۵۰۰۰۰
علاقہ کوہستانی واقع شمال ماہین دریاے ستلج و سندہ معہ لداخ وغیرہ	۱۱۰۰۰۰۰
لاہور معہ امرتسر اور ملک بیچہ	۱۹۰۰۰۰۰
میزان کل	۵۳۵۰۰۰۰

قانون جو کہ درباب انتظام ملک و تحصیل خراج وغیرہ کے قبل سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری تھے

اس زمانہ مین جبکہ بارہ مثلین پنجاب مین حکمران تھین اور جنکا حال تاریخ مین درج ہو چکا ہے سکھون مین یہہ دستور تھا کہ سب سردار جو کہ اپنے اپنے ملک پر قابض تھے سال بسال کلہہ اور کارتک مین مقام امرت سر مین جمع ہوتے تھے اور تالاب امرت سر مین غسل کرنے کے بعد وہ درباب مہمات ملکی کے باہمی رای دیتے تھے اور بعد ازین جو کچھہ قرار پاتا تھا مطابق اسکے عمل کیا جاتا تھا - جبکہ ان سردارون نے بالکل ملک پر قبضہ حاصل کیا انہون نے ملک مفتوحہ کو آپسمین تقسیم کرنے کیواسطے اول تو ملک کو اپنی درمیانمین تقسیم کیا اور بعد ازین ہر سردار نے اپنی سرداران توابعین مین جنہون نے کہ وقت لڑای کے معہ اپنی فوج قلیل کے انکی مدد کی تھی موافق انکی کارگذاری کے ملک کو تقسیم کیا چنانچہ ہر یک سردار بلا تعلق غیر کے حاکم اپنی حصہ کا ہوتا تھا اور جو چاہتا سو کرتا تھا - اگر ایک مثل کے سردارون مین کسی طرح پر آپسمین تنازع ہوا کرتا تھا یا دو مختلف مثلون مین کسی باعث سے نااتفاقی ہو جاتی تھی یا عداوت پر جاتی تھی تو فریقین کو غیر مثل سے مدد طلب کرنیکا اختیار ہوتا تھا اور انکو فی سوار صرف ایک روپیہ دینا پڑتا تھا اور جو کچھہ کہ لڑای مین انکو لوٹ ملتی تھی وہ انکو بطور انعام کے معاف کر دی جاتی تھی اگر کوئی مجرم کسی کے پاس آکر پناہ لیتا تھا اور ہر چند وہ شخص کہ جسکا وہ قصوروار ہوتا تھا اسکو طلب کرتا تھا لیکن ہرگز نہین ملتا تھا کیونکہ سکھہ لوگ مثل اور ہندوستانیونکی مجرم کے حوالہ کرنے مین اپنی تحقیر اور اسکو پناہ دینی مین اپنی

تو فیر سمجھتے تھے - اخر شکوہ بہہ بات بانی و منتج نزاعہ اور فساد کے ہوئی اور بدرجہ مجبوری
ہر یک مالک مکانوں نے بخوف اپنی دشمن کے اپنی دیہات کے گرد خندق کھدوائی اور فصیلیں
قایم کین چنانچہ اُن دیہات مین ہی جو کہ شرکت مین تھی علیحدہ علیحدہ فصیلین بنگین اور
جاگیر داردن نے اپنی رہنے کی قلعہ تعمیر کرائی ماسوا اسکے اُس قلعہ مین جو کہ سب داردن نے
متفق ہوکر بنوایا تھا ہر یک سردار نے بسبب خوف اور شرکا کی اپنے اپنے مکانات کے گرد
احاطہ کھچوایا اس انتظام کو پٹی داری کہتے تھی - ہر یک شریک مثل کا انتظام اس انتظام کا
کیا کرتا تھا اور ہر شخص کو اپنی ملک مین اختیار سزا دہی زمیندار اور رعایا کا حاصل تھا اور
کسی سردار کو مظلوم کی استغاثہ کی سماعت کا اختیار نہ تھا لیکن اگر دو شخصون مین آپسین
کسیطرح کا تنازعہ ہوا کرتا تھا تو وہ روبرو سرکنڈا یعنی چھوٹے سردارون کے پیش
ہوتا تھا اور فریقین کا مرافعہ سرداران اعلی کے حضور مین بھی ہوسکتا تھا لیکن اکثر مقدمات
فریقین کے دوست و اقربا کی پنچایت سے فیصل ہوا کرتے تھی - کسی پٹی دار کو اپنی ملک کے
بیع کرنے کا اختیار نہین تھا لیکن البتہ وہ واسطے رفع ضرورت کی اسکو رہن کر سکتا تھا
- بعد وفات پٹی دار کے جس رشتہ دار کو وہ وصیت نامہ لکھہ جاتا تھا اُسیکو اُسکی جایداد
ملتی تھی بشرطیکہ وہ مرد ہو اور نہ عورت - سردار پٹی دار آپسین ایک دوسری کے مدد و معاون
ہوتے تھی - سوای پٹی داری کی وہان انتظام مثل داری اور تابعداری اور جاگیرداری بھی تھا
اور اسکا حال ذیل مین درج ہوتا ہے

بعض چھوٹے گروہ معہ اپنے سردارونکی جنکو پیشتر سے زمین ملتی تھی وقت لڑائی کے اپنی

سردار مثل کی مدد کرتے ہے اور اُسسے کچھہ نہین لیتے ہے کیونکہ زمین جو اُنکو پہلے سے دی جاتی تہی صرف اسی واسطے ہوتی تہی کہ وہ اُنکے رنج و راحت کے شریک ہون پہر گروہ از راہ تابعداری مدد نہین کرتے تہے بلکہ از راہ مثل داری کیونکہ اُنکے مدد سے فایدہ اس مثل کا جسمین کہ وہ شریک ہوتے تہے متصور ہوتا تہا اور مثل داروں کو یہہ بہی اختیار تہا کہ اگر اپنے سردار سے ناراض ہوجاوین تو دوسری سردار کے شریک ہوجاوین تابعدار وہ شخص کہلاتے تہے جو کہ شلدار دنکو خراج دیا کرتے ہے - اگر کسی تابعدار سے کوئی امر ناشایستہ نسبت اپنے سرداروں کے ہوتا تہا تو اُسکی ملک ضبط کیجاتی تہی اور جب کبہی سردار سے نسبت تابعداروں کے کوئی امر خلاف ضابطہ واقع ہوتا تہا تو ملک مقروقہ اُسکو واپس دیجاتی تہی - جاگیردار وہ شخص کہلاتے ہین جنکو کہ جاگیرین ملتی تہین اور یہہ جاگیرین یا تو اُنکو ملتی تہین جو کہ سردارونکے قریب رشتہ دار ہوتے تہے اور یا اُنکو جنسے کہ بوقت لڑائی کے بکار نمایان ظاہر ہوتے تہے - یہہ جاگیردار زیر حکم سردارونکے رہتے تہے اور وقت لڑائی کے معہ اپنی کُل فوج کے واسطے مدد کے حاضر ہوتے تہے اور اگر یہہ اپنے سردار سے ناراض ہوتے تہے تو اُنکو اُس سردار کی شرکت سے اپنا حصہ نکال لینے کا اختیار ہوتا تہا اور مثل اُسمین کسیطرح کی دست اندازی نہین کرسکتی تہی

انتظام سلطنت پنجاب عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین

سلطنت مہاراجہ موصوف مین کسطرح کا قانون نہین تہا - اُسکی بالکل زندگی لوٹ کہسوٹ مین صرف ہوئی - اُسنے بالکل دیہات کا ٹہیکہ دیدیا تہا اور ٹہیکہ دارون کو اپنی رعایا کی جان و مال کا بالکل اختیار تہا لیکن سب ٹہیکہ دار رنجیت سنگہ سے بہت مخوف رہتے تہے

کیونکہ مہاراجہ صاحب کو اپنی فوج کی بڑی تقویت تھی اور جس کسی کو وہ چاہتے تھے بوسیلہ
اپنی فوج کے قرار واقعی سزا دیسکتے تھے - مہاراجہ موصوف مین ایک بات یہہ بڑی تھی کہ
جب کبھی فصل بہت اچھی ہوتی تھی اور اُنکو یہہ خبر پہنچتی تھی تو وہ اُن ٹھیکہ داروں سے
جنکے یہان پیداواری زیادہ ہوتی تھی جبراً روپیہ تعداد مقررہ سے زیادہ لیتے تھے لیکن
تجارون کو رنجیت سنگہ کی عملداری مین کسیطرح کا خوف وخطر نہین تھا اور اُنسے محصول مناسب سے
زیادہ ہی نہین لیا جاتا تھا - مہاراجہ صاحب خود دوشالون اور نمک کی سوداگری کیا کرتے
تھے چنانچہ جس جنس کی وہ خود سوداگری کرتے تھے کسی غیر شخص کو اُس چیز کی تجارت کرنے کا
اختیار نہین تھا - اُنکے یہان عدالتین مثل فوجداری کلکٹری یا دیوانی کی نہین تھین البتہ سالتی
مین تو بروقت درپیشی کسی مقدمہ کے چند سکھہ جمع ہوکر اپنی اپنی رای دیتے تھے لیکن عہد مہاراجہ
رنجیت سنگہ مین صرف ایکدفعہ جبکہ ہولکر پنجاب مین آیا تھا یہہ مجلس جمع ہوئی تھی
رنجیت سنگہ کے وقت مین سلطنت کی بڑی ترقی تھی اور فوج کا انتظام بھی بہت ہی اچھا تھا
سوای بالکل پنجاب اور کشمیر کی اور بہت سی پہاڑی دیہات لداخ تک اُسکی قبضہ مین تھے
- بعض چھوٹے چھوٹے سردار جو کہ رنجیت سنگہ کے عملداری کے قرب وجوار مین تھے اُسکو
حسب اپنی استعداد کے خراج دیتے تھے اور بلکہ بروقت ضرورت اُسکی مدد کیواسطے فوج بھی بھیجتے
تھے مہاراجہ موصوف کی قبضہ مین دیرہ غازی وخیرآباد وغیرہ بھی تھے اور اُنکا ٹھیکہ اُسنے
نواب بہاولپور کو دیدیا تھا - ماسوا اُنکے کچھہ ملک کہ ملک محفوظہ اور مغرب کیطرف دریاے
ستلج کے واقع ہے اُسکے قبضہ مین تھا محاصل کُل ملک اور تعداد کُل فوج کی نقشجات سے

ناظرین کو مفصل دریافت ہو جاوے گی چونکہ عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ میں کوئی قانون نہتھا
اس باعث سے بعد اُسکے وفات کے انتظام ملک خراب ہوگیا اور بالکل ملک میں قتل و خون ہوا
ہر قسم کے مقدمات صرف زبانی گواہی پر فیصل ہوتے تھے اور اس باعث سے مجرم بسبب خرچ
کرنے روپیہ کے اکثر بچ جاتے تھے اگر کسی شخص سے کچھ قصور ہو جاتا تھا تو اسے سردار لوگ
موافق قصور اور اسکے حیثیت کے جرمانہ لیتے تھے اور لینا جرمانہ کا صرف رائے سرداروں پر
منحصر تھا اگر کوئی شخص جرمانہ دینے سے انکار کرتا تھا تو اسکا بالکل مال و اسباب تا ادائی زر جرمانہ
کے ضبط رہتا تھا اور وہ اور اسکا بالکل خاندان نظر بند رہتا تھا سرداروں نے زر جرمانہ
کو بھی ایک صورت آمدنی کی سمجھ رکھی تھی جو شخص کہ مقدمہ جیتتا تھا وہ بطور شکرانہ کے اور
جو شخص کہ ہارتا تھا وہ بطور جرمانہ کے کچھ روپیہ دیتا تھا مجرموں کو سزائے شدید بہت ہی
کم ملتی تھی چنانچہ اگر کسی شخص پر بڑا ہی جرم ثابت ہوتا تھا اسکے ہاتھ اور ناک کان
کاٹ لئے جاتے تھے مگر جان کی سزا بہت ہی کم ہوتی تھی
اگر کسی شخص کے یہاں چوری ہو جاتی تھی اور ثبوت اسکا کسی شخص پر ہو جاتا تھا
اور مال مجرم کے یہاں سے دستیاب ہوتا تھا تو پیشتر واپسی اسباب کے تھانہ دار چہارم
حصہ قیمت اسباب کا بطور دستوری کے لیتا تھا اور اگر مدعی دینے چہارم سے انکار کرتا تھا
تو تھانہ دار کو اختیار تھا کہ وہ مجرم اسباب مسروقہ بخشدے

رسمیات اور طور و طریق سکھونکی

اکثر سکھ محض ناخواندہ ہوتے ہیں اور انمیں سے سوائے گورمکھی زبان کی اور کچھ لکھ پڑھ

نہین سکتے ہین اور عربی اور فارسی کو جو کہ زبانین اہل اسلام کی ہین بہت ناقص اور خراب
جانتے ہین کیونکہ نسبت مسلمانون کے انکو اتنا تعصب ہی کہ جو چیز انکے متعلق ہوتی ہے
وہ اسکو کبھی نہین کرتے ہین خواہ وہ مفید ہو یا مضر

سکھہ جادو کے بڑی معتقد ہین اور ذرہ ذرہ سی باتون پہ جادو کا شک کرتے ہین
یہہ مثل ہندو نکے وقت روانگی یا کرنے کسی مہم کے بدون ساعت سعید کی نہین جاتے ہین
وہ یقین کرتے ہین کہ جسم انسان پہ گرہونکا اثر ہوتا ہی چنانچہ واسطے رفع خراب اثر کے
وہ حسب فہمایش برہمنون کے دان پن بہی کرتے ہین

اکثر سکھہ فال دیکھکر کام کرتے ہین چنانچہ رنجیت سنگہ جب کسی مہم مین مشغول ہوتا تہا تو اول
وہ دو ٹکڑے کاغذ لیکر گرنتہہ پر رکہتا تہا ایک ٹکڑے پر یہہ لکہتا تہا کہ مین اسمین کامیاب ہونگا
اور دوسرے پر برعکس بعد ازین وہ ایک لڑکی سے کہتا تہا کہ ان دو ٹکڑونمین سے ایک ٹکڑہ
اٹہالے چنانچہ اگر وہ اس ٹکڑے کو جسپر کہ اسکے لئے مہم کا کرنا مفید لکہا ہوا ہوتا تہا اوٹہاتا تہا
تو وہ اس مہم مین مشغول ہوتا تہا اور نہین تو اپنے ارادہ کو چہوڑ دیتا تہا اور ہرگز برخلاف
فال کے عمل نہین کرتا تہا

سکھہ بجاے سلام کے واہ گروجی کی فتح کہتے ہین

سکھہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو مانجی اور دوسرے مالوا
اس ملک مین جو کہ درمیان دریاے راوی اور بیاس کے واقع ہی مانجی سکھہ رہا کرتے تہے
اور اب وہ سکھہ صرف اسی ملک مین نہین رہتے ہین بلکہ نقل مکان کرکے اور ملکون مین

بہنی جائیداد ہین اور اُنپر قابض ہین

سرداران پٹیالہ جنید اور بہاہی کیتہل اور راجہ نابہہ مالوہ سکہون مین ہین

مانجی سکہون مین جایداد منقولہ اور غیر منقولہ درمیان بہائی بندون اور چوڈا بندون کے

تقسیم ہوتی ہے اور بہائی بندون اور چوڈا بندونمین یہہ فرق ہی کہ اسباب غیر منقولہ

بہائی بندون مین بحصہ مساوی منقسم ہوتا ہی اور اسباب منقولہ کی مالک بیٹے ہوتے ہین

الا بڑی بیٹی کو جو مالک سرداری کا ہوتا ہی بہ نسبت اوردن کے المضاعف ملتا ہی اور

چوڈا بندون سی یہہ مراد ہی کہ اسباب کا حصہ مساوی درمیان عورتون کے واسطے پرورش

اُنکے لڑکون کے ملتا ہی

اگر کوئی مانجی سکہہ لاولد مری تو اُسکے بہائی بہتیجے گدی و اسباب وغیرہ پر قابض ہوتے ہین

سوای بہاہان کیتہل کے اور سب سکہونمین یہہ رسم جاری ہی کہ اگر کسی عورت کا خاوند

مرجاوی تو اُسکا جیٹھہ یعنی اُس عورت کے شوہر مرحوم کا بڑا بہائی اگر اُس بیوہ کو

سفید پوشاک اور ایک تہہ پہناوے تو وہ عورت اُسکی بیوی ہوجاتی ہے

اِس قانون سے البتہ اتنا تو فایدہ حاصل ہوتا ہی کہ وہ عورت بدکاری سے باز رہتی ہے

اگرچہ یہہ بات اکثرین بیویون کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن یہہ رسم ہمیشہ

موافق عورتون کی مرضی کے نہین ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات برخلاف

اُنکے مرضی کے

اگر مانجی سکہون مین کوئی لاولد مرجاوے اور اُسکے بہائی بہتیجے بہی نہون تو بالکل

جایداد منقولہ اور غیر منقولہ اُسکے بیوؤن مین برابر تقسیم ہوجاتی ہے

سکھون مین کسی بیوہ کو اختیار گود لینے لڑکے کا نہین ہی کیونکہ یہہ رسم اُنمین بالکل ممنوع ہی۔ وہ گدی نشین بھی نہین ہوسکتی ہے

مالوا سکھون مین یہہ رسم جاری ہی کہ بڑا لڑکا بالکل جایداد کا مالک ہوتا ہی اور باقی لڑکون کو واسطے اُنکے پرورش کی کچھہ روپیا مقرر ہوجاتا ہی

تنازع سرحد وغیرہ کے پنچایت سے فیصل ہوتے تھے۔ اگر گانون کے سرحد کے باب مین زمیدارون مین کچھہ تنازع ہوتا تھا اور کوئی شخص فریقین سے مارا جاتا تھا تو خونی پر یہہ فرض تھا کہ خواہ وہ بعوض خون کے لڑکی کی شادی شخص متوفی کے کسی رشتہ دار سے کردی یا ڈیڑھ سو روپیہ سے دو سو روپیہ تک اور ایکپچیس بیگھہ زمین مقتول کے وارثون کو دی

میڈھ یعنی بند باندھنے اور پانی کے تقسیم کرنے مین اکثر نوبت کشت وخون کی پہنچتی تھی لیکن اخر شش کو تصفیہ ہوجاتا تھا اور موافق اپنے حصہ اور استحقاق کے سبکو پانی پہنچتا تھا

جو زمیدار کہ قریب چشمون کے یا قریب پہاڑون کے جہان سے کہ ندیان نکلتی ہین رہتے تھے چاول کی کھیتی کرتے تھے کیونکہ اُنکو پانی بکثرت مل سکتا تھا۔ جن مقامات پر کہ پانی نہین پہنچ سکتا تھا وہ دیہات بسبب نہ ہونے آبپاشی کے بالکل تباہ ہوجاتے تھے اور ٹھکہ دارون کو کمال نقصان ہوتا تھا

مثل اور ہندوستانیون کے سکھون کی شادی صغرسنی مین ہوجاتی ہی اور اسمین بعض قباحتین
جنم پتری کی کچھہ چندان ضرورت نہین ہوتی ہی

سکھون مین اکثر یہہ بھی دستور ہوتا ہی کہ اول تو وہ منگنی قبول کر لیتے ہین اور بعد
ازین اگر وہ لڑکا یا لڑکی مین کچھہ نقصان دیکھتے ہین تو منگنی توڑ ڈالتے ہین اور اسکا
یہان کچھہ عیب نہین ہی

جاٹونمین اور اور کمینہ قومون مین یہہ دستور ہی کہ بعد انتقال شوہر کے عورت خواہ اپنی دیور
یا جیٹھہ کو قبول کرے لیکن اگر اُسکے شوہر متوفی کے کوئی بھائی نہو تو اُس عورت کو اپنے خسر کے
خاندان مین سے کسی شخص کے ساتھہ شادی کر لینے کا اختیار ہی چنانچہ مہاراجہ رنجیت سنگھہ
نے بموجب اسی رسم کے اُس عورت کے ساتھہ جو کہ اُسکے باپ مہاسنگھہ کو منسوب ہوئی تھی اور
مرا اُسکے دیا کنور اور رتن کنور بیوہ یون صاحب سنگھہ گجرات والہ کے ساتھہ جو کہ مہاراجہ موصوف کا
چچیا خسر تھا شادی کی تھی

اگر کوئی عورت بعد انتقال اپنے شوہر کے شادی نکرتی اور غیر سردار کی عملداری مین چلی جاتی
تو اس عورت کا بلوانا ایک اہمت دشوار ہوتا تھا اور ایک پنچایت اکٹھی کی جاتی تھی اور پنچایت
سے کچھہ اسباب اُس سردار کا جسکی عملداری مین جاکر وہ عورت رہتی تھی ضبط کیا جاتا تھا اور
اگر عورت کسی صورت سے گرفتار ہو جاتی تھی تو وہ مجرم خیال کیجاتی تھی

اگر کوئی شخص کسی کی بیوی کو بھگا کر لیجاتا تھا تو وہ شخص اپنی بیوی کے حاصل کرنے مین
بہت کوشش کرتا تھا اور اگر اُس عورت کی اُسکے آشنا سے لڑکا پیدا ہوتا تو اُسکا خاوند اُس

لڑکے کے لیے بھی بہت جھگڑا کرتا تھا

سلطنت خالصہ میں بعض فقیروں کو واسطے ترقی مذہب کے معافیات دیگئی تھیں
اور اکثر شوالوں میں یہ عادت جاری تھی اور باقی فقیروں کا حال مثل بھاٹوں
کے فقیروں کے تھا۔ اگر کسیکا قرضدار بھاگ کر چلا جاتا تھا تو جس عہدار کی عملداری میں
وہ جا کر رہتا تھا وہ اسکو قرضخواہ ہونکے حوالہ نہیں کرتا تھا اور اگر حوالہ بھی کرتا تھا تو اول
اسبات کا اقرار کرا لیتا تھا کہ اس شخص کو سر موایذا نہیں پہنچی گئی

تشخیص جمعبندی کن اور بٹائی سی ہوتی تھی اور روئی بیل بٹکر اور پوست اور اراضی
منضبطہ کا محصول نقد وصول ہوتا تھا لیکن رنجیت سنگھ نے طریقہ کن و بٹائی کو ناپسند
کرکے طریقہ بٹکہ کا پسند کیا تھا

پنچون یعنی مقدمونکو کچھہ اراضی دیجاتی تھی اور فیصدی پانچ روپیہ بطور انعام کے زر مدافع
میں سے ملتا تھا

رعایا پر بہت ظلم ہوتا تھا کیونکہ اول تو اتنے جمع مقرر سے زیادہ وصول کیا جاتا تھا دوم
رعایا بیگار میں پکڑی جاتی تھی اور مزدوری نہیں ملتی تھی اور سیوم سپاہی سرکاری
جو قلعجات وغیرہ پر تعینات ہوتے تھے رعایا پر ظلم کرتے تھے

نانک پنتھیوں سے بسبب انکے عزت کی محصول کم لیا جاتا تھا پنجاب میں مختلف قومیں
یعنی کھتری جاٹ راجپوت سکھ اور مسلمان رہا کرتے ہیں لیکن عہد سلطنت سکھوں میں مسلمان رعایا
اکثر غریب محتاج رہا کرتے تھے انکو گاہی کے گوشت کھانے کی اجازت نہیں تھی اور اذان بھی نہیں

دینے پاتے تھے لیکن صرف بعض اوقات انکو مسجدون مین جمع ہونے کے لئے حکم دیا جاتا تھا
شمال مشرقی حصہ پنجاب مین اکثر باشندے افغان ہین اور یہہ اکثر قلعون اور گانون مین
جنکی چارون طرف دیوار کھچی ہوتی تھی رہتے تھے اور باعث اسکا یہہ تھا کہ زمیندارون مین
آپسمین عداوت رہتی تھی اور کوئی شخص ایک دوسری کا اعتبار نہین کرتا تھا۔ وہ سکھہ جو کہ دریاے
راوی اور چناب کے مابین کے ملکون مین رہتے ہین دوآبی سکھہ کہلاتے ہین دوآبگیت سکھہ
دریاے چناب کے پرلیطرف اور دریاے جہلم کے درلیطرف رہتے ہین
پنجابیون کے دانت اکثر بہت اچھے اور سفید ہوتے ہین اور پان بہت کم کھاتے ہین
۔ سکھہ اکثر تنومند اور قوی ہیکل ہوتے ہین اور باعث اسکا عمدہ کی آب ہواہی
سکھہ اکثر سپاہی ہوتے ہین اور نیز سوداگر بھی سپاہیانہ وضع رکھتے ہین
جو مسلمان کہ سکھہ ہوجاتے ہین وہ اپنے مذہب کے بالکل رسومات چھوڑ دیتے ہین اور رسومات
سکھون کے مذہب کے اختیار کرتے ہین۔ وہ سوار کا گوشت کھاتے ہین اور اُنکے
یہان مسلمانی بھی نہین ہوتی ہی
سکھون کے یہان حقہ پینے اور وسمہ لگانے کی ممانعت ہی لیکن قریب بالکل سکھون کے
شراب پیتے ہین یہان تک کہ بعد غروب آفتاب کے ہر ایک سکھہ مخمور نظر پڑتا ہی سوای
شراب کے وہ افیون بھی کھاتے ہین اور بھنگ بھی پیتے ہین۔ سکھہ سر اور ڈھاری کے
بال قطع نہین کرتے ہین اور جنگلی سوار جسکو بہل سوار کہتے ہین رغبت تمام کھاتے
ہین کیونکہ اُس جانور کا گوشت کھانا اُنکے یہان ممنوع نہین ہی

فہرست سکھوں کے فرقوں کی

سکھوں مین اٹھارہ فرقے ہین

نمبر	نام فرقہ	کیفیت
پہلا	اداسی	بانی اس فرقہ کا سری چند لڑکا نانک کا تھا
دوسرا	بھیدی	اس فرقہ کا بانی لچھمی داس لڑکا نانک کا تھا
تیسرا	تیہن	بانی اس کا گرو انگد تھا
چوتھا	بھلا	بانی اسکا گرو امر داس تھا
پانچوان	سودہی	اس فرقہ کا بانی گرو رام داس تھا

سواہی اور داسی اور بانی چارون یعنی بھیدی تیہن بھلا اور سودہی مین اکثر کھتری ہوتے ہین

چھٹا	رام رائی	بانی اس قوم کا رام رای تھا اور اس فرقہ کے آدمی اکثر ہردوار کے قریب رہتے ہین
ساتوان	بندا پنتھی	بانی اس قوم کا بندا تھا جو کہ بعد گوبند سنگھ کے گدی نشین ہوا
آٹھوان	مسندی	اگرچہ مسند ایک فرقہ کھتریون کا جو کہ سکھہ مین ہی لیکن یہہ لفظ ان لوگون کے لیے جو پیرو منحالفین گرو گوبند سنگھ کے تھی مستعمل ہے
نوان	رنگ رتھا	اس فرقہ مین بہنگی اور اور کمبختی قومین ہین
دسوان	رام داسی یا داودا سی یا دہا سی	اس فرقہ مین چمار وغیرہ ہین جنکو پیرو راد داس یا رامے دس کا حکمی تحریر گرنتھہ مین موجود ہی کہتے ہین

گیارہوان — مذہبی — اس فرقہ مین وہ لوگ شامل ہین جو کہ مسلمانون سے سکھہ ہوئے ہین

بارہوان — اکالی — اس فرقہ کے لوگ پرستش اکال یعنی خدا کی کرتے ہین اور یہہ مشہور فرقہ سکھونکا ہے

تیرہوان — نہنگ — اس فرقہ کے لوگ ننگے رہتے ہین اور بنام ناگون کے مشہور ہین

چودہوان — نرملا یعنی بیگناہ — اس فرقہ کے لوگ اکثر رسومات پاہل کی کرتے ہین

پندرہوان — گیانی یعنی کامل — یہہ نام اُن سکھون کو دیا جاتا ہی جو کہ خواندہ اور دیانت دار ہوتے ہین

سولہوان — ستراشاہی یعنی سچی یا صاف — بانی اس فرقہ کا سچا ایک برہمن تہا

ستروان — سچ دہاری — بانی اس فرقہ کا تحقیق نہین معلوم ہے

اٹہارہوان — بہائی — یہہ لقب کسی فرقہ خاص کا نہین ہی اس نام سے سب سکھہ مشہور ہین

سوای انکے تین فرقہ اور بہی ہین جو کہ بنام رابی دیوانہ اور تعصبی کے مشہور ہین

تعداد فوج آئینی لاہور جسکی فہرست سنہ ۱۸۴۴ء بین بعد لڑائی کے مرتب ہوئی تھی

نام سردار کہ جسکی	قوم فوج	تعداد احمت پیادگان	تعداد انواب سواران خورد	تعداد انواب جو قابل آنے میدان جنگ کے نہیں	تعداد انواب جو قابل آنے میدان جنگ کے نہیں
فوج مشہور تھی باسر فوج					
سردار تیج سنگھ	سکھہ	۴	۱	۱۰	*
جرنیل پنا سنگھ شتی	ایضاً	۳	*	*	*
جرنیل جوالا سنگھ	پیادہ سکھہ گولہ انداز سکھہ	۳	*	۴	*
	وسلمان	۳	*	۳	*
شیخ امام الدین	مسلمان				
سردار لہنا سنگھ مجیٹھہ	پیادہ سکھہ گولہ انداز	۳	*	۱۰	۳
جرنیل لشن سنگھ	اکثر سکھہ مسلمان مگر بعض سکھہ	۳	*	۳	*
جرنیل گلاب سنگھ پھونڈ	پیادہ مسلمان گولہ انداز				
	سکھہ و مسلمان	۳	*	۱۴	*
جرنیل مہتاب سنگھ مجیٹھہ	سوار سکھہ وسلمان وغیرہ اور گولہ انداز سکھہ و مسلمان				
	پیادہ سکھہ	۴	۱	۱۴	*
جرنیل گوبند سنگھ مجیٹھہ	پیادہ اکثر سکھہ گولہ انداز				
وکرنیل جان ہوپس	سکھہ و مسلمان	۱	*	۱۰	*

* یہ فوج مسلمان زیر حکم جرنیل گورڈن کے تھی

جرنیل ہوئچل صاحب	سکھ اور ہندوستان					
	لیکن بعض سکھ	۴	✕	۱۰	✕	✕
شیخ غلام محی الدین	پیادہ سکھ گولہ انداز					
	سکھ اور مسلمان	۱	✕	۶	۰	✕
دیوان اجودھیا پرشاد	پیادہ سکھ گولہ انداز					
نواب چکلم جرنیل الٰہی بخش کے تہین	سکھ اور مسلمان	۴	۲	۱۲	۴۲	✕
جرنیل گلاب سنگھ کلکٹر متوفی	سکھ	۴	۱	۱۶	✕	✕
دیوان جودھ رام	سکھ و مسلمان پیادہ	۴	۱	۱۲	۰	✕
جرنیل خانسنگھ مان	سکھ و مسلمان	۴	✕	۱۰	✕	✕
سردار نہال سنگھ اٹاریہ	پیادہ سکھ و مسلمان گولہ انداز					
	اکثر مسلمان	۱	✕	۴	۱۱	✕
دیوان ساون مل ملتان	مسلمان لیکن بعض سکھ	۳	✕	۶	۴۰	✕
راجہ ہیرا سنگھ	پہاڑی و مسلمان وغیرہ	۳	۱	✕	۳	۵
راجہ گلاب سنگھ	ایضاً	۳	✕	۱۵	✕	۱۰
راجہ سوچیت سنگھ متوفی	ایضاً	۲	۱	۴	✕	۱۰
کپتان کل دیپ سنگھ	گورکھ	۱	✕	✕	✕	✕

※ یہہ فوج تعلیم یافتہ جرنیل وینٹورا کی تھی

✕ یہہ فوج تعلیم یافتہ جرنیل ایوی ٹبائل کی تھی

کمانیر ہلاک سنگھ	سکھ و مسلمان	×	×	۶	×
کمانیر شیو پرشاد	ایضاً	×	×	۸	×
میجر لال سنگھ	ایضاً	×	×	۱۰	×
سردار کشن سنگھ	مسلمان ہندوستانی	×	×	×	۲
جرنیل کشن سنگھ	سکھ و مسلمان	×	×	۳۲	×
سردار شام سنگھ اٹاری والہ	ایضاً	×	×	×	۱۰
میان پرتھی سنگھ	ایضاً	×	×	×	۵۶
جرنیل میو سنگھ	ایضاً	×	×	۱۰	۱۰
کرنیل ایر چند	ایضاً	×	×	۱۰	×
کمانیر مظہر علی	مسلمان ہندوستانی	×	×	۱۰	×
جواہر سنگھ متری لاہور	سکھ و مسلمان	×	×	×	۳۰
کمانیر سکھ سنگھ امرتسر	سکھ ہندوستانی	×	×	×	×
اتراپ متفرقات	×	×	×	×	×
میزان کل		۶۰	۸	۲۲۸	۱۵۶

گوشوارہ کل فوج آئینی و غیر آئینی پنجاب

قسم فوج	تعداد رجمنٹ	تعداد ادمیوں کی فی رجمنٹ	میزان
پیادہ	۶۰	۷۰۰	۴۲۰۰۰

رام غول اسوانی	×	×	۵۰۰۰
غیر آئینی جو قصبات شامل نہیں			
متفرق فوجی	×	×	۴۵۰۰۰
میزان فوج پیادہ			۹۲۰۰۰
سوار	۸	۶۰۰	۴۸۰۰
گھوڑہ چڑھے	×	×	۱۲۰۰۰
فوج سوار جاگیرداران	×	×	۱۵۰۰۰
میزان فوج سواران			۳۱۸۰۰
انواپ	×		۳۸۴

نقشہ محاصل کل ملک پنجاب مرتبہ سنہ ۱۸۴۴ع

محاصل اضلاع خراج گذار

نام مقام	نام سردار قابض	تعداد محاصل	نام مقام	نام سردار قابض	تعداد محاصل
بلاسپور	لہنا سنگھ	۷۰۰۰۰	سوکیٹ	لہنا سنگھ	۰۷۰۰۰۰
چمبا	گلاب سنگھ	۲۰۰۰۰۰	راجوری	گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰
لداخ	ایضاً	۱۰۰۰۰۰	اسکاردو	ایضاً	۲۵۰۰۰
میزان اضلاع خراج گذار					۵۶۵۰۰۰ *

* سوائے بلاسپور کی اقا بضان سب اضلاع کے مثل ٹھیکہ داروں کی نہیں کیونکہ انکی نسبت سلطنت کو خیشتاً کل محاصل تھا اور

رام غول اکالی	〃	〃	۵۰۰۰
غیر آئینی جو قسمت سے غیر حاضر ہیں			
مسلمان فقہی	〃	〃	۴۵۰۰۰
میزان فوج پیادہ			۹۲۰۰۰
سوار	〃	۶۰۰	۴۸۰۰
گھوڑہ چڑھے	〃	〃	۱۲۰۰۰
فوج سوار جاگیرداران	〃	〃	۱۵۰۰۰
میزان فوج سواران			۳۱۸۰۰
توپ	〃		۳۸۴

نقشہ محاصل کل ملک پنجاب مرتبہ سنہ ۱۸۴۴ع

محاصل اضلاع خراج گذار

نام مقام	نام سردار قابض	تعداد محاصل	نام مقام	نام سردار قابض	تعداد محاصل
بلاسپور	لہنا سنگھ	۷۰۰۰۰	سوکیٹ	لہنا سنگھ	۷۰۰۰۰
چمبا	گلاب سنگھ	۲۰۰۰۰۰	راجوری	گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰
لداخ	ایضاً	۱۰۰۰۰۰	اسکاردو	ایضاً	۲۵۰۰۰
میزان اضلاع خراج گذار					۵۶۵۰۰۰

* سوائے بلاسپور کی قابضان سب اضلاع کے مثل ٹھیکہ داروں کی نہیں کیونکہ انکی نسبت سلطنت کو اختیار کل محاصل تھا اور

تفصیل محاصل تہبکہ

سنڈی	لہنا سنگھ بجھتہ	۴۰۰۰۰۰	گولو	لہنا سنگھ بجھتہ	۱۴۰۰۰۰
جسوان	ایضاً	۱۲۵۰۰۰	کانگڑہ	ایضاً	۶۰۰۰۰۰
کوٹ لہر	ایضاً	۲۵۰۰۰	سیبا	ایضاً	۳۹۰۰۰
نورپور	ایضاً	۳۰۰۰۰۰	ہری پور	ایضاً	۱۰۰۰۰۰
دتارپور	ایضاً	۵۰۰۰۰	کوٹلہ	ایضاً	۴۰۰۰۰
بسولی	راجہ بیر بھدر	۷۵۰۰۰	کشمیر	شیخ غلام محی الدین	۳۰۰۰۰۰۰

تہبکہ	فوج
۴۱۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰

متفرقات ۲۰۰۰۰۰

نظر آباد متعلق کشمیر	شیخ غلام محی الدین	۱۰۰۰۰۰	کچھ ہزارہ و پکھلی و دھنتور	راجہ گلاب سنگھ	۱۵۰۰۰۰
راولپنڈی	دیوان حاکم رائے	۱۰۰۰۰۰	حسن ابدال و کتاب و کہبی	دیوان ساون مل	۱۰۰۰۰۰
دھنی کاس چکوال	راجہ گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰	پشاور	سردار ہری سنگھ	۱۰۰۰۰۰۰
ٹانک ذہو	دیوان دولت رائے	۲۵۰۰۰۰	ڈیرہ	اسماعیل خان	دیوان دولت رائے ۴۵۰۰۰۰

ملتان و دیرہ
غازی خان
و شکارپور — دیوان ساون مل — ۴۵۰۰۰۰۰

اسی بیاض میں نشست ان اضلاع کی لکھی گئی اور خراج جو کہ وہ سرکار کو ادا کرتے تھے نہ لکھا گیا

رام نگر وغیرہ	دیوان آتر مل	۳۰۰۰۰۰	شمشیر خان	وصیانسنگھ	۱۰۰۰۰۰
بھوجیشل اب	راجہ گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰	پندرا دون خان	رابہ گلاب سنگھ	۵۰۰۰۰
گجرات	ایضاً	۳۰۰۰۰۰	زبردست خان	سوچیت سنگھ	۹۰۰۰۰۰
سیالکوٹ	ایضاً	۵۰۰۰۰	جلندر دوآب	شیخ امام الدین	۳۰۰۰۰۰
شیخوپورہ	شیخ امام الدین	۲۵۰۰۰۰	ملک این ردے ستلج		۶۵۰۰۰۰
ٹھیکہ ہائے متفرق پنجاب		۱۵۰۰۰۰۰	میزان کل ٹھیکہ		۱۷۹۸۵۰۰۰

تفصیل معافیات مذہبی

متبوعہ سوہنی	۵۰۰۰۰۰	متبوعہ ضمہ بہبیلپان	۲۰۰۰۰۰
متفرقات یعنی اکالی			
فقیر و برہمن و اراضی متعلقہ امرتسر	۱۱۰۰۰۰	میزان کل	۲۰۰۰۰۰

تفصیل جاگیر راجہ ہائے جمو

نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد زر جاگیر	نام جاگیر	نام جاگیردار	تعداد زر جاگیر
جسروٹہ	بیر سنگھ	۱۲۵۰۰۰	پاندر و دیگر اصلاع چمبا	گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰
بھدوڑہ	گلاب سنگھ و چمبا راجہ	۵۰۰۰۰	مانکوٹ	خاندان سوچیت سنگھ متوفی	۵۰۰۰۰
بدھو	خاندان سوچیت سنگھ	۵۰۰۰۰	بندرالٹا	ایضاً	۱۲۵۰۰۰

چیتی نتھ رام نگر	خاندان کلاب سنگھ	۳۰۰۰۰	جموو ریاسی	خاندان گلاب سنگھ	۴۰۰۰۰۰
سنبہا	خاندان سوجت سنگھ	۴۰۰۰۰۰	کشتوار	گلاب سنگھ	۱۵۰۰۰۰
اکھنور سعد چکانا	گلاب سنگھ	۵۰۰۰۰۰	بھیمبر	دیبا سنگھ متوفی	۱۵۰۰۰۰
فوم چنہو	خاندان دیبا سنگھ متوفی	۱۲۰۰۰۰	کوٹلی	خاندان دیبا سنگھ متوفی	۳۰۰۰۰۰
سنیچ	ایضاً	۷۰۰۰۰	دنکلی خانپور وغیرہ	گلاب سنگھ	۱۰۰۰۰۰۰
				میزان جاگیرات کوہستانی	۱۶۲۰۰۰۰

تفصیل جاگیرات کی جو سوائے کوہستانی لوگوں کے دی گئیں ہیں

نام قابض	تعداد جاگیر	نام قابض	تعداد جاگیر
راجہ ہائے جموو سوائے جاگیرات ہائے	۵۰۰۰۰۰	راجہ ہائے کانگڑہ یعنی تیرہ ضلعہ	۱۰۰۰۰۰
سردار اہلنا سنگھ مجیٹھیہ	۳۵۰۰۰۰	نہال سنگھ الوالہ	۹۰۰۰۰۰
سردار کشن سنگھ پسر جمعدار خوشحال سنگھ	۱۲۰۰۰۰	سردار تیج سنگھ	۶۰۰۰۰
سردار بہادر سنگھ وچھر سنگھ اتنا ٹی والہ	۱۲۰۰۰۰	سردار شمشیر سنگھ سندانوالہ	۱۵۰۰۰
سردار ارجن سنگھ دوگر پسران ہری سنگھ	۱۵۰۰۰	کنور پشورا سنگھ	۵۰۰۰
کنور تارا سنگھ	۳۰۰۰۰	سردار جواہر سنگھ ماموں پسر سنگھ	۵۰۰۰۰

نام قابض	تعداد جاگیر	نام قابض	تعداد جاگیر
سردار سنگل سنگھ	۵۰۰۰۰	سردار فتح سنگھان	۵۰۰۰۰۰
سردار عطر سنگھ کلیان وال	۵۰۰۰۰	سردار حکم سنگھ ملوائی	۵۰۰۰۰
سردار بھیلا سنگھ سنگل	۵۰۰۰۰	سردار سلطان محمد و سید محمد	۱۵۰۰۰۰
سردار جمال الدین خان	۱۰۰۰۰۰	دیوان محمد خان و شیخ غلام محی الدین	۳۰۰۰۰۰
فقیر عزیز الدین معہ دیگر برادران	۱۰۰۰۰۰	دیوان سانول مل	۳۰۰۰۰
متفرقات	۵۰۰۰۰۰۰	بیزان کل	۹۵۲۵۰۰۰

آمدنی پرمٹ

نام جنس	نام ٹھیکہ دار	تعداد محصول
نمک	راجہ گلاب سنگھ	۸۰۰۰۰۰
محصول اشیاء آمد و برآمد از بیرہ	راجہ دھیان سنگھ متوفی	۵۵۰۰۰۰
ایضاً شہر لاہور	ایضاً	۱۵۰۰۰۰
ایضاً متفرقات		۱۰۰۰۰۰
ابکاری وغیرہ شہر لاہور		۵۰۰۰۰
محصول پرمٹ لدہیانہ بے		
پشاور تک		۶۰۰۰۰۰

مہراندہ (اسٹام) ۳۵۰۰۰۰

گوشوارہ کل محاصل ملک پنجاب

نزنکل ۲۴۰۰۰۰۰۰

محاصل اضلاع مقبوضہ سرداران توابع	۵۶۵۰۰۰
ٹھیکہ	۱۷۹۸۵۰۰۰
جاگیرات مذہبی	۲۰۰۰۰۰۰
جاگیرات	۹۵۲۵۰۰۰
محصول پرسٹ وغیرہ	۴۴۰۰۰۰۰
میزان کل	۳۲۴۷۵۰۰۰

نام سرداروں کے جو بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ آپس کے نزاع مین مارے گئے

نمبر	نام سردار	کیفیت
۱	چیت سنگھ	اِس سردار کو دھیان سنگھ نے مرواڈالا
۲	مہاراجہ کھڑک سنگھ	حال مفصل اِنکا تاریخ مین لکھا گیا
۳	مہاراجہ نونہال سنگھ	ایضاً
۴	امیر سنگھ الووالہ	اِس شخص کو مہاراجہ شیر سنگھ نے ڈبوادیا تھا
۵	چند کنور رانی کھڑک سنگھ اور والدہ نونہال سنگھ	یہہ شیر سنگھ کے حکم سے مارگئی
۶	تھناب سنگھ کوٹوا	اِسکو راجہ دھیان سنگھ نے قتل کروایا

	جوالا سنگھ	اِسکو راجہ دھیان سنگھ نے قتل کروایا
۸	مہاراجہ شیر سنگھ	اِس شخص کو اجیت سنگھ سندھانوالہ نے گولی سے مارا
۹	سردار بودہ سنگھ	اِس شخص کو اجیت سنگھ کی نوکروں نے مار ڈالا
۱۰	پرتاب سنگھ بڑا بیٹا مہاراجہ شیر سنگھ	یہہ شخص لہنا سنگھ سندھانوالہ کے ہاتھ سے مارا گیا
۱۱	دھیان سنگھ	اِس سردار کو اجیت سنگھ کے سواروں نے گولی سے مارا
۱۲	لہنا سنگھ سندھانوالہ	یہہ شخص لڑائی مین کہ جو اِسمین اور ہیرا سنگھ مین ہوئی تھی مارا گیا
۱۳	اجیت سنگھ	ایضاً
۱۴	بلرام سنگھ	یہہ شخص بموجب حکم ہیرا سنگھ کے مارا گیا
۱۵	بلرام مصر	ایضاً
۱۶	مصر رام کشن بھائی بلرام مصر	ایضاً
۱۷	بھائی گرمکھ سنگھ	ایضاً
۱۸	راجہ سوجیت سنگھ	ایضاً
۱۹	کیسری سنگھ	ایضاً
۲۰	دیوان بھیم سنگھ	ایضاً

۲۱	بابا ہیر سنگھ	یہہ شخص لڑائی مین ہیر سنگھ کے فوج کے ہاتہہ سے مارا گیا
۲۲	کنور کشمیر سنگھ	ایضاً
۲۳	عطر سنگھ سندہانوالہ	ایضاً
۲۴	جرنیل گلاب سنگھ	اِس شخص کو عطر سنگھ سندہان والہ نے اپنی بندوق سے مارا
۲۵	راجہ ہیر سنگھ	یہہ سردار لڑائی مین فوج خالصہ کے ہاتہہ سے مارا گیا
۲۶	پنڈت جوالا سہائے	ایضاً
۲۷	میان لاب سنگھ	ایضاً
۲۸	میان سون سنگھ	ایضاً
۲۹	نکا دیوان چند	ایضاً
۳۰	فتح سنگھ مان	اِس سردار کو گلاب سنگھ کے آدمیون نے قتل کیا
۳۱	ژنو چند وزیر ہیر سنگھ	ایضاً
۳۲	دیوان گنپت	ایضاً
۳۳	شاہزادہ پشور سنگھ	ایضاً
۳۴	جواہر سنگھ	اِس سردار کو فوج خالصہ نے قتل کیا
۳۵ و ۳۶	بابا رتن سنگھ و بہائی چندا سنگھ	ایضاً

نام اُن سرداروں کے جو بعد وفات رنجیت سنگھ کے اپنی موت سے مرے

جمعدار خوشحال سنگھ جیون سنگھ گکھڑ کرنیل دھونکل سنگھ امیر سنگھ ان

فقیر شاہ الدین فقیر عزیز الدین جرنیل رام سنگھ والد خوشحال سنگھ فقیر عزیز الدین

نام سرداروں کے جو جنگ ہای سابق پنجاب مین ماری گئے

نمبر	نام سردار	نام لڑای کا جہان ماری گئے	نمبر	نام سردار	نام لڑای کا جہان ماری گئے
۱	چھتر سنگھ کہولا دار	فیروز شہر	۲	کنڈا سنگھ کنجیا	فیروز شہر
۳	گلاب سنگھ کشمیر	ایضاً	۴	شام سنگھ اٹاریوالہ	سبراون
۵	کشن سنگھ پسر خوشحال سنگھ	سبراون	۶	بیوا سنگھ مجیٹھیہ	ایضاً
۷	جرنیل نتھا خان	ایضاً	۸	کرنیل امام شاہ	ایضاً
۹	منگلو	ایضاً	۱۰	ہیرا سنگھ ڈوگرہ	ایضاً
۱۱	حکم سنگھ لموای	ایضاً	۱۲	دیوان رام دت	ایضاً

حال تقسیم ملک پنجاب

واضح ہو کہ بعد جنگ ہای سابقہ وجدیدہ پنجاب کے سرکار انگریزی نے ملک مقبوضہ ومفتوحہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کو سوای اُس ملک کے جو سرکار نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا ہی اسطرح پر تقسیم کیا

نام قسمت	نام ضلع	نام قسمت	نام ضلع	نام قسمت	نام ضلع
لاہور	۱ امرتسر	ملتان	جھنگ	جہلم	۱۵ راولپنڈی
	۲ لاہور	لیاہ	۹ ڈیرہ اسمٰعیل خان		۱۶ گجرات
	۳ دینا نگر		۱۰ لیاہ	ٹرنس ستلج	۱۷ ہوشیارپور
	۴ شیخوپورہ		۱۱ خان گڈھ		۱۸ کانگڑہ
	۵ فیروزآباد		۱۲ ڈیرہ غازیخان		۱۹ جالندر
	۶ ملتان	جہلم	۱۳ جہلم		
	۷ پاک پٹن		۱۴ اکال شاہ		

سوائے اضلاع مرقومہ بالا کے اضلاع پشاور و ہزارہ زیر حکم خاص بورڈ پنجاب کے
جسکو درباب انتظام پنجاب کے اختیار کلی حاصل ہی ہیں فقط

تمت

ان دونو نقشون سے حال مفصل سکہ ہاے مروجہ پنجاب کا بخوبی معلوم ہوگا

نقشہ جسمین تفصیل اس باب کی لکھی ہے کہ کونسا سکہ کہان کہان پنجاب اور جلندر دوآب کا وزن کیا ہے اور انمین خالص چاندی کتنی رہتی ہے اور انکی چاندی کی قیمت اور انکی بکی قیمت وغیرہ کس اندازہ سے ہوا کرتی ہے

نمبر شمار	سنہ	وزن فی عدد کا بموجب ترازوی	سو عدد کا وزن					ایک عدد کا وزن					معیار بھی حاصل آزمایش بموجب ترازوی دیسی	خالص چاندی سو حصے فی صد	خالص چاندی بموجب ترازوی دیسی	حقیقی قیمت سو عدد کی بمقابلہ سکہ کمپنی			حقیقی قیمت ایک عدد کی بمقابلہ سکہ کمپنی
			من	سیر	چھٹانک	تولہ	ماشہ	ماشہ	رتی								روپیہ	آنہ	پائی
۱	۱۸۷۱	۱۷۲ — ۷۵	۵	۱۰	۰	۰	۰	۴ — پائی ۱۰۲/۱۰۰	۱۵	۰	۰	۰	۱۱ × ۲/۳ بہتر	۹۶ × ۴۵۸	۱۶۶ — ۶۳۲	۱۰	۶۵		۱ × ۹/۱۰
۲	ایضاً	۱۶۱ — ۴۹	۵	۴	۴	۰	۰	۲۳/۲۵ — ۲	۱۵	۰	۰	۰	۱۱ × ۱/۲ ایضاً	۹۶ × ۴۵۸	۱۶۰ — ۴۱۶	۴			۱ × ۱۶/۲۵
۳	ایضاً	۱۶۱ — ۰۵	۵	۰	۰	۰	۰	۹/۱۰ — ۲	۱۵	۰	۰	۰	۱۱ × ۱/۲ ایضاً	۹۶ × ۴۵۸	۱۶۰ — ۴۱۶	۴			۱ × ۱۶/۲۵

کیفیت

ف ایک عدد روپیہ کمپنی ت				صفا کرنے کی اجرت جو عدد کی اصل قیمت سے سوا ہونی چاہیے				ماحاصل یعنی پکی قیمت سو عدد کی کمپنی روپیہ میں				ماحصل یعنی اصل قیمت ایک عدد کی کمپنی روپیہ میں				کیفیت
آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی		
۱۵	$\frac{19}{100}$	عدد	۱۴	۳	*	*	*	عدد	۹	۳	*	۱۴	$\frac{3}{4}$			بیچہ برابری ۹۵۰ عدد کی جو گلائی گئی اور جگہ امتحان دیا گیا
۱۵	$\frac{23}{100}$	عدد	۱۰	۱	*	*	*	عدد	۲	۹	*	۱۵	$\frac{73}{100}$			ایضاً ۵۰۰ ایضاً
*	$\frac{1}{100}$	عدد	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*			ایضاً ۱۲۵۰ ایضاً
*	$\frac{99}{100}$	عدد	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*	*			واضح ہو کہ یہ روپیہ بیچہ مقدار سکہ کمپنی کے ہے بیچہ برابری ۵۰ عدد کی جو گلائی گئی اور جگہ امتحان دیا گیا
*	$\frac{47}{100}$	عدد	*	۱	*	*	*	عدد	۳	۱۰	*	۱۵	$\frac{31}{50}$			واضح ہو کہ یہ روپیہ مانگنا ہی روپیہ وزنی ہے بیچہ برابری ۶۰ عدد کی جو گلائی گئی اور جگہ امتحان دیا گیا
۱۲	$\frac{91}{100}$	عدد	۹	۴	عدد	۳	۹	عدد	۴	۱۰	*	۱۲	$\frac{1}{2}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۱	$\frac{37}{50}$	عدد	۷	۷	عدد	۷	۷	عدد	۱۲	*	*	۱۱	$\frac{5}{25}$	ایضاً	۵۰	عدد ایضاً
۱۱	$\frac{89}{100}$	عدد	۶	۱۰	عدد	۹	۴	عدد	۴	۷	*	۱۰	$\frac{11}{100}$	ایضاً	۳۵	عدد ایضاً
۱۵	$\frac{9}{25}$	عدد	۱۴	۵	*	۳	۱۱	عدد	۱۳	۴	*	۱۴	$\frac{6}{25}$	ایضاً	۲۰	عدد ایضاً
۱۵	$\frac{24}{100}$	عدد	۱۵	۸	*	*	*	عدد	۱	۱۱	*	۱۵	$\frac{27}{100}$	ایضاً	۷۵	عدد ایضاً
۱۱	$\frac{11}{100}$	عدد	۷	۶	عدد	۶	۱۰	عدد	۹	۷	*	۱۱	$\frac{11}{10}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۱	$\frac{1}{2}$	عدد	۶	۳	عدد	۹	۴	عدد	۸	۱۱	*	۱۰	$\frac{79}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۴	$\frac{22}{25}$	عدد	۱۳	۳	*	*	*	عدد	۲	۲	*	۱۴	$\frac{19}{50}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۲	$\frac{19}{100}$	عدد	۹	۸	عدد	۳	۶	عدد	۷	۹	*	۱۲	$\frac{77}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۰	$\frac{31}{100}$	عدد	۱۱	۴	عدد	۱۳	۵	عدد	۳	۱۱	*	۹	$\frac{39}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۱	$\frac{1}{11}$	عدد	۷	*	عدد	۸	۵	عدد	۱۵	۴	*	۱۱	$\frac{4}{5}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۳	$\frac{23}{50}$	عدد	۱۱	۹	*	۴	۲	عدد	۱۱	۳	*	۱۳	$\frac{73}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۱۰	$\frac{21}{50}$	عدد	۱۴	۹	*	*	*	عدد	۲	۱	*	۱۵	$\frac{73}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً
۹	$\frac{23}{50}$	عدد	۳	۷	عدد	۱۲	*	عدد	۲	۱۱	*	۹	$\frac{21}{100}$	ایضاً	۱۲۳	عدد ایضاً
۲	$\frac{1}{100}$	عدد	*	۸	*	*	*	عدد	۹	*	عدد	*	$\frac{9}{100}$	ایضاً	۱۰۰	عدد ایضاً

فہرست تاریخ پنجاب

	صفحہ
حال نانک شاہ کا	۱
حال گرونکا جو بعد نانک شاہ کے گدی پر بیٹھے	۲
حال بندا بیراگی کا	۳
حال آنے نادرشاہ کا ہندوستان میں	۴
حال صوبہ داران اہل اسلام ملک پنجاب اور حملہ اوری احمد شاہ کا ہندوستان پر	۴
حال اباواجداد مہاراجہ رنجیت سنگھ کا	۸
حال تعمیر ہونے گڈھی گجراولی اور مسمار ہونے اُسکے کا اور فوج کشی اور حملہ اوری احمد شاہ کا بمقابلہ سکھون کے	۱۱
اندھا کرانا سنگھ حسون صوبہ دار کشمیر اور زبرکرنا والی جموکا	۱۲
قبضہ میں آنا شہر سرہند کا سکھون میں اور سانوان حملہ احمد شاہ کا اور تین سردارون سکھ کا قبضہ کرنا شہر لاہور کا	۱۲
تفصیل بارہ مثلون کی	۱۳
حال چرت سنگھ اور فتح کرنے اُسکے کا جموکو اور مرنا چرت سنگھ کا	۱۴
حال مہاسنگھ اور قتل جھنڈا سنگھ سردار برہنگی مثل والہ کا سازش مہاسنگھ اور جی سنگھ غنیا سے	۱۵
حال سرکشی چھوٹے چھوٹے سردارونکا	۱۵
حال شادی مہاسنگھ کا اور تسخیر رسول نگر کا	۱۵

حال پیدا ہونے رنجیت سنگھ کا اور بقیہ حال مہا سنگھ اور حال جمو کا ۱۶

حملہ کرنا مہا سنگھ کا جمو پر اور قابض ہونے کا اُسپر اور حال ملاقات مہا سنگھ کا جی سنگھ
غنی مثل والد سے اور ناراض ہونا مہا سنگھ کا اُسے اور طلب کرنا جی سنگھ رام گڑھیا کو
کو اور لڑائی ہونے فوج جے سنگھ اور مہا سنگھ مین اور مارا جانا گورنبخش سنگھ بیٹی جی سنگھ کا
لڑائی مین اور صلح ہو جانا ۱۷

حال تقسیم دیہات مقبوضہ جے سنگھ اور شادی ہونے مہتاب کنور بیٹی گورنبخش سنگھ کا
ساتھہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے

حال محاصرہ گجرات کا مہا سنگھ سے اور مرنے مہا سنگھ کا ۱۸

حال مہاراجہ رنجیت سنگھ ۱۸

حال زہر دینی والدہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اور ادنے شاہ زمان بیٹے تیمور شاہ
کا پنجاب مین ۱۹

حال قابض ہونے رنجیت سنگھ کا شہر لاہور پر ۱۹

حال مطیع ہونے گلاب سنگھ بھنگی مثل کے اور حاکم گجرات اور قصور کا ۲۰

حال پیدا ہونے کھڑک سنگھ کا ۲۰

حال فتح کرنا اضلاع مشرق رودیہ اٹک کا اور لینا تحفہ تحایف کا حاکم ملتان سے اور
انا رنجیت سنگھ کا ہر دوار کو ۲۰

انا رنجیت سنگھ کا ممالک مشرق طرف ستلج کے انبالہ تک ۲۱

حال کوچ کرنے فوج سرکاری کا زیر حکم اکٹر لونی کے واسطے بقبول کرانے شرایط
لا دعوی رنجیت سنگہ کے ممالک مشرق رویہ ستلج سے اور آنا جمیع سرداران سکہہ کا
پاس اکٹر لونی کے ہونا عہد نامہ ۱۸۰۹ع کا رنجیت سنگہ اور اور سرداران سکہہ کا سرکار
انگریزی سے ۴۳
فتح ہونا قلعہ کوٹ کانگڑہ کا فوج رنجیت سنگہ سے ۴۳
حال ملاقات رنجیت سنگہ اور شجاع الملک کا اور حملہ اوری رنجیت سنگہ کی ملتان پر اور
لوٹ انا ملتان سے ۴۳
حال عبور کرنے شاہ محمد کا دریای اٹک کو ۴۴
حال لینے رنجیت سنگہ کا ملک مقبوضہ مسل فیضل پوریہ کو ۴۴
شادی ہونا کہڑک سنگہ کا جسمل نجف والے کی بیٹی سے ۴۴
حال جانے رنجیت سنگہ کے فوج کا واسطے فتح کرنے اضلاع کوہستانی کے ۴۴
حال فتح کرنے رنجیت سنگہ کا بہرا اور راجوری کو ۴۵
حال انے وزیر فتح خان کا پنجاب میں اور ملاقات ہونا مہاراجہ رنجیت سنگہ سے اور
جانا فوج سکہہ کا کشمیر کو اور فتح ہونا اسکا صرف فوج افاغنہ سے بلا مدد فوج سکہون کے اور
فتح کرنا فوج رنجیت سنگہ کا قلعہ اٹک کو ۴۵
لینا رنجیت سنگہ کا ہیرہ کوہ نور کو شجاع الملک سے ۴۶
لڑای ہونا فوج فتح خان اور رنجیت سنگہ کا اور چلا جانا فتح خان کا پیشاور کو ۴۶

رنجیت سنگھ کا تیار کرنا فوج کو واسطے حملہ آوری کشمیر کے اور لینا بہت سا اشیا اور
جواہرات بیش قیمتی کا شجاع الملک سے اور بھاگ جانا عورتون شجاع الملک کا لاہور سے ۴۷
بھاگ جانا شجاع الملک کا لاہور سے اور آنا اُسکا اور اُسکے بھائی شاہ زمان کا لدیانہ
مین اور مقرر ہونا پچاس ہزار روپیہ سالانہ کا طرف سرکار انگریزی سے واسطے شجاع الملک
کے پرورش کے اور چوبیس ہزار روپیہ سالانہ واسطے شاہ زمان کے ۴۸۰
واپس آنا فوج رنجیت سنگھ کا کشمیر سے ۴۸
مُرتد دیوان محکم چند کا اور منحرف ہونا حاکمان بہمر اور راجوری کا اور مفتوح ہونا اُنکا ۴۹
حال قبضہ کرنے فوج رنجیت سنگھ کا قلعہ بہکر لیاہ اور مُلک مقبوضہ والی جہنک کو ۴۹
ضبط کرنا رنجیت سنگھ کا دیہات مقبوضہ مثل رام گڑھیا کو ۳۰
فتح کرنا رنجیت سنگھ کا قلعہ اور شہر ملتان کو ۳۰
قبضہ کرنا رنجیت سنگھ کا دیہات مقبوضہ والی دتاپور پر ۳۱
حال افغانستان کا اور فتح کرنا رنجیت سنگھ کا پشاور اور کشمیر کو اور جانا رنجیت سنگھ
کا طرف بہاولپور اور سندھ کے واسطے طلب خراج کے اور لینی دیرہ غازی خان کا ۳۱، ۳۲
دینا رنجیت سنگھ کا صوبہ جمو کو گلاب سنگھ اور اُسکے خاندان کو ۳۳
قبضہ کرنا رنجیت سنگھ کا دیہات مقبوضہ اپنی ماس سدا کنور پر ۳۳
حال پیدا ہونے نونہال سنگھ کا اور قبضہ کرنا رنجیت سنگھ کا کشتوار اور بانکوٹ پر ۳۳
قبضہ کرنا رنجیت سنگھ کا دیہات مقبوضہ حافظ احمد سردار لیاہ پر ۳۳، ۳۴

آنا مسمی دتو یا اور الاڑ کا پیچھا کرنے مین ۳۴ صفحہ

جانا فوج رنجیت سنگھ کا پشاور کو اور واپس آنا بعد بیعنے نذرانے کے یار محمد حاکم پشاور سے ۳۵

انا محمد عظیم خان بھائی یار محمد کا پشاور مین اور چلا جانا یار محمد کا قوم یوسف زئی مین
اپنی بھائی کے ڈر سے اور بھیجنا رنجیت سنگھ کا اپنی فوج واسطے مقابلہ پٹھانون کے
اور بعد چند شکستون کے شتاب ہونا فوج خالصہ کا پٹھانون پر اور بھاگ جانا
پٹھانونکا پہاڑون پر ۳۵

جانا رنجیت سنگھ کا واسطے تنبیہ مفسدین کنڈ گڈہ کے ۳۶

حال مرنے صادق محمد خان نواب بہاولپور کا اور گدی نشینی اسکے لڑکے
بہاول خان کا ۳۷

حال جہاد کرنے اور جھنڈا محمدی کھڑا کرنے سید احمد کا ۳۷

فتح یاب ہونا فوج سکھہ کا مسلمانون پر ۳۸

حال بھیجنے تحفہ وتحایف رنجیت سنگھ کا خدمتین لارڈ امہرسٹ صاحب گورنر جنرل
ہندوستان کے ۳۸

حال ہیرا سنگھ اور اسنے انرودہ سنگھ راجہ کانگڑہ کا لاہور مین اور بھاگ جانے اسکے کا
اور قبضہ کر لینے رنجیت سنگھ کا اسکے ملک پر ۳۸

دوبارہ حملہ کرنا سید احمد کا پشاور پر اور قبضہ کر لینے شہر مذکور کا ۳۹

لڑائی ہونے سید احمد اور فوج خالصہ سے اور مارا جانا سید مذکور کا ۴۰

بھیجنا گورنر جنرل بہادر کا لفٹنٹ برنس صاحب کو لاہور میں معہ تحفہ و تحایف صفحہ
مرسلہ شاہ انگلستان کے ۴۰

حال ملاقات رنجیت سنگھ اور گورنر جنرل بہادر کا ۴۱

حال مرنے مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اور کچھ تھوڑا سا حال راجہ دھیان سنگھ

وزیر اور اسکے لڑکے ہیرا سنگھ کا ۴۳

طور و طریق مہاراجہ رنجیت سنگھ ۴۵

حال کھڑک سنگھ ۴۸

حال نفاق کا فیما بین مہاراجہ کھڑک سنگھ اور راجہ دھیان سنگھ وزیر کے اور تجویز
دھیان سنگھ کی واسطے اپنے بچاؤ کے اور طلب کرنا اسکا نونہال سنگھ کو پشاور سے ۴۸

حال قتل ہونے چیت سنگھ دوست مہاراجہ کھڑک سنگھ کا اور قید ہونے مہاراجہ
کھڑک سنگھ کا باتہہ وزیر دھیان سنگھ سے اور مہاراجہ منصور ہونا نونہال سنگھ کا ۴۹

حال عہد کنور نونہال سنگھ و وفات مہاراجہ کھڑک سنگھ اور نونہال سنگھ کا اور کارسانیان
اور نیکخواہی اور بیرحمی وزیر دھیان سنگھ کی ۵۰

جانا دھیان سنگھ کا پاس چندر کنور والدہ نونہال سنگھ کے اور بیان کرنا حال
وفات کنور صاحب کا اور تاکید کرنا واسطے اخفای حال مذکور کے اور ارادہ اپنا
واسطے گدی نشینی رانی صاحبہ موصوفہ کے اور لکھنا خط شیر سنگھ کو بطلب
آنکے اور تجہیز و تکفین کنور نونہال سنگھ کا ۵۲

تدابیر کہ جو وزیر نے واسطے گدی نشینی شیر سنگھ کے کین اور چلا جانا وزیر کا جموں کو صلاح
اور واپس لوٹ جانا مہاراجہ شیر سنگھ کا پٹیالہ کو ۵۴
پھر آنا شیر سنگھ کا لاہور میں حسب الطلب وزیر کے ۵۵
محاصرہ قلعہ لاہور اور حال لڑائی کا ۵۶
واپس آنا راجہ دھیان سنگھ کا جموں سے ۶۱
داخل ہونا وزیر کا شہر لاہور میں بعد بہت سی رد و بدل اور خوشامد شیر سنگھ کی ۶۲
موقوفی محاصرہ قلعہ اور تقرر صلح کا بشرائط چند ۶۳
حال لیجانا گلاب سنگھ کا جواہرات اور عمدہ عمدہ اور قیمتی اشیاء کا قلعہ لاہور میں سے
جموں کو ہمراہ اپنے ۶۴
حال گلاب سنگھ و کاروبار متعلق افغانستان ۶۴
حال قتل ہونے جوالا سنگھ صلاح کار راجہ شیر سنگھ اور رانی چند کنور والدہ
نونہال سنگھ کا شرارت اور جوڑ توڑ دھیان سنگھ اور گلاب سنگھ سے ۶۶
حال قتل ہونے شیر سنگھ کا بسبب نمکحرامی خاندان سندھانوالہ اور جوڑ توڑ دھیان سنگھ
سے اور نیز قتل ہونے دھیان سنگھ اور بڑے لڑکے مہاراجہ شیر سنگھ کا ۶۹
طلب کرنا سرداران سندھانوالہ کا ہیرا سنگھ لڑکے اور سوچیت سنگھ بھائی وزیر مقتول کو
از راہ فریب بہانہ انتظام کاروبار سلطنت کے بارادہ قتل کرنے کے اور نہ انا انکا اور بمقابلہ
پیش آنا سواران مسلہ سردار سندھانوالہ سی اور فشار خبر قتل مہاراجہ شیر سنگھ وزیر کا ۷۹

پیشرو بہم ہو جانا فوج کا ساتھ ہیرا سنگھ کے بسبب خوش کلامی اُسکے کے	۷۷
فوکر مشہور ہونے دلیپ سنگھ کا بطور مہاراجہ لاہور اور لہنا سنگھ	
سندھانوالہ کا بطور وزیر کے اور قتل ہونے فاتحان شیر سنگھ اور	
دھیان سنگھ کا اور لوٹنا قلعہ کا	۷۹
مشہور کرنا فوج کا دلیپ سنگھ کو مہاراجہ اور ہیرا سنگھ کو وزیر سلطنت	۸۳
حال جمع ہونا افسران فوج کا واسطے تقرر وزیر کے اور	
تقرر ہونا ہیرا سنگھ کا اس عہدہ پر اور حال خالی ہونے خزانہ لاہور کا	۸۴
حال ولادت لڑکون مہاراجہ رنجیت سنگھ کا اور شروع سلطنت دلیپ سنگھ کا	۸۵
حال وزارت ہیرا سنگھ کا	۸۶
آنا گلاب سنگھ کا جموے حسب الطلب ہیرا سنگھ کے اور صلح کرانا اُسکا	
لہنا سنگھ مجیٹھہ سے ساتھہ ہیرا سنگھ وزیر کے	۸۶
جانا مہاراجہ دلیپ سنگھ کا ہمراہ جواہر سنگھ ماموں اپنے کے فوج مین	
واسطے اظہار زیادتی ہیرا سنگھ کے حسب صلاح سوچیت سنگھ چچا وزیر کے	
اور پیشرفت نہ جانا کسی تدبیر کا بسبب کارسازی ہیرا سنگھ اور اُسکے رفیقون کے	۸۷
واپس چلا جانا گلاب سنگھ کا معہ سوچیت سنگھ بھائی اپنے کے جموکو معہ	
بہت سے اسباب اور روپیہ کے اور گود دینا گلاب سنگھ کا دھیان سنگھ	
لڑکے اپنے کو اپنے بھائی سوچیت سنگھ کو	۸۸

جعلی خط پیش کرنا مہاراجہ گلاب سنگھ کا مشورہ شریک ہونے کشمیر اسنگھ اور صفحہ ۱
پشور اسنگھ کے سازش سندہانوالہ مین اور گواہی دینا کپور اسنگھ ایک ملازم
قدیم کشمیر سنگھ کا اسقدمہ مین ۸۸
جاری ہونا حکم کا دربار سے بنام گلاب سنگھ واسطے گرفتاری دونون لڑکون نجیب سنگھ
اور نعیلی مال و اسباب اور جاگیر انکی کا اور چھن جانا قلعہ مقبوضہ انکی کا ہاتھہ فوج
گلاب سنگھ سے ۸۹
طلب کرنا گلاب سنگھ کا کشمیر اسنگھ اور پشور اسنگھ کو جنوبین واسطے معاملہ کرنیکے
اور بعد آنے کے قید کرنا انکا اور رہا کر دینا انکا بسبب خوف فوج خالصہ کے
بعد لینے بیس ہزار روپیہ کے ۸۹
حال قتل کپور سنگھ ملازم قدیم کشمیر اسنگھ کا ۹۰
لکھنا گلاب سنگھ کا دربار کو حال قتل کپور سنگھ کا اور حکم پہنچنا اسکو واسطے
ضبط کرنے جاگیر مقبوضہ کشمیر اسنگھ اور پشور اسنگھ اور لڑائی ہونا فوج گلاب سنگھ
اور فوج دربار اور ہمراہیان کشمیر اسنگھ اور پشور اسنگھ مین ۹۰
قبضہ کرنا فوج گلاب سنگھ کا قلعہ سیالکوٹ کو اور نکلجانا دونون شاہزادونکا
رات کیوقت قلعہ سے اور جانا انکا ملک پنجہہ مین واسطے استعانت کے
بمقدمہ صلح کے دربار سے فقیر دین اور گرمکھ سنگھ سے ۹۲
محاصرہ مکان وزیر ہیرا سنگھ کا ہاتھہ فوج خالصہ سے باحتمال قتل دونون شاہزادون کے

	صفحہ
ہاتھہ سے فوج مرسلہ دربار کے اور مقرر ہونا شرایط کا جن پر فوج نے راضی ہوکر محاصرہ موقوف کیا	۹۲
آنا سوچیت سنگھ کا جموسے لاہور مین جسکے بطلب بعض پلٹنون کے اور جواب ملنا اُسکو فوج سے	۹۴
حال لڑائی کا جو فوج ہیرا سنگھ اور ہمراہیان سوچیت سنگھ مین ہوئی اور مارا جانا سوچیت سنگھ اور رای کیسری سنگھ اُسکے وزیر کا	۹۵
حال بابا بیر سنگھ کا اور پہنچنے کشمیر اسنگھ اور پشور اسنگھ کا پاس اُسکے	۹۶
حال پہنچنے ہیرا سنگھ کا خط باطل بابا بیر سنگھ کو اور حال جنرل مہتاب سنگھ بھیجنے کا اور جانا اُسکا امرت سر کو براہ فریب جسکے کہنے ہیرا سنگھ کے	۹۷
بھیجنا خطوط جعلی کا ہندوستان کو بیر سنگھ کیطرف سے پاس عطر سنگھ سندھانوالہ کے بطلب اُسکے اور چسپہ خطوط جعلی کا پاس بابا نانک کے کرنیلون وغیرہ کے طرف سے	۹۸
ورغلانا ہیرا سنگھ کا فوج کو واسطے قتل عطر سنگھ کے اور بھیجنا اُسکا بعد بہت سی دیر کے کہو بابا بیر سنگھ کو زیر حکم لال سنگھ کے	۹۹، ۱۰۰
حال لڑائی اور قتل گلاب سنگھ عطر سنگھ اور کشمیر سنگھ کا زخمی ہونا بیر سنگھ کا	۱۰۱
آنا پشور اسنگھ کا لاہور مین دھسلے سانی اپنے قصور کے اور جانا اُسکا اپنی جاگیر کو	۱۰۲
حملہ آور ہونا فوج خالصہ کا لال سنگھ پر اور بھاگ جانا اُسکا جمو کو ہمراہ سات سو سوارون کے رات کیوقت اور پھر آنا اُسکا لاہور مین	۱۰۳

حال نفاق راجہ گلاب سنگھ والی جمو اور اسکے نتیجے ہیرا سنگھ وزیر سلطنت کا صفحہ ۱۰۳

صلح ہونا فیما بین چچا بھتیجون کے بعد جانے جواہر سنگھ چھوٹے بھائی ہیرا سنگھ کے جمو مین ۱۰۴

حال فساد ہزارہ وغیرہ اضلاع کوہستانی کا ۱۰۴

حال آنے جواہر سنگھ ماموں مہاراجہ دلیپ سنگھ کا لاہور مین امرت سر سے اور درپے تخریب ہونے ہیرا سنگھ کے ۱۰۶

حال وزیر ہیرا سنگھ اور پنڈت جوالا سہای کا ۱۰۷

چلا آنا فوج کا رات کیوقت شہر مین بسبب سُننے تکلیف مہاراجہ دلیپ سنگھ اور مہارانی چندا کی اور راضی ہوکر لوٹ جانا اُسکا اور جمع کرنا وزیر کا جمیع سردارون فوج کو واسطے صلاح کے ۱۰۷

جانا ہیرا سنگھ کا لاہور سے بہانہ دیکھنی فوج کے اور شور ہونا جواہر سنگھ کا وزیر سلطنت ۱۰۸

حملہ آور ہونا فوج خالصہ کا ہیرا سنگھ اور پنڈت جوالا سہاے پر ۱۰۹

قتل ہونا ہیرا سنگھ اور اُسکے ہمرایون کا ۱۱۰

جمو پر حملہ کرنے کا حال ۱۱۱

جانا فتح سنگھ مان کا جمو مین واسطے صلح کے اور قتل ہونا اُسکا ۱۱۲

آنا جواہر سنگھ بھائی ہیرا سنگھ اور راجہ گلاب سنگھ کا فوج خالصہ مین

	صفحہ
۱۔ اور بعد اظہار اطاعت اور دینی رشوت اور خوشامد کے گفتگو ان کی شروع	
کرنا گلاب سنگھ کا قریب بالکل فوج کو اور آنا لاہور کو	۱۱۴
آنا پشورا سنگھ کا فوج خالصہ میں جب اطلاع بعض پلٹنوں کے اور واپس	
چلا جانا اسکا سیالکوٹ کو	۱۱۵
حال معاودت فوج خالصہ کا جموں سے لاہور کو سنہ راجہ گلاب سنگھ اور	
سرداروں کے جنکے زیر حکم وہ گئی تھی	۱۱۵
صلح ہو جانا فوج کا اور گلاب سنگھ اور دربار کا	۱۱۶
حال وزارت جواہر سنگھ کا	۱۱۷
حال قتل پشورا سنگھ کا بہ ترغیب گلاب سنگھ اور مکر و فریب چتر سنگھ	
اٹاری والہ اور فتح خان کے	۱۱۸
قتل ہونا جواہر سنگھ کا فوج خالصہ کے ہاتھ سے عوض قتل پشورا سنگھ	
کے بسبب ترغیب پرتھی سنگھ باشندہ جموں کے	۱۲۳
حال قتل بابا رتن سنگھ اور جیت سنگھ ہمرائیان جواہر سنگھ اور لوٹنا جواہرات	
وغیرہ کا جو مہارانی صاحبہ ہمراہ اپنی بہای کے واسطے دینی فوج کے درصورت	
جان بخشی اسکے کے لائیں تھیں	۱۲۷
حال ہرجی سکھوں کا بعد قتل راجہ جواہر سنگھ کے اور حال رنج والم رنجیدگی	
مہارانی چندا کا	۱۲۸

جمع ہونا پنچون ہر ایک پلٹن کا سمن برج میں واسطے دلجوئی اور خاطرداری
مہاراجہ صاحب کے ۱۲۹

قید ہونا جواہر مل دیوان سابق سپہ سالار کا جو قتل جواہر سنگھ میں
شریک تھا اور جسنی رنڈی پیاری سنگھ کو دہ سے قتل وزیر کے دی تھی ۱۳۰

تکرار ہونی پنچون فوج میں بابت سر جوالگر سنے سرداران ڈوگرہ کے
جو قتل وزیر میں شامل تھے اور چلا جانا انکا سمن برج سے پنچون التوای لڑائی کا
جو فوج میں ہونے کو تھی اور خفیہ بھیجنا وزیر سنگھ وغیرہ سرداران
ڈوگرہ کا جمو کو رات کیوقت اور آنا خط تعزیت قتل جواہر سنگھ کا گلاب سنگھ
کے پاس سے ۱۳۲

حال وزیر لال سنگھ اور اسکے باپ کا ۱۳۳

حال جنگ ہاے سابق پنجاب ۱۳۶

جانا دربار کا امرت سر کو اور انجام دینا لال سنگھ کا کاروبار وزارت کو
اور مشتہر ہونے خبر باطلہ حملہ آوری فوج سرکار انگریزی کی ملک پنجاب پر
اور جمع ہونا سرداروں فوج کا واسطے تدبیر لڑائی کے ۱۳۶

آنا مہاراجہ اور مہارانی صاحبہ کا سمت دربار کے لاہور میں اور کرنا تدابیر حملہ آوری کی
ملک انگلسیہ پر ۱۳۷

مقرر ہونا لال سنگھ کا وزیر سلطنت اور تیج سنگھ کا سپہ سالار فوج کا

اور حال قسم کہنے بالکل فوج کا واسطے انکی تابعداری کے اور تجویز لڑائی کی صفحہ ۱۳۹

کوچ کرنا لال سنگھ کا مقام لاہور سے شالہ مار کو اور کوچ کرنا فوج زیر حکم

سردار تیج سنگھ کا ۱۳۹

عبور کرنا فوج کا دریائے ستلج کو مقام ہری کے پٹن پر اور تجویز حملہ آوری ۱۴۰

کی قلعہ فیروز پور پر

پہنچنا خبر عبور فوج دشمن کا دریا کو جناب کمنڈر انچیف صاحب بہادر کو اور

اجرای احکام واسطے اجتماع فوج سرکاری کے ۱۴۰

اشتہار مصدرہ گورنر جنرل بہادر مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۴۵ء ۱۴۱

حال مفصل جنگ مڈکی ۱۴۲

حال مفصل جنگ فیروز شہر ۱۴۷

حال بھاگنی راجہ لال سنگھ کا میدان جنگ سے اور پہنچنے خبر شکست فوج کی لاہور

بین اور اجرای احکام واسطے قید اُن لوگون کے جو لڑائی سے بھاگے ۱۵۰

اشتہار مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۸۴۵ء ۱۵۱

حال فوج سکھہ کا جو بر حکم تیج سنگھ کے ہری کے پٹن پر پڑی تھی اور اجرای

حکم امتناع آمد نے کسی سکھہ کا لاہور میں پیشگاہ رانیصاحبہ سے اور حال مشتہر

کرنے خبر باطلہ فتحیابی فوج سکھہ زیر حکم رنجور سنگھ کا فوج سرکار انگریزی پر

اور پہنچنا پیغام کا فوج کو لاہور سے ۱۵۲

حال متعلم ہونے فتح سرکاری کا مقابل فوج سکھون کے اور قلت گولہ صفحہ
وبارود کی ۱۵۳
حال اجیت سنگھ راجہ لاڈوہ کا اور پھونگ دینے چھاونی لدھیانہ کا ۱۵۳
حال مفصل جنگ بدوال ۱۵۴
حال آنے گلاب سنگھ کا جموسے لاہور مین حسب الطلب دربار کے معہ تین
ہزار ہمرائیون کوہستانی کے اور لیت ولعل مین رکھنا پنجون فوج کو
بمقدمہ جانے اپنی کے بمقابلہ فوج سرکار انگریزی کے ۱۵۷
کوچ کرنا فوج رنجور سنگھ کا بدوال سے اور قابض ہونے فوج سرکاری کا مقام ۱۵۷
روانہ ہونا سپہ سالار فوج انگریزی کا معہ فوج کے واسطے مقابلہ سکھون کے
اور حال مفصل جنگ الیوال کا ۱۵۸
آنا خط کا مقام لاہور سے پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے صلح کے ۱۵۹
بھیجا جانا جواب خط کا معہ چند مراتب کے وشہور ومقرر ہونا گلاب سنگھ کا
وزیر سلطنت لاہور بلا رضامندی اسکے ۱۶۰
حال لڑائی سبراون اور شیام سنگھ اٹاری والہ کا ۱۶۱
داخل ہونا فوج انگریزی کا قصور مین بدون مقابلہ کے ۱۶۵
اشتہار مصدرہ گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۱۳ فروری سنہ ۱۸۴۶ع ۱۶۵
جمع کرنا مہاراجہ صاحبہ کا پنجون فوج کو واسطے صلح بھیجنے گلاب سنگھ

اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کی خدمت میں گورنر جنرل بہادر کے واسطے اظہار تابعداری کے صفحہ ۱۶۸

انا گلاب سنگھ اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کا پاس گورنر جنرل بہادر کے

اور تقرر شرائط کا اور ارادہ گورنر جنرل بہادر کا واسطے

علیحدہ کرنے راجہ گلاب سنگھ کے دربار لاہور سے ۱۶۹

حال سرداران سکھ پر جو وہ جنگ ہائے ۱۶۹

دستخط ہونا عہدنامہ کا کہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہوا ۱۷۳

مضمون عہدنامہ ۱۷۴

انا گورنر جنرل بہادر کا معہ اور سرداروں کے لاہور میں واسطے ادای سبکدوشی

صلح کے ۱۷۹

انا وزیر اور اور سرداروں کا لشکر گورنر جنرل بہادر میں اور دستخط ہونا دوسرے

عہدنامہ پر ۱۸۱

حوالہ ادا کرنے دربار لاہور کا پچاس لاکھ روپیہ سرکار انگریزی کو اور سپرد کرنے

صوبہ کشمیر وغیرہ کا عوض ایک کروڑ روپیہ باقی کے سرکار انگریزی کو اور سپرد ہونا

صوبہ ہائے مذکورہ کا مہاراجہ گلاب سنگھ کو عوض روپیہ مذکور کے اور دیا جانا

خطاب مہاراجگی کا گلاب سنگھ کو طرف سرکار انگریزی سے اور تحریر و توثیق

عہدنامہ کی فیما بین اسکے اور سرکار انگریزی کے عہدنامہ کہ فیما بین سرکار

انگریزی گلاب سنگھ کے ہوا ۱۸۸

حال تسخیر قلعہ کوٹ کانگڑہ ۱۹۸

حال تسخیر کشمیر اور معزولی راجہ لال سنگھ کا عہدہ وزارت سے ۱۸۹

حال فتنہ و فوج انگریزی کا لاہور میں ۱۹۴

اشتہار مصدرہ نواب گورنر جنرل بہادر ۱۹۳

نقل عہدنامہ کہ فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کی تاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۴۶ء کو ہوا ۱۹۵

حال بھیجے جانے رانی چندا کا لاہور سے قلعہ شیخوپورہ کو اور تفصیل جاگیرات کی ۲۰۰

جنگ ہای جدید پنجاب ۲۰۳

حال مولراج ۲۰۳

حال جانے مسٹر ونیس اگنیو صاحب اور لفٹنٹ اندرسن کلہٹ صاحب کا ملتان کو معہ خانسنگھ ناظم صاحب کے ۲۰۴

حال زخمی ہونے ونیس اگنیو صاحب اور لفٹنٹ انڈرسن صاحب کا ۲۰۵

حال تیاری لڑائی کا انگریزوں سے ۲۰۶

حال ملجانے فوج ہمراہی صاحبان موصوفین کا مولراج سے اور قتل ہونے صاحبان موصوفین کا ۲۰۷

حال جاری ہونے احکام کا بنام نواب بہاولپور اور ایڈورڈ صاحب کے واسطے جانے ملتان کے اور روانہ ہونا فوج کا لاہور سے زیر حکم شیر سنگھ کے ۲۰۸

حال عبور کرنے فوج زیر حکم ایڈورڈ صاحب کا دریا اٹک کو ۲۰۹

حال بھاگ جانے اہلکاران مولراج کا قلعہ لیہ سے اور قابض ہونا فوج انگریزی کا اوپر ۲۰۹

حال سازش کا جو واسطے قتل انگریزوں کے لاہور میں ہوئی تھی ۲۰۹

حال بہانسی پانڈی گنجا رام اور لہنا سنگھ بانیان اس سازش کا ۳۱۰
حال عطاء انعام اُن لوگونکو جنہون نے بہہ سازش دریافت کی تھی ۳۱۱
حال بھیجے جانے مہارانی چندہ کا قلعہ شیخوپورہ سے بنارس کو ۳۱۱
حال فساد انگیزی گرو مہاراج سنگھ ۳۱۲
حال عبور کرنے فوج نواب بہاولپور کا دریا کو ۳۱۲
حال متحرک ہونے فوج سرکار انگریزی اور نواب بہاولپور کا واسطے مقابلہ فوج مولراج کے ۳۱۲
حال لڑائی اول اور شکست پانا فوج مولراج کا ۳۱۳
اشتہار ۳۱۳
حال متحرک ہونے فوج سرکاری کا ملتان کیطرف اور لڑائی کا جو قریب موضع
سادہوسام کی ہوئی اور شکست پانا فوج مولراج کا اور بھاگ جانا مولراج اور
اُسکے فوج کا ۳۱۴
حال شامل ہونے فوج زیر حکم شیر سنگھ کا فوج ایڈورڈ صاحب کی اور خیمہ زن ہونا
اُسکا مقام سوج کنڈ پر ۳۱۴
حال لڑائی تیسری کا ۳۱۴
حال لڑائی کا جو قریب مقام ماری ستہل کے ہوئی تھی ۳۱۴
حال فساد ہزارہ ۳۱۵
حال پہنچنے سامان لڑائی کا فوج سرکاری میں اور جاری ہونا اشتہار کا

در ہونے ایک لڑائی کا ۳۰۵

حال بچانے شیر سنگھ کا مولراج سے اور دغا قانون سلاجوان سردار کا ۳۱۰

حال لڑائی کا جو فوج سرکاری اور فوج زیر حکم شیر سنگھ اور کچھ فوج مولراج سے ہوئی ۳۱۵

حال چڑھنے شیر سنگھ کا ملتان سے ۳۱۸

اشتہار جو سکھوں نے پنجاب میں جاری کئے تھے ۳۱۸

حال پل دریائے راوی ۳۱۹

حال سفدہ پردازی رام سنگھ ۳۱۹

حال لڑائی کا جو فوج سرکاری اور فوج مولراج میں تاریخ ۶ نومبر ۱۸۴۸ع کو ہوئی ۳۲۰

حال جھنگ اور بھیجی جانے نرائن سنگھ کا طرف مولراج سے واسطے مدد کار دار جھنگ کی

اور روانہ ہونے شیخ امام الدین کا طرف سرکار سے واسطے مہم قلعہ جھنگ کے اور بعد لڑائی

کے فتح ہونا قلعہ کا اور قید ہونا نرائن سنگھ کا ۳۲۱

حال فساد اور سرکشی فوج متعینہ پشاور اور قید ہونے میجر لارنس صاحب اور

لفٹنٹ بوئی صاحب کا ۳۲۳

حال حملہ اوری فوج سرکاری کا اور منڈی پر جو قریب ملتان کے ہے اور قبضہ کر لینا اسکا

اس جگہہ پر ۳۳۳

حال اڑ جانے میجر ینگ مولراج کا بسبب گرفتار ہونے گورا سرکاری کے ۳۳۳

حال داخل ہونے فوج سرکاری کا شہر ملتان میں اور نامہ وکیل مولراج کا اور بعدہ

حال آنا سردار راج کا لشکر فوج انگریزی مین اور بھیجا جانا اُنکا لاہور کو ۴۲۳

حال لڑائی کا جو مقام رام نگر مین فوج شیر سنگھ اور سرکاری سے ہوئی ۴۲۴

حال ملنی لپٹ ورکا دوست محمد خان کو چتر سنگھ سے اور قبضہ کرلینا اُسکا قلعہ
اٹک پر اور قید ہونے لفٹنٹ بوی صاحب اور ہربرٹ صاحب کا ۴۲۵

حال لڑائی سعد اللہ پور اور چلا جانا شیر سنگھ کا طرف ٹوک کے ۴۲۵

حال جنگ چلیان والا اور چلے جانے فوج سکھ کا رسولپور کو اور ملاقی ہونے
چتر سنگھ کا شیر سنگھ سے ۴۲۵

حال آنے بوی صاحب کا لشکر انگریزی مین واسطے چوبیس گھنٹہ کے بعد حصول
اجازت چتر سنگھ کے ۴۲۶

اشتہار مصدرہ رزیڈنٹ لاہور ۴۲۷

حال چھوڑنے فوج سکھ کا مقام رسول پور کو اور حملہ آور ہونا اُسکا گجرات پر
اور ملجانا افغانون زیر حکم نکلسن صاحب کا فوج حریف سے اور واقع ہونا آخر
لڑائی کا فوج انگریزی اور فوج سکھون مین اور بھاگ جانا سکھون کے بعد شکست
کھانے کے ۴۲۷

حال مارے جانی اکرم خان لڑکے دوست محمد خان کا اور زخمی ہونے چتر سنگھ کا ۴۲۸

حال عبور کرنے فوج سرکاری کا دریای جہلم کو اور تعاقب فوج حریف کا اور
قبول کرنا چتر سنگھ اور شیر سنگھ وغیرہ کا اطاعت سرکاری کو ۴۲۸

مشتہر ہونے مصدر ہ گورنر جنرل بہادر ۴۲۹

حال روانہ ہونے فوج سرکاری کا زیر حکم کلبرٹ صاحب کے واسطے تعاقب
دوست محمد خان کے اور قابض ہونا اُسکا قلعہ اٹک پر ۴۲۹

حال قابض ہونے فوج سرکاری کا پشاور پر ۴۳۰

حال گرفتاری رام سنگھ ۴۳۰

حال شامل ہونے پنجاب کا ممالک محروسہ مین ۴۳۱

حال فساد انگیزی چھتر سنگھ وغیرہ اور مقید ہونا اُنکا اور ضبطی جاگیرات
سرداران مفسدین کی ۴۳۱

حال سزا یابی مولراج ۴۳۳

حال بھاگ جانے رانی چندا کا بنارس سے ۴۳۳

حال جانے گورنر جنرل بہادر کا لاہور مین اور سازش کا جو اسوقت
مین ہوئی ۴۳۴

حال فساد علاقہ پشاور ۴۳۴

حال بھیجنے جانے مہاراجہ دلیپ سنگھ کا فتحگڈھ کو ۴۳۵

حال گرفتاری گرو مہاراج سنگھ کا ۴۳۵

حال بھیجی جانے سرداران مفسدین کا طرف مشرق کے اور بری ہونے
بعض سردارون کا ۴۳۶

حال بھیجنے رام سنگھ کا کلکتہ مین ۴۳۶

حال سرداران جاگیر داران ۴۳۷

حال کشمیر جہاں شہر رجمٹ ۴۳۷

حال فساد کوہات ۴۳۷

حال سزا یابی اُن لوگونکا جنہون نے ارادہ بھگا لیجانے دلیپ سنگھ کا کیا تہا ۴۳۷

حال عطای جاگیرات ۴۳۸

حال راجہ لاڈوہ ۴۳۹

فہرست تتمہ تاریخ پنجاب

حدود کل ممالک مقبوضہ قوم سکھہ ۴۴۱

حدود پنجاب ۴۴۱

آب وہوا پنجاب ۴۴۱

حال شہر لاہور ۴۴۲

حال شہر امرتسر ۴۴۲

حال شہر جمو ۴۴۳

حال شہر کانگڑہ ۴۴۴

حال شہر کشمیر ۴۴۵

حال شہر ملتان ۴۴۷

HYDERABAD STATE LIBRARY

حال پیداوار پنجاب ۴۴۷

تعداد آبادی شہر و شہرون پنجاب کی سنہ ۱۸۴۵ع میں مرتب ہوئی ۴۴۸

تعداد آبادی کل پنجاب کی سنہ ۱۸۴۵ع میں ۴۴۸

قانون جو درباب انتظام ملک وغیرہ کے قبل سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگھ
کے پنجاب میں جاری تھے ۴۴۹

انتظام سلطنت پنجاب عہد مہاراجہ رنجیت سنگھ میں ۴۵۱

رسمیات اور طور و طریق سکھون کے ۴۵۳

فہرست سکھون کی فرقون کی ۴۶۰

تعداد فوج آئینی لاہور ۴۶۳

گوشوارہ کل فوج آئینی و غیر آئینی پنجاب ۴۶۴

نقشہ محاصل کل پنجاب مرتبہ سنہ ۱۸۴۳ع ۴۶۵

محاصل اضلاع خراج گذار ۴۶۵

تفصیل محاصل ٹہیکہ ۴۶۶

تفصیل معافیات مذہبی ۴۶۷

تفصیل جاگیر راجہ ہای جمو ۴۶۷

تفصیل جاگیرات جو سوای کو ہستانکی لوگونکو دی گئی ہین ۴۶۸

آمدنی پرمٹ ۴۶۹

کوہستان اور کل مجاہل ملک پنجاب ۴۶۰
نام سردارونکے جو بعد وفات مہاراجہ رنجیت سنگھ کے آپس
میں نزاع میں ماری گئے ۴۷۰
نام اُن سرداروں کے جو بعد وفات رنجیت سنگھ کے اپنی موت سے مرے ۴۷۳
نام سرداروں کے جو جنگ ہای سابق پنجاب میں ماری گئے ۴۷۳
حال تقسیم ملک پنجاب ۴۷۳

داخلہ نمبر	۱۲۰۷
فن نمبر	ح ۲۹
کتاب نمبر	